سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کا بیان

آدم علیہ السلام تا ایندم

المسمّٰی بہ

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رہتی دنیا تک

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از قلم

حضرت علامہ الحاج الحافظ

فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور

0313-8222336
0313-6888354

نام کتاب ———— ذکرِ مصطفٰی ﷺ

مصنف ———— حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی

پروف ریڈنگ ———— صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی بہاولپور

باہتمام ———— محمد عظیم سرور، عبدالشکور رضا

صفحات ———— 224

قیمت ———— 200 روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفٰے
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ حنیفیہ بہاولپور

فہرست

پیش لفظ

حضرت آدم علیہ السلام کا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دُعا کرنا یہ ایسی حقیقت ہے جس کا انکار کسی مسلمان کو نہ ہے نہ ہوگا کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں۔ اس حقیقت کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے:

محمد ﷺ نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی
خدا نے یہ دُنیا بنائی نہ ہوتی

زمین پر انسان کی آمد کا سلسلہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی ذات سے شروع ہوا۔ ان سے لغزش ہوئی تو انہیں حضرت سیدہ بی بی حوا علیہا السلام کے ساتھ زمین پر اُتارا گیا طویل گریہ وزاری کے بعد ان کی معافی ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ کے مبارک نام کے سبب ہوئی مگر جب سے مخالفت کی تحریک شروع ہوئی تو اس سورج سے زیادہ روشن حقیقت کا بھی انکار کیا جانے لگا۔

۹ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ سوموار کو جب ہم ٹرین کے ذریعے منیٰ شریف سے میدانِ عرفات میں پہنچے تو احبابِ محبت کہنے لگے کہ آج ہم اپنے بابا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہو کر اس میدان میں اپنے رب کریم سے اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی مغفرت طلب کریں اور انہی کی سنت مبارکہ کے مطابق اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے نام کا وسیلہ دے کر دُعا مانگیں گے۔

ہمارے ساتھ چلنے والوں میں کچھ لوگ وسیلہ کا نام سن کر چونک پڑے کہ نہیں.. جی... نہیں... یہاں کوئی وسیلہ نہیں یہ ساری من گھڑت باتیں ہیں... بس اللہ ہی سے

مانگتا ہے وسیلہ کا کیا کام؟... ہمارے احباب میں سے بعض تو ان سے الجھنے لگے فقیر نے انہیں منع کیا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں..... اللہ کی پناہ جب سے مخالفت نے زور پکڑا ہے بعض محبوبانِ خدا کے مرض کی وجہ سے احادیثِ صحیحہ کا انکار ہو رہا ہے۔

اُمت مسلمہ کے علماء و محدثین اہلِ سیر اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا فرمائی تھی اس کا ذکر اشارۃً اور صراحۃً قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے چنانچہ خود قرآن مجید میں سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ○ (۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس آیت مبارکہ میں جو عہد اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے لیا وہ عالم ارواح میں لیا تو ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کرام کو دُنیا میں آنے سے پہلے ہی عالمِ ارواح میں پتہ چل گیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بہتر اور افضل ذات ہیں سو حضرت آدم علیہ السلام

(۱) پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۸۱)

جب دُنیا میں تشریف لائے تو ان سے جو لغزش سرزد ہوئی تھی اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○(۱)

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے، بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اس آیت کریمہ میں جن کلمات کے سیکھنے کا ذکر ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی ان کلمات کے متعلق یہ روایت ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اِقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِیْئَۃَ قَالَ یَارَبِّ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِیْ، فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا آدَمُ وَکَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْہُ؟ قَالَ یَارَبِّ، لِاَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِکَ رَفَعْتُ رَاسِیْ فَرَاَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فعلمت اَنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اِسْمِکَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ، فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی صَدَقْتَ یَا آدَمُ، لِاَنَّہٗ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ وَ وَاِذَا سَاَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ۔

ترجمہ۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے اللہ کے حضور عرض کیا اے میرے پروردگار میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا کرتا ہوں تو مجھے بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے جانتے ہو

---

(۱) پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۳۷

ابھی تو وہ دنیا میں تشریف نہیں لائے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو نے جب مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روحِ خاص مجھ میں پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو قوائم عرش پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا ہوا پایا تو میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ ان کا نام پاک رکھا ہے جو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسندیدہ و محبوب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تم نے سچ کہا، بیشک وہ ساری مخلوق میں میرے پاس سب سے زیادہ محبوب ترین ہیں تم ان کے وسیلہ سے دعا کرو میں ضرور تمہاری مغفرت کروں گا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔

سفرِ حج کی سعادت کے بعد گھر پہنچ کر فقیر نے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب "حدیث لولاک" کا مطالعہ کیا تو آپ نے 63 کتب احادیث سے اس حدیث کو تخریج تحریر فرمایا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

یہ حدیث مبارکہ مختلف الفاظ اور راویوں سے ان کتب احادیث میں موجود ہے۔

☆...... المستدرك علي الصحيحين

☆ ......المعجم الأوسط لطبراني

☆......المعجم الصغير للطبراني

☆......دلائل النبوة للبيهقي

☆......مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

☆......جامع الاحاديث' امام جلال الدين السيوطي عليه الرحمه

☆...... كنز العمال في سنن الأقوال و الأفعال

☆......تفسير الدر المنثور

ابھی تو وہ دنیا میں تشریف نہیں لائے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو نے جب مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روحِ خاص مجھ میں پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو قوائم عرش پر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا ہوا پایا تو میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ ان کا نام پاک رکھا ہے جو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسندیدہ و محبوب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تم نے سچ کہا، بیشک وہ ساری مخلوق میں میرے پاس سب سے زیادہ محبوب ترین ہیں تم ان کے وسیلہ سے دعا کرو میں ضرور تمہاری مغفرت کروں گا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔

سفرِ حج کی سعادت کے بعد گھر پہنچ کر فقیر نے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب "حدیث لولاک" کا مطالعہ کیا تو آپ نے 63 کتب احادیث سے اس حدیث کو تخریج تحریر فرمایا ہے' ملاحظہ فرمائیں:

یہ حدیث مبارکہ مختلف الفاظ اور راویوں سے ان کتب احادیث میں موجود ہے۔

☆...... المستدرك على الصحيحين

☆...... المعجم الأوسط لطبرانی

☆...... المعجم الصغير للطبرانی

☆...... دلائل النبوة للبيهقی

☆...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

☆...... جامع الاحاديث' امام جلال الدين السيوطی عليه الرحمه

☆...... كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال

☆...... تفسير الدر المنثور

☆......تفسیر الکشف والبیان' الثعلبی

☆......تفسیر روح البیان

☆......الشریعۃ الامام أبو بکر محمد بن الحسین الآجری

☆......المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ

☆......شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ

☆......الخصائص الکبری

☆......سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

☆......السیرۃ النبویۃ لابن کثیر

☆......خلاصۃ الوفا بأخبار دار المصطفی

☆......تاریخ دمشق لابن عساکر

☆......البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر

☆......حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ

☆......الفتاوی الحدیثیۃ لابن حجر الھیتمی

ظاہر ہے حضرت آدم علیہ السلام کا یہ سارا (قبولِ توبہ کا) واقعہ انسانیت کے لیے رہنمائی کا سبب ہے۔ جملہ انبیاء ومرسلین نے اپنی اُمم میں اللہ رب العزت کے ذکر مبارک کے ساتھ جس ذکر خیر کو زیادہ کیا وہ ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی ﷺ کا ذکرِ مقدس ہے۔ میرے قبلہ وکعبہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ (المتوفی ۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ) نے اس پیارے دل پسند موضوع کو ''آدم تا ایندم'' کا نام دے کر کتاب تصنیف فرمائی ایمان کی تازگی کے لیے ایسے خوبصورت واقعات پڑھنے کو ملیں گے کہ سرور آجائے گا۔ انبیاء والمرسلین علیہم السلام نے اپنی امم میں ذکر سید الانام

ﷺ کیسے ذوق وشوق سے کیا اس کتاب کو پڑھ کر آپ مطالعہ کر سکیں گے۔ ہر دور کے محبوب لوگوں میں محبوب ذکر ہمارے آقا کریم روف ورحیم ﷺ کا ذکر خیر رہا ہے۔ فقیر اپنے پیش لفظ کو یہی ختم کرتا ہے آپ کتاب کا مطالعہ شروع کریں۔ اس کتاب کے مصنف میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے رفع درجات کے لیے خصوصی دُعا فرمائیں۔ اس کے ناشرین کے لیے دُنیا میں عزت اور آخرت میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

والسلام مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی
خادم دار التصنیف فیض ملت لائبریری جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور
۲۰ رصفر المظفر ۱۴۳۶ھ/ 14-12-20 شب ہفتہ بعد صلوٰۃ العشاء

آدم تا ایندم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امابعد! حضور اکرم ﷺ کے کمالات و اوصاف آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بہت زیادہ بیان ہوتے رہے اور آپ کے ظہور کے بعد بہت زیادہ بیان ہوئے۔ فقیر اس موضوع کو قرآن مجید سے شروع کرتا ہے' تبرکاً چند آیات ملاحظہ ہوں:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ۔(۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔

اس آیت میں اس عہد میثاق کا ذکر ہے جو روز ازل میں تمام نبیوں سے حضرت سید المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے، ان کی تصدیق اور مدد و نصرت کرنے پر لیا گیا تھا۔ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک جتنے پیغمبر گزرے خدا نے ہر ایک سے سید عالم ﷺ کی نبوت کی تصدیق اور تائید کا پختہ قول و قرار لیا۔

اسی لئے تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اکرم ﷺ کے لئے پیش گوئیاں فرمائیں اور اپنی امتوں کو حضور پر نور ﷺ کی اس عالم میں تشریف آوری کی بشارتیں دیں۔ پچھلی سب آسمانی کتابوں میں خصوصاً توریت و انجیل میں ہمارے آقا

---

(۱) پارہ ۳، سورۂ آل عمران، آیت ۸۱)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اوصاف گرامی سب کچھ مذکور تھا۔

تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''ذکر النبی الجلیل فی التوراۃ والانجیل''

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○(۱)

اور جب پہنچی ان کے پاس کتاب اللہ کی طرف سے جو سچ بتاتی ہے اُس کتاب کو جواُن کے پاس ہے پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر پھر جب پہنچا اُن کو جس کو پہچان رکھا تھا تو اُس سے منکر ہو گئے سو لعنت ہے اللہ کی منکروں پر۔ (ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

فائدہ

اس کے حاشیہ پر شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے لکھا ''قرآن کے اترنے سے پہلے جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوئے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہو گی ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما جب حضور پیدا ہوئے اور سب نشانیاں بھی دیکھ چکے تو منکر ہو گئے اور ملعون ہوئے۔ (۲)

فائدہ

ان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف چرچا تھا بلکہ مشکل کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ان کی مشکلات حل ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی تعریف فرما رہا ہے اس سے مسلک حق اہل سنت کی تائید ہے کہ منشائے

---

(۱) پارہ ا، سورۃ البقرۃ، آیت ۸۹۔

(۲) تفسیر عثمانی سورۃ البقرۃ، آیت ۸۹، جلد اول، صفحہ ۹۵، دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی

ایزدی یہی ہے کہ اس کے محبوب کریم ﷺ کو مشکلات کے وقت اس کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا جائے۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ○(۱)

جن کو ہم نے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اُس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور بیشک ایک فرقہ اُن میں سے البتہ چھپاتے ہیں حق کو جان کر۔(ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

فائدہ

اس کے حاشیہ پر شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے لکھا کہ یعنی اگر تم کو یہ خیال ہو کہ کاش کعبہ کا مسلمانوں کے لئے قبلہ ہونا اہل کتاب بھی کسی طرح تسلیم کرلیں اور دوسرے لوگوں کو شبہ میں ڈالتے نہ پھریں تو میرے نبی موعود ہونے میں خلجان باقی نہ رہے تو جان لو کہ اہل کتاب کو تمہارا بہت پورا علم ہے آپ کے نسب وقبیلہ ومولد ومسکن وصورت وشکل واوصاف واحوال سب کو جانتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کو آپ کا علم اور آپ کے نبی موعود ہونے کا ایسا یقین ہے جیسا بہت سے لڑکوں میں اپنے بیٹوں کو بلا تامل وتردد پہچانتے ہیں مگر اس امر کو بعض تو ظاہر کرتے ہیں اور بعض دیدہ ودانستہ امرِ حق کو چھپاتے ہیں لیکن اُن کے چھپانے سے کیا ہوتا ہے حق بات تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہو اہل کتاب مانیں یا نہ مانیں اُن کی مخالفت سے کسی قسم کا تردد مت کرو۔(۲)

---

(۱) پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۴۶۔

(۲) تفسیر عثمانی، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۴۶، جلد اول، صفحہ ۱۳۳، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی

عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا اے آدم (علیہ السلام) مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم

لَوْ تَشَفَّعْتَ اِلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ فِی اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ ۔(۱)

اگر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین والوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری شفاعت کو شرف قبولیت بخشتے۔

سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے:

"لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرَّبُوْبِيَّةَ" (۲)

اگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا تو اللہ سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی (جو کہ دیوبندیوں کے جید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم وچراغ ہیں) نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے:

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ" (۳)

یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور

(۱) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زیارة قبره الشریف ومسجده المنیف، الجزء الثانی عشر، الصفحہ ۲۲۰، دار الکتب العلمیة بیروت۔

(۲) مکتوبات امام ربانی، مکتوب ۱۲۲، دفتر اول، صفحہ ۹۱۷
در مطبع ایجوکیشنل سعید ایچ ایم کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔

(۳) عطر الوردہ، صفحہ ۱۷ مطبوعہ دیوبند۔

اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرنا

حضرت شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی توریت، انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی

عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں ایک کتاب جس کا نام "رسولوں کے اعمال" میں ہے کہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک ہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا جو کچھ وہ تم سے کہے اُس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔(۱)

حضرت آدم علیہ السلام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین

(۱) رسولوں کے اعمال، باب ۳، آیت ۲۲،۲۳۔

سیدنا آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے کہ "محمد رسول اللہ خاتم النبیین" صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔(۱)

صحفِ آدم میں چرچا تھا

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں مکہ کا خداوند ہوں اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور وہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت وحمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں اور میری حفاظت ورعایت میں ہیں اور میں زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا اور جوق درجوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں سے لبیک پکارتے، تکبیر بلند آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے گا اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی ورضا کے سوا کچھ نہ ہوگا کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تکریم کروں گا اور محروم نہ چھوڑوں گا اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے ابراہیم کہیں گے اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کراؤں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے تعمیر کراؤں گا اور اس کے لئے زم زم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت وحل اس کی میراث میں دوں گا اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد مشعر الحرام اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے اور اس کی طرف قصد وارادہ رکھیں گے یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے اس نبی

(۱) الخصائص الکبری، باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بکتابۃ اسمہ الشریف مع اسم اللہ تعالیٰ علی العرش وسائر ما فی الملکوت' الجزء الاول' الصفحہ ۱۴' دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہیں گے وہ سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہوں گے اور اُسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظموں، متولیوں اور حاجیوں میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اُس جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور نذروں کو پورا کرتے ہیں۔(۱)

پیشانی آدم میں نورِ محمدی

سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ محمدی ﷺ جلوہ گر تھا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے:

أَنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْهَةِ آدَمَ۔ (۲)

بے شک ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اُس وجہ سے تھا کہ ان کی پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور مبارک تھا۔

نورِ محمدی کی تابانی

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکری رحمۃ اللہ علیہ نورِ محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں موجزن تھا اُس کی نورانیت اور تابانی کا حال لکھتے ہیں:

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرٰى فِي وَجْهِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْفَلَكِ وَكَنُورِ الْقَمَرِ الْمُضِيئِ إِذَا تَجَلّٰى فِي حَالِ تَمَامِهِ وَسَطَ السَّمَاءِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ

(۱) مدارج النبوۃ، جلد الاول باب چہارم وصل ہم چنانکہ در کتب ثلاثہ توریت وانجیل وزبور، صفحہ ۱۲۹، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ

(۲) تفسیر الفخر الرازی سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۳ الجزء السادس الصفحہ ۲۱۵ دار الفکر بیروت۔

نُوْرِہٖ السَّمٰوٰتُ وَالسَّرَادِقَاتُ وَالْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ

سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرۂ مبارک پر جو نور قبۃ الفلک پر سورج کی طرح اور آسمان کے درمیان چاند کی طرح چمک رہا تھا وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا بیشک اسی نور مبارک سے ہی آسمان اور اُس کے پائے، عرش اور کرسی منور تھے۔(۱)

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز

علامہ ابن جوزی اور علامہ ابوالحسن البکری نوراللہ مرقدہما روایت درج کرتے ہیں:

فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ اَوْدَعَ ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِہٖ فَسَمِعَ فِیْ ظَھْرِہٖ نَشِیْشًا کَنَشِیْشِ الطَّیْرِ فَقَالَ اٰدَمُ یَارَبِّ مَاھٰذِہِ النَّشِیْشُ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نورِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چہچہانے کے مثل آواز سنی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ھٰذَا تَسْبِیْحُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ اُخْرِجُہٗ مِنْ ظَھْرِکَ وَاُوْدِعُہٗ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاھِرَۃِ وَالْاَحْشَاءِ الزَّاھِرَۃِ۔(۲)

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں ودیعت رکھوں گا۔

تیری پشت میں نورِ رسالت پناہ ہے
سرتاج انبیاء کا حبیب اللہ ہے

---

(۱) الانوار ومصباح السرور والافکار، صفحہ ۶، مصطفیٰ الحلبی مصر۔

(۲) الانوار ومصباح السرور والافکار، صفحہ ۵، مصطفیٰ الحلبی مصر) (المیلاد النبوی لابن جوزی قلمی)۔

کندھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین ۔(۱)

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

حضرت سیدہ حوا کی پیدائش

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جنسی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الٰہی میں باطنی سکون وقرار پکڑیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نیند غالب کردی

"دران خواب از استخوان ضلع یسری حواآفریدوی را حوا از انجہت گویند کہ مخلوق از حی شد"

اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت سیدہ حوا رضی اللہ عنہا کو پیدا کردیا ان کا نام حوا اس لئے رکھا گیا کہ وہ حی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔(۲)

حضرت سیدہ حوا کا حق مہر

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم

(۱) الخصائص الکبری، باب خصوصیۃ صلی اللہ علیہ وسلم بکتابۃ اسمہ الشریف مع اسم اللہ تعالیٰ علی العرش وسائر ما فی الملکوت، الجزء الاول، الصفحۃ ۱۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت۔

(۲) مدارج النبوۃ، جلد دوم، باب اول، در ذکر نسب شریف وحمل وولادت ورضاع الخ، صفحہ ۵، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت حوا نے ان سے حق مہر طلب کیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے دُعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر میں کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود شریف بھیجو چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔(۱)

کرامتِ محمدی

سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت حوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت حوا حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہو گئیں اور نورِ محمدی ان کے رحمِ صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی، علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی اور علامہ یوسف نبہانی رحمہم اللہ نے روایت کی ہے:

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءَ بِشِيْثَ اِنْتَقَلَ عَنْ اٰدَمَ اِلٰى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ فِيْ كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ اِلَّا شِيْثًا فَاِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحْدَهٗ كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (۲)

جب حضرت حوا اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نورِ محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن حوا میں منتقل ہو گیا حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت کی وجہ سے تھا۔

---

(۱) مدارج النبوۃ، جلد دوئم، باب اول، در ذکر نسب شریف وحمل وولادت ورضاع......الخ، صفحہ۵، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔

(۲) الانوار المحمدیۃ من المواهب اللدنیۃ، المقصد الاول، الصفحہ۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الثانی فی ذکر الطینۃ التی خلق منہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ۲۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک

جب سیدنا حوا حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سیدہ حوا علیہا السلام کو مبارک دینے کے لئے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح لکھا ہے:

كانت الملائكة عليهم السلام يأتون حواء ويهنونها بشيث عليه السلام، فلما وضعته رأت حوا بين عينيه نور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففرحت بذلك واستبشرت وضرب جبرائيل عليه السلام بين حواء وبين ابليس حجابا من النور غلظه مسيرة خمسمائة عام وطول مثل ذلك قبل وضعها لشيث عليه السلام۔ (۱)

فرشتے حضرت حوا کے پاس آتے اور ان کو حضرت شیث علیہ السلام کی مبارک دیتے تھے جب حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت حوا نے ان کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر نور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور ان کو اس کی بشارت بھی گئی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت حوا اور ابلیس کے درمیان حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت تک ایک نورانی پردہ جس کا طول وعرض پانچ پانچ سو سال کا بعید عرصہ تھا حائل کر دیا تھا اور اس مدت کے درمیان ابلیس حضرت حوا پر کسی قسم کا وسوسہ نہ ڈال سکا یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔

پیشانی شیث میں نور محمدی کی چمک

جب حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا اور اُس نور کی نورانیت اور چمک کا عالم یہ تھا

---

(۱) الانوار ومصباح السرور والافکار، الصفحہ ۶، مصطفیٰ الحلبی مصر۔

بَلَغَ سِنِیْنَ وَالنُّوْرُ یُشْرِقُ مِنْ غُرَّتِهٖ اِلَی السَّمَآءِ۔(۱)

جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو اُس وقت بھی اُن کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔

حضرت شیث سے عہدنامہ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بیان المیلاد النبوی میں روایت کرتے ہیں:

فَلَمَّا اَیْقَنَ اٰدَمُ بِالْمَوْتِ اَخَذَ بِیَدِ وَلَدِهٖ شِیْثَ وَقَالَ یَابُنَیَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ عَلَیْكَ عَهْدًا مِّنْ اَجْلِ هٰذَا النُّوْرِ الَّذِیْ اَرٰی وَجْهِكَ اَنْ لَّا تَضَعَهٗ اِلَّا فِی الْاَطْهَرِیْنَ مِنَ النِّسَآءِ۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزندارجمند حضرت شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے لخت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ عورت کی طرف منتقل کرنا۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی۔

اَللّٰهُمَّ کُنْ لَّهٗ حَافِظًا وَّ عَلَیْهِ شَاهِدًا

اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر گواہ ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے جھرمٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام:

اِنَّ رَبَّكَ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَیَاْمُرُكَ اَنْ تَکْتُبَ عَلٰی شِیْثَ کِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هٰؤُلَاءِ الْمَلٰٓئِکَةِ فَاِنَّهُمْ عِبَادُ مَلٰٓئِکَةِ السَّمٰوٰتِ قَالَ فَکَتَبَ اٰدَمُ

(۱) الانوار ومصباح السرور والافکار، الصفحہ ۶، مصطفیٰ الحلبی مصر۔

الْکِتَابَ وَاَشْهَدَ رَبَّ الْعِزَّةِ وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِکَةِ وَکَسَا بِشِیْثَ فِیْ ذٰلِکَ الْمُقَامِ حُلَّتَیْنِ خضرا اَتٰی بِهٖ جِبْرَئِیْلُ (عَلَیْهِ السَّلَام) مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ

بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمانِ خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی حلے (جوڑے) جو حضرت جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے۔

وَزَوَّجَهُ اللّٰهُ بِمِخْوَائِکَةِ الْبَیْضَاءِ وَکَانَتْ فِیْ طُوْلِ حَوَّاءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا فَوَاقعها شِیْثُ

اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی مخوائلہ بیضا سے جو قد وقامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی مانند تھیں نکاح کر دیا۔

زوجۂ شیث کو آسمانی مبارک

جب حضرت شیث علیہ السلام کی زوجہ محترمہ جب حضرت انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں

هَنِیْئًا لَکَ یَا بَیْضَاءُ فَقَدِ اسْتَوْدَعَکِ اللّٰهُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم)۔ (۱)

اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا ہے۔

---

(۱) المیلاد النبوی لابن جوزی، قلمی۔

الأنوار ومصباح السرور والأفکار، الصفحة، مصطفیٰ الحلبی مصر۔

حضرت انوش علیہ السلام سے عہد

سیدنا شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نورِ محمدی کی حفاظت کرنے اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔

معلوم ہوا اسی نورِ محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا حتیٰ کہ انبیاء کرام، رسل عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا اسی طرح ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا چرچا رہا۔

عرش پہ تیرا نام

ابن عساکر نے حضرت کعب احبار سے روایت کی ہے کہ

إن الله أنزل على آدم عصياً بعدد الأنبياء والمرسلين ثم أقبل على ابنه شيث فقال أي بني، أنت خليفتي من بعدي، فخذها بعمارة التقوى، والعروة الوثقى، وكلما ذكرت الله فاذكر إلى جنبه اسم محمد، فإني رأيت اسمه مكتوبا على ساق العرش، وأنا بين الروح والطين، ثم إني طفت السماوات فلم أر في السماوات موضعاً إلا رأيت اسم محمد مكتوباً عليه، وإن ربي أسكنني الجنة فلم أر في الجنة قصرا ولا غرفة إلا اسم محمد مكتوباً عليه، ولقد رأيت اسم محمد مكتوباً على نحور الحور العين، وعلى ورق قصب آجام الجنة، وعلى ورق شجرة طوبى، وعلى ورق سدرة المنتهى، وعلى أطراف الحجب، وبين أعين الملائكة، فأكثر ذكره فإن الملائكة تذكره في كل ساعاتها۔(۱)

---

(۱) المواهب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الثانی، الفصل الاول فی ذکر أسمائہ الشریفۃ المنبئۃ عن کمال صفاتہ المنیفۃ، الجزء الثانی، الصفحہ ۲۶، المکتب الاسلامی بیروت۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر انبیاء کرام اور مرسلین عظام کی تعداد کے مطابق عصا نازل فرمائے پھر وہ اپنے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے بیٹے! تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے پس اس (خلافت) کو تقویٰ کی عمارت اور مضبوط رسی کے ساتھ تھام لو اور جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اس کے ساتھ ہی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا جبکہ میں روح اور گارے کے درمیان تھا۔ پھر میں نے آسمانوں کا چکر لگایا تو آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی جہاں میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا نہ دیکھا ہو۔ میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت میں جو محل اور بالا خانہ دیکھا اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے جنتی حوروں کے سینوں پر، جنت کے گنجان درختوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، (جنتی) پردوں کے کناروں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا لہٰذا اے شیث (علیہ السلام) تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ فرشتے تمام ساعتوں میں آپ کا ذکر کرتے ہیں۔

مسجودِ ملائکہ

گذشتہ اوراق میں فقیر نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ دراصل ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر تھی اس پر چند حوالہ جات پہلے لکھے جاچکے ہیں مزید حوالے بھی حاضر ہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَنَّ الْمَلَائِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ جَبْهَةِ آدَمَ۔(۱)

(۱) تفسیر الفخر الرازی، سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۳، الجزء السادس، الصفحہ ۲۱۵، دار الفکر بیروت۔

آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم جو فرشتوں کو دیا گیا تھا وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کی پیشانی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک تھا۔

معلوم ہوا کہ وہ تعظیم وتحیت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تھی چنانچہ تمام نوری فرشتے اس نورِ اعظم کی تعظیم کے لئے جھک گئے اور مقبول ہو گئے جو سب سے پہلے جھکا وہ سب کا سردار ہو گیا اس کے بعد درجہ بدرجہ ان کے درجات بلند ہوئے اور ابلیس انکار کر کے ملعون ومردود ہو گیا اور اس کا عابد وزاہد اور موحد ہونا اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا۔

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے ماتھا نور کا

یہاں یہ بات بھی نہایت قابلِ غور ہے کہ شیطان ہزاروں برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا مگر اس کا ملعون ومردود ہونا ظاہر نہیں ہوا اس کے ملعون ومردود ہونے کا اظہار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے وقت ہوا۔ معلوم ہوا کہ علامتِ مقبولیت صرف عبادت ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

جملہ انبیاء کرام کے چہروں میں نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

عارف کبیر سیدی ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں:

عِیْسٰی وَّاٰدَمُ وَالصُّدُوْرُ جَمِیْعُھُمْ
ھُمْ اَعْیُنٌ ھُوَ نُوْرُھَا لِمَا وَرَدَ

آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء کرام گزر چکے ہیں وہ سب آنکھیں ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کا نور ہیں۔

لَوْ اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِہٖ
فِیْ وَجْہِ اٰدَمَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَجَد

اگر شیطان چشمِ بصیرت سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک آدم (علیہ السلام) کے چہرہ میں

دیکھتا تو فرشتوں سے قبل سجدہ کرتا۔(۱)

مگر سچ ہے کہ

انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے
یہ اُمی لقب ہیں پڑھائے نہیں جاتے
ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا
ابوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

چونکہ ابلیس لعین بصیرت سے محروم تھا اس لئے اُسے نور مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام نظر نہ آیا وہ صرف مٹی کو دیکھتا رہا۔

نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری اور عظمت

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور علامہ یوسف نبہانی نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے:

بدآنکہ اول مخلوقات وواسطۂ صدور کائنات و واسطۂ خلق عالم وآدم نور محمدست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دراخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمد از وی انوار انبیاء علیہم السلام امر کرداورا پروردگار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد آنحضرت و پوشیدہ انوار ایشان را گفتندای پروردگار ما این کیست کہ پوشیدہ نور وی انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ این نور محمد بن عبداللہ است اگر ایمان آرید

(۱) المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء الاول، الصفحہ ۸۴، المکتب الاسلامی بیروت۔

بوے میگردانم شمارا انبیاء گفتند ایمان آوردیم یارب بوی و بہ نبوت وی پس گفت رب العزت جل جلالہ گواہ شدم برشما۔(۱)

یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہ السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی ﷺ ہیں۔ احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ ﷺ کو پیدا کیا گیا تو آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے تو پروردگار عالم نے نور محمد مصطفیٰ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمایئے جب حضور اکرم ﷺ نے ان پر نظر فرمائی تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر غالب آگیا اور دوسرے کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم مہر مبین
سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے جس کے آگے ہمارے نور ماند پڑ گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور "محمد بن عبداللہ" کا ہے اگر تم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا تو سب نے عرض کی اے رب العزت ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

---

(۱) مدارج النبوۃ، باب اول در ذکر نسب شریف وحمل ولادت ورضاع آنحضرت ﷺ جلد دوم، صفحہ ۳، مطبع نولکشور لکھنؤ)

(المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء الاول، الصفحہ ۶۷، المکتب الاسلامی بیروت)

حضرت شیث علیہ السلام

خلاصۃ الحقائق میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اُترے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنے بیٹے شیث (علیہ السلام) سے عہد لو اور اور وصایا و مواثیق پر کاربند کرو کہ نور کامل السرور الانبیاء اور گوہر از ہر سند الاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صورت بھی ناراض نہ کریں اور یہ وصایا نسل بعد نسل جاری رہے چنانچہ حضرت شیث علیہ السلام جب تک زندہ رہے ان کی زبان پر درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جاری رہا۔

شرح تعرف میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت آدم علیہ السلام اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے عرش پر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہو حتیٰ کہ عرش و کرسی، لوح و قلم، مدارج جنان رضوان کو اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مزین اور آراستہ پایا۔ حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے والد سے پوچھا آیا آپ بلند مرتبت ہیں یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے مگر تیسری بار دریافت کرنے پر فرمایا بیٹا! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک ہی بات یاد رکھ لو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ اے آدم! یہ اجرام علویہ اور اجسام سفلیہ تو تمہاری خاطر بنائے گئے ہیں مگر تم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو۔

سبحان اللہ! ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم دیکھیں کہ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کس انداز سے سید الانبیاء کا ذکر فرما رہے ہیں۔

سیدنا ادریس علیہ السلام

حضرت ادریس علیہ السلام جن کا شمار حضرت آدم علیہ السلام کی ساتویں پشت میں ہوتا ہے اور جو قرآن کریم کے مطابق ایک نبی تھے جن کا درجہ اللہ تعالیٰ نے بلند کیا۔ قرآن مجید میں ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ (۱)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بیشک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اُٹھالیا۔

بشارت

حضرت ادریس علیہ السلام نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں یہ بشارت فرمائی۔

"دیکھو! ہمارا آقا اپنے دس ہزار ہمراہیوں کے ساتھ آرہا ہے تاکہ سب لوگوں کا انصاف کرے اور ان میں سے جو گمراہیوں کی وجہ سے خدا سے منحرف ہو چکے تھے انہیں یقین دلایا جائے کہ وہ کام جو ان سے سرزد ہوئے وہ ناجائز ہیں اور ان تمام سخت کلامیوں کے متعلق جو وہ منکر گنہگار ان کے متعلق کہتے رہے ہیں انہیں تلقین کریں" (۲)

فائدہ

حضرت ادریس علیہ السلام کی بشارت ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے موقع پر شہر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار صحابہ کرام کا لشکر تھا۔ اسی موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کے متعلق فیصلے بھی صادر فرمائے اور انہیں بتایا کہ ان کے تمام عقائد اور افعال محض سیاہ کارنامے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر کفار مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان بھی فرمایا۔

سیدنا نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہیں جنہیں آدمِ ثانی بھی

---

(۱) پارہ ۱۶، سورہ مریم، آیت ۵۷ (۲) کتاب یہودہ باب ۱، آیت ۱۴، ۱۵

کہا جاتا ہے وہ تمام مذاہب میں محترم ہیں حتی کہ ان کا تذکرہ ہنود کی مقدس کتابوں، ویدوں، شاستروں میں اور پارسیوں کی "ژندادستا" اور "دساتیر" میں بھی ملتا ہے۔ ان کی وجۂ شہرت طوفان اور کشتی ہے۔ طوفان جو نافرمانوں کے لئے آیا اور کشتی جس نے فرمانبرداروں کو طوفان سے بچایا۔

بشارت

جو بشارت حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کی گئی اور جس کا حوالہ عہد نامہ عتیق میں بھی ملتا ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

"اب میں اپنی کمان کو بادلوں میں رکھ دیتا ہوں۔ میری یہ نشانی اس عہد و پیمان کی ہوگی جو میرے اور زمین پر بسنے والوں کے درمیان قرار پایا ہے۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب میں زمین کے اوپر ایک بادل کو لاؤں گا"

فائدہ

یہ عبارت یوں تو مبہم ہے لیکن اگر اس کے اشارات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تمام دنیا اندھیرے اور گمراہی میں غرق ہو جائے گی لیکن خدا بنی نوع انسان سے ہمدردی سے پیش آئے گا کیونکہ اس زمانے کے دوران سحابِ رحمت کا ظہور ہوگا جو رحمۃ للعالمین کے نام سے موسوم ہوگا اس کا مفہوم یہی نکلتا ہے۔

بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بڑے اہتمام سے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حتیٰ کہ آپ نے اپنی کشتی پر بھی ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی کندہ فرمایا تب جا کر ان کی کشتی کنارے جا لگی۔

اگر نام محمد ﷺ را نہ آوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

یعنی اگر حضرت آدم علیہ السلام اسم محمد ﷺ کو اپنا سفارشی نہ بناتے تو نہ آدم (علیہ السلام) کی توبہ قبول ہوتی اور نہ حضرت نوح (علیہ السلام) کو طوفان سے نجات ملتی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد متعدد انبیاء کرام اور مرسل دنیا میں تشریف لائے جو اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے مقام پر رشد وہدایت کی تعلیم دیتے رہے۔ان برگزیدہ شخصیتوں میں سب سے زیادہ ممتاز ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات گرامی ہے جو دنیائے قدیم اور جدید کے درمیان ایک اہم کڑی ہیں۔انہوں نے بڑے تزک واحتشام سے ذکر مصطفی ﷺ کیا ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء

ابن مسعود عامر شعبی سے راوی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

أنه كائن من ولدك شعوب وشعوب حتى يأتي النبي الأمي الذي يكون خاتم الأنبياء ۔(۱)

بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہوں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو لے کر ہجرت کر کے مکہ کی سرزمین پر پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی "انزل یا ابراهيم "(اے ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اترو) تو حضرت ابراہیم علیہ السلام

---

(۱) الخصائص الکبریٰ باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام الجزء الاول الصفحہ ۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

نے کہا "حیث لا ضرع ولا زرع" (یہاں تو کھیت بھی نہیں اور دودھ بھی نہیں) تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا "ھا ھنا یخرج النبی الأمی من ذریۃ ابنک الذی تتم بہ الکلمۃ العلیا" (یہاں سے ایک نبی آپ کی اولاد سے مبعوث ہوں گے جن کی وجہ سے کلمہ علیا (دین اسلام) مکمل ہوگا۔(۱)

تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جو دُعا مانگی تھی ان میں بھی نبی اکرم ﷺ کی آمد کی بشارت ہے۔ دُعا یہ ہے:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (۱)

اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔ بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

فائدہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہ دعا بارگاہِ ایزدی میں قبول ہوئی۔ نسلِ اسماعیل سے ملتِ اسلامیہ کی نمود ہوئی اور پھر انہی میں سے حضور اکرم

---

(۱) الخصائص الکبریٰ، باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام، الجزء الاول، الصفحہ ۱۷، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۱) پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۱۲۸، ۱۲۹

صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور رہا۔

سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو خطاب

بائیبل میں ایک جگہ ان کی اہلیہ حضرت ہاجرہ کی طرف خطاب کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے:

"حضرت ہاجرہ کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے نے بتایا تھا میں تمہاری اولاد کو بہت پھیلاؤں گا اس قدر کہ اس کا گروہ گنتی میں لانا مشکل ہو جائے گا"

فرشتے نے مزید کہا "دیکھو تم حاملہ ہو اور تم سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام اسماعیل ہوگا کیونکہ خدا نے تمہاری تکلیفوں کو سن لیا ہے اس کی اولاد میں سے ایک نبی ہوگا جو امی ہوگا۔(۱)

فائدہ

اس بشارت کے الفاظ اگرچہ زیادہ واضح نہیں ہیں تاہم اس سے یہ اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں ہے کہ اس میں جس شخصیت کی طرف اشارہ ہے وہ ذاتِ گرامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور آپ کے ذریعے حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ کی آل اس قدر پھیلی جس کا کوئی شمار نہیں۔ اگرچہ یہ بشارت توریت سے ماخوذ ہے لیکن اس کا تعلق ابوالانبیاء اور ان کی اولاد سے متعلق ہے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکر مصطفیٰ

محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اوحی اللّٰہ إلی یعقوب انی أبعث من ذریتك ملوكا وأنبیاء حتی

---

(۱) کتاب پیدائش، باب ۱۰، آیت ۱۲۔

ابعث النبی الحرمی الذی تبنی أمته هیکل بیت المقدس وهو خاتم الأنبیاء واسمه أحمد۔(۱)

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ السلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سیدنا حبقوق علیہ السلام

بشارت

حضرت حبقوق علیہ السلام جن کا صحیفہ بائبل کے عہد عتیق میں شامل ہے انہوں نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت یوں فرمائی:

"خدا تیمان سے آیا اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے ظاہر ہوا اس کے جلال نے آسمان کو ڈھانپ لیا اور اس کی حمد سے زمین معمور ہوگئی اس کی تجلی نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلیں اور وہاں اس کی قدرت مستور تھی۔ وبا اس کے آگے چلے اور اس کے قدموں پر دہکتا ہوا انگارہ روانہ ہوا۔ وہ کھڑا ہوا ہے اور اس نے زمین کو لرزا دیا اس نے نگاہ کی اور قوموں کو پراگندہ کر دیا۔ قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیاں اس کے آگے دھنس گئیں۔(۲)

بشارت۲

"حضرت حبقوق نبی علیہ السلام گفتہ است و

---

(۱) الخصائص الکبریٰ، باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام، الجزء الاول، الصفحہ ۱۷، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۲) باب ۳، آیت ۳/۶۔

توریت بآن ناطق است کہ جاء اللّٰہ بالبیان عن جبل فاران وامتلأت السموات من تسبیح احمد وامتہ یحمل حیلۃ فی البحر کما یحملہ فی البر یاتینا بکتاب جدید یعرف بعد خراب بیت المقدس"(۱)

حضرت حبقوق علیہ السلام کی اس بشارت کی تصدیق تورات نے یوں کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت بیان کے ساتھ آیا تو نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو گئے اور اس کی امت کا سمندروں پر تصرف ایسا ہی ہوگا جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی کتاب لے کر آئے گا جس کا تعارف بیت المقدس کی تقریب کے بعد ہوگا۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ

اس بشارت کو فقیر اسلامی کتب کی روشنی میں واضح کرنا چاہتا ہے ملاحظہ ہو۔

☆ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور اپنے لڑکے کو چھوڑ گئے تھے اور اس کے بعد وہاں مکہ اور بیت اللہ کی بنیاد قائم کی گئی اور اس مبارک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب رسالت جلوہ افروز ہوا اور انوار نبوت کی شعاعوں سے کوہ فاران بلکہ تمام روئے زمین منور ہو گئی۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شوکت کا ڈنکا آسمانوں پر بجنے لگا۔ تمام فرشتے مامور بالصلوٰۃ یعنی ثناء خواں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔

☆ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد اور محمود بھی ہے جس کا معنی ہے، بہت حمد و ثناء کیا ہوا۔ دُنیا کے اندر کوئی ملک، شہر، گاؤں، ضلع اور علاقہ ایسا نہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہ کی جاتی ہو۔ انگلستان، ترکستان وغیرہ ممالک اور جزائر

---

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول در شواھد و دلائلے کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ است، صفحہ ۸، در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ۔

میں خواص اور عوام کی مجالس میں بکثرت آپ ﷺ کا ذکر مبارک کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت محمد ﷺ کا وجود اقدس مجسم نور تھا اور قرآن میں ہے:

قَدْ جَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ (۱)

بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔ (۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

☆ حضور اکرم ﷺ بڑے رعب والے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی شجاعت اور بہادری کے ذریعے سے ۲۳ برس کے قلیل عرصہ میں وہ کمال حاصل کیا جو گزشتہ زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام جیسے پیغمبر سینکڑوں برس کی عمر میں حاصل نہ فرما سکے۔

☆ آپ نے اپنی نگاہ مبارک سے قوموں کو پراگندہ کیا جیسا کہ جنگِ بدر، جنگ اُحد وغیرہ کے واقعات سے ظاہر ہے اور ہزاروں تشنگانِ توحید کو دریائے معرفت سے سیراب فرمایا۔

---

(۱) پارہ ۶، سورۃ المائدہ آیت ۱۵۔

(۲) سنن الترمذی، کتاب الادب عن رسول اللہ، باب ما جاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال، حدیث ۲۸۱۱، الصفحہ ۶۲۹، مکتبۃ المعارف الریاض۔

☆ پہاڑ اور پہاڑیوں سے بڑی سلطنتیں اور چھوٹی ریاستیں مراد ہیں جو بہت قدیم زمانے سے شان وشوکت کے ساتھ چلی آتی تھیں۔ آپ ﷺ کے تشریف لانے کے بعد تمام حکومتیں یکے بعد دیگرے قلیل عرصہ میں مٹ گئیں اور سب پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا جیسا کہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے۔

سیدنا ملاکی علیہ السلام کی بشارت

حضرت ملاکی علیہ السلام جو آلِ اسرائیل میں مبعوث ہوئے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی آمد کی بشارت ان الفاظ میں سنائی:

"وہ خداوند جس کی تم تلاش میں ہو ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے گا دیکھو وہ یقیناً آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے لیکن اس کے آنے کے دن میں کون ٹھہر سکے گا اور جب وہ نمودار ہوگا کون کھڑا رہے گا۔(۱)

فائدہ

اس بشارت میں فتح مکہ کی طرف واضح اشارہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لشکر کے ساتھ یوں مکہ پہنچے کہ کفار مکہ کو خبر تک نہ ہوئی وہ حیران رہ گئے کسی نے بھی لشکر اسلام سے مقابلہ کی جرأت نہ کی اور مکہ مکرمہ فتح ہوگیا۔

سیدنا شعیب علیہ السلام

بنی اسرائیل میں حضرت شعیب علیہ السلام ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو نبی اکرم ﷺ کی آمد کی بشارت سنائی۔

---

(۱) ملاکی نبی کی کتاب، باب ۳

بشارت

حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہو گئی ان میں سے ایک خچر سوار تھا اور دوسرا شتر سوار۔ خچر سوار ماہتاب و آفتاب کے حسن کا مالک تھا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جبکہ شتر سوار آفتاب و ماہتاب کے حسن کو شرمارہا تھا یہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔(۱)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان بہت بلند ہے۔ آپ ایک اولوالعزم، صاحب کتاب پیغمبر تھے۔ ان کی کتاب توریت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے:

"ہمارا آقا، ہمارا خدا، تیرے لئے تیرے ہی خاندان سے ایک پیغمبر اُٹھائے گا تمہارے بھائیوں میں سے میرے جیسا تم نے اس کو کان لگا کر سننا ہے ان تمام باتوں کے مطابق جن کی خواہش تم اپنے مالک خدا سے کرتے ہو"

ہوریب میں ایک جگہ جمع ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے خداوند کی آواز کو دوبارہ سنوں یہ کہتے ہوئے اور نہ ہی کبھی میں اس بھاری آگ کو دیکھوں کہ میں کبھی نہیں مروں گا اور خداوند نے مجھے کہا جو کچھ انہوں نے کہا انہوں نے بہت ٹھیک کہا۔ میں ان کے لئے ایک پیغمبر برپا کروں گا انہی کے بھائیوں میں سے تیرے جیسا اور میں اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالوں گا پھر وہ لوگوں سے باتیں کرے گا صرف وہ جن کا میں اسے حکم دوں گا۔

---

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول در شواہد و دانائی کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ، صفحہ ۸، در مطبع نولکشور لکھنؤ۔

ازالۂ وہم

اس بشارت کو یہودیوں نے حضرت یوشع علیہ السلام اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کرنا چاہا جو کسی طرح درست نہیں کیونکہ پیشن گوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ موعود بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے مبعوث ہوگا بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل تھے اس لئے بشارت کا مطلب یہ ہے کہ وہ پیغمبر نسل اسماعیل سے ہوں گے۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْکُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ (۱)

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر و ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔

حضرت یوشع صاحب کتاب پیغمبر نہ تھے بلکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کی پیروی کرتے تھے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تمام اُمور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نہیں تھے۔ دوسرے بقول نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) خدا ہیں اور مخلوق کو پیدا کرنے والے خالق ہیں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام محض خدا کے بندے ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے گناہوں کا بوجھ برداشت کرنا پڑا تا کہ انہیں دوزخ کے عذاب سے بچایا جائے انہوں نے صلیب پر چڑھ کر لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دلائی لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسی کوئی سزا نہیں پائی۔

بقول نصاریٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے سردار تھے اور انہوں نے اپنی پوری طاقت سے ان پر حکمرانی کی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احکام کی تعمیل ایک مختصر سے

---

(۱) پارہ ۲۹، سورۂ المزمل، آیت ۱۵۔

گروہ نے کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیشن گوئی میں یہ واضح طور پر فرمایا تھا کہ اس پیغمبر کا وصف یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا قرآن پاک اس کی تصدیق یوں کرتا ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (۱)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیش گوئی کے متن پر غور کیا جائے تو یہ بات ظاہر ہوگی کہ اس کا اطلاق صرف نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے الفاظ کے مطابق چند خصوصیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑی مماثلت رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ان کے دشمن سے نجات دی۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حکم نہ مانا وہ اپنی فوج سمیت دریا میں غرق ہوا جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جنہوں نے آپ کی نافرمانی کی اور آپ کے خلاف فوج کشی کی وہ ان لڑائیوں میں تباہ و برباد ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو ہجرت کرنا پڑی ہر دو کو جو ساتھی ملے وہ ان کے خسر تھے جنہوں نے اس ہجرت کے دوران ان کی مدد کی حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے میڈئین میں جا کر ہجرت کی جو بعد میں یثرب کے نام

---

(۱) سورۃ النجم، آیت ۳،۴

سے مشہور ہوا۔ جب حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو یہ وہی یثرب تھا۔ اس کا نام حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے میڈئین (مدینہ طیبہ) میں تبلیغ کی جبکہ حضور اکرم ﷺ نے بھی مدینہ طیبہ میں یہی فریضہ سرانجام دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک ضخیم ضابطہ حیات توریت کی صورت میں ملا جبکہ نبی اکرم ﷺ کو بھی ایک مکمل ضابطہ حیات قرآنِ حکیم کی شکل میں عطا ہوا جو ہر عہد، ہر ملک اور ہر قوم کے لئے قیامت تک ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح حضور اکرم ﷺ نے بھی جہاد کیا، دونوں نے نکاح کیے، دونوں کے ہاں اولاد ہوئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ دونوں ہی خدا سے ہم کلام ہوئے ایک کوہ طور پر، دوسرے عرش عظیم پر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تجرد کی زندگی بسر کی پس سے اس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ رہبر انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہیں۔

"خداوند سینا سے اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ آتشیں شریعت ان کے لئے تھی۔(۱)

اس بشارت میں کوہ سینا سے آنے والا حضرت موسیٰ نبی ہے اور شعیر سے طلوع ہونے والا حضرت مسیح بن مریم نبی ہے اور فاران پر جلوہ گر ہونے والا حضرت محمد مجتبیٰ (ﷺ) ہے کیونکہ فاران نام ایک پہاڑ کا ہے جو مکہ میں واقع ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں مذکور ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت سے پہلے کا زمانہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔

نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

---

(۱) استثنا باب ۳۳، آیت ۲۔

آپ کے پاس ایک شریعت تھی جس کی نورانیت سے دنیا کا ہر ایک کونہ روشن ہو گیا۔

محدث ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی:

مَنْ لَقِیَنِیْ وَھُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُہُ النَّارَ

جو شخص میرے پاس اس حالت میں حاضر ہو کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والا ہو میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے ربِ کریم! "مَنْ اَحْمَدُ ؟" احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ کریم نے فرمایا: "مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْہُ کَتَبْتُ اِسْمَہٗ مَعَ اِسْمِیْ فِی الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِنَّ الْجَنَّۃَ مُحَرَّمَۃٌ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِیْ حَتّٰی یَدْخُلَھَا ھُوَ وَاُمَّتُہٗ"

اُس سے زیادہ میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلی پر لکھ دیا ہے اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں داخلہ حرام فرما دیا ہے جب تک کہ وہ اور اُس کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "مَنْ اُمَّتُہٗ" اُس کی امت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔ (۱)

---

(۱) حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، الزھری، الجزء الثالث، الصفحہ ۳۷۶، دار الفکر بیروت۔
الخصائص الکبری، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول، ما رواہ المحدثون عمن نقلہ من۔
الثقات عن الکتب السماویۃ من البشائر برسول اللہ، الصفحہ ۹۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"رَاَیْتُ فِی التَّوْرٰةِ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی عَنْ وَقْتِ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَمُوْسٰی اَخْبَرَ قَوْمَہٗ اَنَّ الْکَوْکَبَ الْمَعْرُوْفِ عِنْدَکُمْ اِسْمُہٗ کَذَا اِذَا تَحَرَّکَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِہٖ فَھُوَ وَقْتُ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَارَ ذٰلِکَ مِمَّا یَتَوَارَثُہٗ الْعُلَمَآءُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ" (۱)

میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ فرما دیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے ان کا اسم شریف فلاں ہے جب یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

سیدنا اشعیاء علیہ السلام

حضرت اشعیاء علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی یوں بشارت فرمائی:

"عرب کے صحراؤں میں رات کاٹو گے، اے ددانیو کے قافلو! پانی لے کر پیاسوں کے استقبال کو آؤ! اے تیما کے باشندو! روٹی لے کر بھاگنے والوں سے ملنے آؤ کیونکہ وہ ننگی تلواروں سے کھینچی ہوئی کمانوں سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ (۲)

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الثانی فی بعض ما اخبر بہ احبار الیھو وغیرہا تقدم من البشارۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفحہ ۱۰۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت (۲) کتاب اشعیاء، باب ۲۱

فائدہ

بشارت میں دوانیو اور تیما کا ذکر ہے دوان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑ پوتے کا نام ہے جبکہ تیما حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے کا نام ہے۔ انصار مدینہ انہی کی اولاد میں سے تھے۔ دوانی مدینہ کے باشندے کہلاتے تھے جبکہ تیما نواحِ مدینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس بشارت میں انصار مدینہ کی طرف سے مہاجرین مکہ کی نصرت وحمایت کا تذکرہ ہے جو کفار مکہ کے ظلم وستم سے مجبور ہو کر مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے لہٰذا حضرت اشعیاء کی بشارت ہجرت کی نشاندہی کرتی ہے۔

بخاری شریف کے مطابق حضرت احبار ایک ممتاز یہودی عالم کے فرزند تھے۔ دولت ایمانی سے سرفراز ہوئے اور جب ان سے کتب سابقہ میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے حضرت اشعیاء کی بشارتیں بیان فرمائیں۔

ابو نعیم شہر بن حوشب کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

عن كعب قال إن أبى كان من أعلم الناس بما انزل الله على موسى وكان لم يدخر عنى شيئا مما كان يعلم فلما حضره الموت دعانى فقال لى يا بنى انك قد علمت انى لم أدخر عنك شيئا مما كنت أعلمه إلا انى قد حبست عنك ورقتين فيهما نبى يبعث قد اظل زمانه فكرهت ان اخبرك بذلك فلا آمن عليك ان يخرج بعض هؤلاء الكذابين فتطيعه وقد جعلتهما فى هذه الكوة التى ترى وطينت عليهما فلا تعرض لهما ولا تنظرن فيهما حينك هذا فإن الله إن يرد بك خيرا و يخرج ذلك النبى تتبعه ثم إنه قد مات فدفناه فلم يكن شيء أحب إلى من أن أنظر فى الورقتين ففتحت الكوة ثم استخرجت الورقتين فاذا فيهما محمد رسول الله خاتم النبيين لا نبى بعده

مولده بمكة و مهاجره بطيبة لا فظ ولا غليظ ولا صخاب فى الأسواق و يجزى بالسيئة الحسنة ويعفو ويصفح أمته الحمادون الذين يحمدون الله على كل حال تذلل السنتهم بالتكبير وينصر نبيهم على كل من ناوأه يغسلون فروجهم ويأتزرون على اوساطهم أناجيلهم فى صدورهم وتراحمهم بينهم تراحم بنى الأم وهم أول من يدخل الجنة يوم القيامة (۱)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے باپ تورات کے بڑے عالم تھے انہوں نے مجھ سے کبھی کوئی بات نہیں چھپائی جب ان کا وقت رحلت آیا تو مجھے بلا کر کہا میں نے اپنے علم میں کوئی بات تم سے پوشیدہ نہیں رکھی ہاں دو صفحات میں نے چھپا لئے تھے جن میں آنے والے نبی کا تذکرہ تھا جن کی آمد کا وقت قریب آ چکا ہے میں نے تمہیں یہ دو صفحات اس لئے نہیں بتلائے کہ کبھی تم کسی جھوٹے نبی کے پیچھے نہ لگ جاؤ میں نے یہ صفحات طاقچے (روزن) میں رکھ کر اوپر سے مہر کر دی ہے تم انہیں ابھی نہ نکالنا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہاری بھلائی مقصود ہوئی اور آخری نبی کا ظہور ہو گیا تو تم ان کے پیروکار بن جاؤ گے پھر میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کے دفنانے کے بعد مجھے ان دو صفحات کو دیکھنے کا اشتیاق ہوا چنانچہ میں نے انہیں نکال لیا۔ ان میں یہ تحریر درج تھی "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کی جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت مدینہ ہے۔ آپ نہ بد مزاج ہیں اور نہ سخت ہیں، نہ بازاروں میں پھرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں، معاف کرتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والی ہے، یہ لوگ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ثنا کرتے ہیں اور ان کے نبی کی اللہ کی جانب سے ہر حال میں مدد ہو گی، یہ

(۱) الخصائص الکبری، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۵، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

لوگ اپنی شرمگاہوں کو دھوتے ہیں، اپنی کمر کے درمیان تہبند باندھتے ہیں، ان کی انجیلیں (قرآن) ان کے سینے میں محفوظ ہے، وہ آپس میں ایک دوسرے پر اس طرح رحم کرتے ہیں جیسے ایک ماں کی اولاد میں محبت ہوتی ہے یہ امت قیامت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

حضرت کعب احبار کا مسلمان ہونا

حضرت کعب احبار کا کہنا ہے کہ ان صفحات کے مطالعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد مجھے اطلاع ملی کہ:

ان النبی (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) قد خرج بمکة فاخرت حتی استثبت ثم بلغنی انہ توفی وأن خلیفتہ قد قام مقامہ وجاء تنا جنودہ فقلت لا ادخل فی ھذا الدین حتی انظر سیرتھم وأعمالھم فلم أزل أدافع ذلك وأؤخرہ لاستثبت حتی قدم علینا عمال عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ فلما رأیت وفاء ھم بالعھد وما صنع اللّٰہ لھم علی الاعداء علمت أنھم ھم الذین کنت أنتظر فواللّٰہ انی ذات لیلة فوق سطحی فإذا رجل من المسلمین یتلو قول اللّٰہ "یا أیھا الذین أوتو الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل أن نطمس وجوھا" الآیة فلما سمعت ھذہ الآیة خشیت ان لا أصبح حتی یحول اللّٰہ وجھی فی قفای فما کان شیء أحب إلی من الصباح فغدوت علی المسلمین۔ (۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوگئے میں نے تاخیر کی تاکہ اچھی طرح ثبوت مل جائے

---

(۱) الخصائص الکبری، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۵ و ۲۶، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

پھر آپ پردہ فرما گئے اور آپ کے خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں ان کے لشکر ہم تک پہنچے میں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ میں اس دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک ان لوگوں کی سیرت نہ دیکھ لوں۔ اس طرح میں تاخیر کرتا رہا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل ہمارے طرف آئے جب میں نے ان لوگوں کا وفائے عہد دیکھا اور دشمنوں کے مقابلے میں خدائی مدد دیکھی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا میں منتظر تھا۔ ایک رات میں اپنے مکان کی چھت پر کسی کو یہ آیات کریمہ پڑھتے ہوئے سنا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا۔(۱)

اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو۔

میں یہ آیات سن کر ڈرا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ صبح ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے چہرا گدی کے بل پھیر دے گا چنانچہ صبح ہوتے ہی میں اسلام لانے کے لئے مسلمانوں کی جانب لپکا۔

فائدہ

اس روایت کو ابن عساکر بطریق میسب بن رافع اور دوسرے بہت سے اصحاب سے نقل کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر وضاحت وصراحت کے ساتھ ہر دور میں ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اس ذکر خیر سے اپنے دامن کو پُر کر رہے ہیں۔

---

(۱) پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۴۷۔

سیدنا یسعیاء علیہ السلام

انبیائے بنی اسرائیل میں حضرت یسعیاہ ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۝ (۱)

اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔

دیگر انبیاء کی طرح حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت فرمائی۔

☆ سمندر کی فراوانی تیرے طرف پھرے گی اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی، اونٹنیاں کثرت سے تجھے آ کر چھپالیں گی اور عیفہ کے اونٹ وہ سب جو سبا کے ہیں آویں گے وہ سونا اور لوبان لائیں گے اور خدا کی بشارت سنائینگے۔

☆ "النبوة فی العرف وبنی قیدار" (۲)

☆ قیدار کی بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی، نبیط کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے وہ میری منظوری کے واسطے میرے مذبح پر چڑھائے جائیں گے اور میں اپنے شوکت کے گھر کو بزرگی دوں گا۔ (۳)

فائدہ

اگرچہ یہ عبارات مبہم ہیں لیکن ان کے اشارات کو دیکھا جائے تو اس سے جو مطلب واضح ہوتا ہے وہ کچھ یوں ہے کہ سرزمین عرب میں ایک نبی مبعوث ہوں گے جو لوگوں کو راہ ہدایت دکھائیں گے قیدار اہل قریش کی ساری حشمت خاک میں مل

(۱) پارہ ۷، سورۃ الانعام، آیت ۸۶ (۲) بائبل یسعیاہ، مطبوعہ ۱۸۱۱ء (۳) کتاب یسعیاہ، باب ۶۰

جائے گی، سرزمین عرب ہی نہیں اس کے ساتھ دور دور تک پیغامِ حق پہنچے گا، لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہوں گے، خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا جائے گا، وہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، دنیا کے کونے کونے سے زائرین آئیں گے، فریضۂ حج ادا کریں گے اور جانوروں کی قربانی دیں گے۔

☆ حضرت وھب بن منبہ گوید کہ خدای تعالیٰ بشعیا کہ از انبیای بنی اسرائیل بود وحی کرد کہ در میان قوم خویش خطیب باش کہ من زبان ترا بروحی خویش روان سازم وے حمد خدای تعالیٰ گفت و تسبیح و تقدیس و تھلیل وی کرد پس گفت اے آسمان گوش باش وای زمین خاموش باش وای کوھھا دھسازی وھم آوازی کنید کہ خدائے تعالیٰ می خواھد کہ باز نماید حال بنی اسرائیل را کہ بہ نعمت خود شان پروریدہ واز جھانیان برگزیدہ وبکرامت خود مخصوص گردانیدہ بعد از ان خدائے تعالیٰ خطاب ھاے عتاب آمیز بر زبان وی جاری ساخت آن قدر کہ خواست ودر آخران بود کہ من تقدیر کردہ ام روز یکہ آسمان و زمین رامی آفریدم کہ نبوت را در غیر بنی اسرائیل نھم وملک وبادشاھے را از ایشان بگردانم ومحل آن گروھے را سازم کہ چرانندگان گوسفند باشند وعزت را در جماعتے نھم کہ خوار باشند وقوت را بجماعتے ارزانی دارم کہ ضعیف وبے مقدار باشند وتوانگرے را بطائفہ دھم کہ فقیر ونامراد باشند واز میان ایشان پیغمبرے برانگیزم کہ گوشھاے کر راشنوا گرداند وچشمھاے کور رابینا گرداند ودلھاے در غلاف را از غلاف بیرون آرد مولد وے مکہ باشد وھجرت گاہ وے مدینہ طیبہ وملک وے شام بندۂ باشد متوکل برگزیدہ بدی را بہ بدی مکافات نکند ولیکن عفو کند ودر گذارد وبر میان مؤمنان رحیم باشد بگرید بر چھار پایان گرانبار وبر بیوگان یتیم در کنار اگر بچلوے چراغ افروختہ بگذرد از باد دامن وے چراغ افروختہ نہ نشیند واگر نیھاے خشک را بزیر قدم بسپرد از آنھا آواز برنیاید دراھل بیت وے نھم سابقان وصدیقان وشھدا وصالحین او است وی بعد از وے بحق راھنما

یھا کنند امر معروف ونھی منکر کنند ونماز گزارند وزکوۃ دھند وبہ عھد وفا کنند بایشان ختم کنم چیزے راکہ آغاز کردہ ام ولھم ذلک من فضلہ اوتیہ من یشاء وانا ذوالفضل العظیم۔(۱)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یسعیاہ علیہ السلام کو جو انبیائے بنی اسرائیل میں سے تھے وحی کی کہ اپنی قوم میں تبلیغ کرو تاکہ میں اپنی روح سے تیری زبان میں فصاحت وروانی پیدا کروں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح تقدیس اور تحمید وتہلیل بیان کی اور فرمایا: ”اے آسمان! بگوش ہوش سن لے اور اے کوہ و زمین! خاموش ہو جا اور میرے ہم آواز بن جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بنی اسرائیل جنہیں اس نے اپنی نعمتوں سے پالا اور جہاں میں بزرگی بخشی اور اپنے انعام و اکرام کے لئے مخصوص فرمایا“

یہ کہہ کر حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے رب العزت کے حکم سے عتاب آمیز کلمات جاری ہو گئے آپ کے اختتامیہ الفاظ یہ تھے:

”میں اس روز سے جس دن سے میں نے زمین وآسمان پیدا کئے یہ مقدر کر چکا ہوں کہ نبوت بنی اسرائیل کے علاوہ کسی اور کو دے دوں اور ان سے ملک وحکومت بھی واپس لے لی گئی اور بھیڑ بکریاں چرانے والی جماعت کو اس کا محل ٹھہراؤں گا اور ایک ایسی جماعت کو عزت وتوقیر بخشوں کا جو چشم عالم میں خوار ہو گی اور ایک ایسی جماعت کو طاقت بخشوں گا جو ضعیف ونزار ہو گی اور ایک ایسے طائفہ کو دولت وثروت سے نوازوں گا جو فقیر ونامراد ہو گا اور ان میں سے ایک ایسا پیغمبر مبعوث کروں گا جو بہروں کو کان عطا کرے گا، اندھوں کو آنکھیں عطا کرے گا اور دلوں کے پردے اتار دے گا۔ اس کا مقام پیدائش مکہ معظمہ اس کی ہجرت گاہ مدینہ پاک اور اس کا ملک شام ہو گا۔ وہ بندہ

---

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول در بیان شواھد ودلائل کہ پیش از ولادت آنحضرت ظاھر شدہ است، صفحہ ۱۳، مطبع نولکشور لکھنؤ)

متوکل و برگزیدہ ہوگا، بدی کا بدلہ بدی سے نہ دے گا بلکہ عفو و درگزر سے کام لے گا،
مومنوں پر رحیم و کریم ہوگا، جانوروں پر بوجھ کی زیادتی دیکھ کر افسوس و گریہ کرے گا اور
بیوہ عورتوں اور یتیموں کو آغوشِ شفقت میں لے گا، پہلو میں جلتا ہوا چراغ (دل) تو بجھ
سکتا ہے مگر اس کے دامن کی ہوا سے جلا ہوا چراغ نہیں بجھے گا اور اگر بانس کی خشک
لکڑی کو آپ زیرِ قدم رکھیں گے تو اس میں سے آواز نہیں آئے گی۔ اس کے اہل سے
سابقین، صدیقین، شہداء اور صالحین ہوں گے اور اس کے بعد اس کی اُمت حق و
صداقت کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرے گی۔ امر معروف اور نہی منکر کا حکم دے گی،
نماز و زکوٰۃ ادا کرے گی اور ایفاءِ عہد کرے گی اور جس چیز کا میں نے آغاز کیا ہے اسی پر
ختم کروں گا اور یہ سب کچھ ان کے لئے میرے فضل و عنایت سے ہے اور میں جسے
چاہوں جو چاہوں عطا کردوں میں ہی فضل عظیم والا ہوں"

حضرت یسعیاہ کی یہ بشارت بالکل واضح ہے آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے،
مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی، سرزمین شام پر مسلمانوں نے فتح و کامرانی کے جھنڈے
گاڑے۔ آپ ﷺ کی ایک صفت یہ تھی کہ آپ ﷺ رحیم و کریم تھے ہر ایک سے
شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے، یتیموں، بیواؤں اور مساکین کی تکالیف پر غمگین
ہوجاتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ بھی ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (1)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں
پڑنا گراں ہے تمہارے بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان
مہربان۔

(1) پارہ ۱۱، سورۃ التوبۃ، آیت ۱۲۸۔

بشارت

دیکھو یہ میرا بندہ ہے۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں اپنی روح اس پر ڈالوں گا، وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائے گا، وہ چلائے گا نہ جھگڑا کرے گا نہ شور اور نہ بازاروں میں اس کی کوئی آواز سنے گا، اس کا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔(۱)

تبصرۂ اُویسی غفرلہ

ان مضامین پر فقیر مختصراً تبصرہ عرض کرتا ہے:

☆ یوں تو سب انسان خدا کے بندے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو قرآن پاک کی مختلف آیتوں میں اپنا عبد (اپنا بندہ) فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ۔(۲)

پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا۔

نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ۔(۳)

وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر۔

☆ ہمارے نبی ﷺ کا اسم مبارک مستند اور معتبر کتابوں میں مصطفیٰ اور مجتبیٰ بھی آیا ہے جن کا معنی ہے برگزیدہ اور چنا ہوا۔

☆ قرآن کریم کی تمام آیتیں اس امر پر دال ہیں کہ رسول عربی ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ ایک دفعہ کفار مکہ نے کہا کہ اب محمد (ﷺ) پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا ہے دیکھو ایک دو دن ہوئے ہیں کہ فرشتے کا نزول بند ہو گیا تو حضور اکرم ﷺ اس

(۱) انجیل متی باب ۱۲، آیت ۱۷۔۲۰، یسعیاہ باب ۴۲، آیت ۲۔۴۔

(۲) پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۔

(۳) پارہ ۱۸، سورۂ الفرقان، آیت ۱۔

بات کو سن کر پریشان ہوئے فوراً آیت شریف آئی:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی ۝(۱)

کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

دوسری آیت میں آتا ہے:

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ الخ۔(۲)

لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تھی۔ تمام قرآنِ پاک اس مضمون کی دلیل ہے اور دنیا کے کروڑوں مسلمان اس امر کے شاہد ہیں۔

☆ آپ عدل وانصاف کی تعلیم فرماتے تھے دیکھو ارشاد ہوتا ہے

اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۔(۳)

انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔(۴)

اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔(۵)

اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے۔

غرض کہ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات میں عدل وانصاف کی نہایت سخت تاکید کی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے "اعدل" بہت انصاف پسند اور بڑے عادل تھے۔(۶)

---

(۱) پارہ ۳۰، سورۃ الضحیٰ، آیت ۳ (۲) پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۳۱۔

(۳) پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۸ (۴) پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۸۔ (۵) پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۸۔

(۶) احیاء علوم الدین "کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، بیان جملۃ من محاسن اخلاقہ التی جمعہا بعض العلماء والتقطہا من الاخبار، الجزء الثانی، الصفحہ ۳۵۹، دار المعرفۃ بیروت

"نہ چلائے گا نہ جھگڑا کرے گا نہ شور اور نہ بازاروں میں اس کی آواز سنے گا"

حضور اکرم ﷺ چلا کر کلام نہیں فرماتے تھے اور کسی امر میں جھگڑا اور شور نہیں فرماتے تھے بلکہ صلح اور امن کے حامی، جنگ وجدال شور وغل سے کنارہ کشی فرماتے تھے' بازاروں میں آپ بلند آواز سے کلام نہیں فرماتے تھے:

لا فظ ولا غليظ ولا صخاب في الأسواق (۱)

حضرت محمد ﷺ نہ سخت دل ہیں اور نہ سخت کلام فرماتے ہیں اور نہ بازاروں میں آواز بلند فرماتے ہیں۔

"اس کا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے"

حضرت محمد ﷺ ایسے نازک وقت میں دنیا کے اندر مسند نبوت ورسالت پر جلوہ افروز ہوئے کہ جس وقت تمام اطراف عالم میں شرک وبت پرستی کی گھٹا ٹوپ گھٹاؤں نے صفحۂ دنیا کو شب دیجور (اندھیری رات) سے بھی زیادہ تاریک بنا رکھا تھا۔ جہالت اور ضلالت کے طوفان نے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کے جواہرہ کو صفحۂ عالم سے نیست ونابود کر دیا تھا۔ قتل اور غارت گری، زنا کاری، شراب خوری، دختر کشی وغیرہ بدترین امور کو بہترین کاموں میں شمار کیا جاتا تھا۔

سیدنا یحیٰی علیہ السلام

بنی اسرائیل میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر گزرے ہیں انہیں بپتسمہ دینے والے یوحنا کے نام سے بھی موسوم کیا گیا۔ (انجیل یوحنا، باب ا کی ۱۹ تا ۲۵) سطور سے پتہ چلتا ہے کہ عہد نامہ جدید کے دور میں یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند بشارت تکمیل کے منتظر تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کا مسیحا ہونے کا دعویٰ کیا

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب آداب المعیشۃ وأخلاق النبوۃ، بیان جملۃ من آدابہ وأخلاقہ، الجزء الثانی، الصفحۃ ۳۶۵، دار المعرفۃ بیروت۔

تو یہود نے ایلیا (حضرت الیاس) سے متعلق استفسار شروع کیا کیونکہ ان کے پاس موجود ایک اور بشارت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے قبل ایلیا (الیاس) کو اپنی دوسری زندگی میں آنا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں کہا "ایلیا البتہ آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیا تو آچکا ہے اور انہوں نے اسے پہچانا نہیں"(۱)

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب سنا تو سمجھ گئے کہ انہوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا تھا۔

انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۲۱ کے مطابق جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے یہ پوچھنے کہ وہ کون ہیں تو انہوں نے نہ تو کوئی اقرار کیا اور نہ ہی انکار بلکہ یہ کہا میں مسیح نہیں ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا پھر تو کون ہے کیا تو الیاس ہے؟ جواب دیا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ پیغمبر ہے انہوں نے جواب دیا نہیں۔

سوال کرنے والے یہودیوں نے کہا اگر تو نہ مسیح ہے، نہ ایلیا ہے اور نہ ہی وہ نبی تو بپتسمہ کیوں دیتا ہے۔(۲)

فائدہ

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی جو چودہ سو سال سے تین شخصیتوں کا انتظار کر رہے تھے ان کے نام یہ ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام دو پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام تو آچکے تھے مگر جس پیغمبر کو بعد میں آنا تھا وہ ابھی تشریف نہیں لائے تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنے تئیں ان تینوں میں سے کوئی ایک ہونے سے انکار کیا مگر بائبل کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی

---

(۱) (انجیل متی، باب ۱۷، آیت ۱۱ تا ۱۳) (۲) انجیل یوحنا، باب ۱، آیت ۲۵

بعثت کو حضرت الیاس علیہ السلام کی آمد کا مصداق ٹھہرایا ہے اس لئے اول الذکر دو بزرگ یعنی حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ظاہر ہو چکے تھے۔

یہاں وہ نبی سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی کے ہیں اور ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند سوائے ہادیٔ اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخصیت ہے ہی نہیں۔

لفظ وہ نبی پیغمبر اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے کیونکہ بعض سابقہ کتب آسمانی میں بھی مذکور ہے۔

بشارت

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے "ہرون ہار بیت عینا" میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی نوید بتاتے ہوئے کہا "تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے یعنی میرے بعد آنے والا، میں جس کی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔(۱)

یہ پیش گوئی بہت ہی واضح ہے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے عہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہو چکا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آل اسرائیل میں نبوت کی آخری کڑی تھے۔ ان کے بعد صرف اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

"میں جس کی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں" کا مطلب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانِ نبوت کے سورج، ہادیانِ مذاہب کے سرتاج اور رہنمایانِ دین کے رہبر اعظم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بابِ نبوت تمام ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تا حشر قائم و دائم رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی باعثِ رحمت بنا کر بھیجے گئے۔

---

(۱) انجیل یوحنا، باب ۱، آیت ۲۷

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آل اسرائیل کے سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں ان کا شمار تاریخی دور میں ہوتا ہے ان کے بارے میں تاریخی طور پر بہت سی باتیں ہم تک صحت کے ساتھ پہنچیں اگر چہ اس دوران میں ان کی کتاب (انجیل مقدس) میں بہت سی تحریف ہوئی اور یہ آج اپنی حقیقی صورت میں موجود نہیں۔ محققین یورپ بھی آج اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ابتدائی تین صدیوں میں تقریباً اڑھائی سو انجیلیں پائی جاتی تھیں ۳۲۵ھ میں عیسیا کی کونسل نے ان سب انجیلوں کو جمع کیا اور صرف چار کو منتخب کر کے باقی کو متروک کر دیا۔ یہ انتخاب کسی تاریخی علمی بنیاد پر کیا گیا بلکہ ایک طرح کی فال نکالی گئی اور اس کو الہامی اشارہ تسلیم کر لیا گیا آج جو انجیلیں دستیاب ہیں ان میں انجیل یوحنا، انجیل متی، انجیل مرقس اور انجیل لوقا عیسائیوں کے نزدیک محترم ہیں۔ ان اناجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی ایسی بشارتیں ملتی ہیں جن سے واضح طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی نوید ملتی ہے۔ انجیل یوحنا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی یوں ملتی ہے

"لیکن جب فارقلیط آئے گا جسے میں تمہارے پاس بھیجوں گا وہ خدا سے آئے گا'
وہ سچائی کی روح ہوگا جو خدا کی طرف سے آئے گا وہ میری گواہی دے گا۔(۱)

ان بشارت میں دو الفاظ میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ پہلا لفظ "فارقلیط" عبرانی زبان میں جس کے معنی حمد کیا گیا ہے احمد، محمد، تسلی دینے والا اور وکیل کے ہیں۔ دوسرا لفظ "سچائی کی روح" جو آپ کے صادق اور امین ہونے کی طرف دلالت کرتا ہے۔ ان الفاظ کی موجودگی میں کوئی دوسری شخصیت سامنے آ ہی نہیں سکتی۔

(۱) یوحنا، باب ۱۵، آیت ۲۶

ایک دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت یوں ہے:

”میں خدا سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں اور کوئی تسلی دینے والا (فارقلیط) دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا“ (۱)

اس بشارت میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں واضح اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی شریعت آئی اور نہ کوئی نبی مبعوث ہوا اور ”جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا“ سے مراد بھی دراصل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت، آپ کا قانون اور آپ کی نبوت باقی رہے گی۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں واضح طور پر اعلان فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (۲)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بابِ نبوت بند ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تا قیامت جاری و ساری رہے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک اور بشارت اسی قسم کے الفاظ پر مشتمل ملتی ہے:

”لیکن وہ تسلی دینے والا (فارقلیط) وکیل اور مقدس روح جسے میرے نام پر خدا بھیجے گا وہ سب کچھ تمہیں پڑھائے گا اور ان تمام باتوں کی یادیں دلائے گا جو میں نے کہی ہیں“ (۳)

اس بشارت میں دیگر باتوں کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ”مصدق“ کی

(۱) انجیل یوحنا، باب ۱۴، آیت ۱۶۔ (۲) پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰۔
(۳) انجیل یوحنا، باب ۱۴، آیت ۲۶

جانب اشارہ ہے کیونکہ آپ ﷺ نے دیگر انبیاء کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی بھی تصدیق فرمائی۔ انجیل یوحنا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک اور بشارت یوں ہے:

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا'' (۱)

مزید ارشاد ہوا:

''بعد اُس کے تم سے بہت کلام نہ کروں گا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں'' (۲)

''وہ تمہیں سچائی کی راہ دکھائے گا وہ جو کچھ خدا سے سنے گا صرف وہی کہے گا تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا، خدا کی تمجید کریگا اور اس کا جلال ظاہر کرے گا'' (۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ سب بشارات حضور اکرم ﷺ پر حرف بحرف صادق آتی ہیں جس اہتمام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کی آمد کی خوشخبری دی وہ کسی اور سے منقول نہیں۔

انجیل متیٰ آیت ۱۰ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہ دعا سکھائی اور انہیں ہدایت کی کہ اسی طور پر دعا مانگتے رہنا:

''اے خدا! وہ حکومت آئے اور تیری حکومت کی عمل داری اس زمین پر قائم ہو جیسی کہ آسمانوں میں ہے''

متی کی انجیل باب ۱۰ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہودیوں کے شہروں میں تبلیغ کے لئے بھیجا تو انہیں ایک نصیحت

---

(۱) یوحنا، باب ۱۶، آیت ۷ (۲) یوحنا، باب ۱۵، آیت ۳۰ (۳) (یوحنا، باب ۱۶، آیت ۱۳۔

بھی کی تھی ”تم جہاں سے بھی گزرو راہ میں یہ اعلان کرتے جانا کہ خدا کی حکومت نزدیک آرہی ہے“

متی میں یوں مرقوم ہے:

”اور اس نے اپنے بارہ حواریوں کو اکٹھا کر کے انہیں یہ طاقت بخشی کہ انہیں تمام شیطانی روحوں پر پورا پورا اختیار ہو اور وہ بیماریوں کا علاج کر سکیں پھر انہیں خدائی حکومت کا وعظ کرنے کے لئے اور بیماروں کو شفایاب کرنے کے لئے باہر بھیج دیا گیا“(۱)

انجیل متی کے اگلے باب میں ہے:

”ملک میں بیماروں کو صحت و تندرست عطا کرو اور انہیں بتاؤ کہ خدا کی حکومت ہمارے نزدیک آپہنچی ہے اور جو تمہاری نصیحت پر عمل نہ کریں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ کی حکمرانی نزدیک آگئی ہے“(۲)

انجیل کے ان مندرجات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خوشخبری کسی آئندہ زمانے کے لئے تھی جس کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا اور کسی ذات سے جو بھی اس وقت موجود تھی نہ تھا اگر ہوتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو اپنے حواریوں کو یہ دعا سکھانے کی کیا ضرورت تھی۔

”اے خدایا! وہ حکومت آئے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری شہر شہر لوگوں کو یہ بتاتے پھریں کہ اللہ کی بادشاہی نزدیک آرہی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے بعد بھی اگر ان کے حواری یہ دعا مانگتے ہیں تو اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عہد نبوت نہیں بلکہ ان کے بعد کسی عظیم شخصیت کی آمد کی نشاندہی ہو رہی ہے اور وہ شخصیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہ تھی۔ اناجیل میں حضرت

---

(۱) انجیل متی، باب ۹، آیت ۱ تا ۲۔ (۲) انجیل متی، باب ۱۰، آیت ۹۔

عیسیٰ علیہ السلام کی بشارات کی تصدیق قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ قرآن پاک کے مطابق جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس بات کی تصدیق کی کہ میرا وجود تورات کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے وہاں یہ بشارت بھی سنائی۔

وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ (۱)

اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

اب آیئے انجیل برناباس کی طرف جو اگرچہ اہل نصاریٰ کے ہاں زیادہ معتبر کتاب نہیں لیکن اگر تمام اناجیل کا مطالعہ کیا جائے تو بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ برناباس جس کا اصل نام "JOSES" تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواریوں میں سے سب سے زیادہ معتبر تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اُٹھا لئے جانے کے بعد اناجیل سینکڑوں کی تعداد میں لکھی گئیں۔ کئی اناجیل ایسی تھیں جن میں آپ کو اللہ یا ابن اللہ (معاذ اللہ) کہا گیا جبکہ کچھ ایسی بھی تھیں جن میں اس نظریے کی سختی سے تردید کی گئی اور ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائے جہاں کا نبی بتایا گیا "انجیل برناباس" کا شمار بھی انہی کتابوں میں ہوتا ہے۔ تاریخی نظر میں اسی کو تمام انجیلوں کا اصل اور مرجع قرار دیا جاتا ہے۔ عیسائی "انجیل برناباس" کے قائل اس لئے نہیں ہیں کہ اس کے مندرجات سے عیسائیت کے عقیدہ تثلیث پر ضرب کاری پڑتی ہے۔

برناباس نے اپنی کتاب میں ہادیٔ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو بھی بشارت لکھی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

"وہ نشانیاں جو خدا میرے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے، ظاہر کرتی ہیں کہ میں اللہ کے ارادے سے کلام کرتا ہوں اور میں اپنے کو اس نبی جیسا نہیں سمجھتا جس کے بارے میں

---

(۱) پارہ ۲۸، سورۃ الصف، آیت ۶۔

تم کہتے ہو اس لئے کہ میں تو اس کا بھی اہل نہیں کہ رسول اللہ کے جوتوں کے تسمے کھولوں جسے تم "مسیا" کہتے ہو اور مجھ سے پہلے پیدا ہوا ہے اور میرے بعد کلام حق لے کر آئے گا اور اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔(۱)

ڈاکٹر سعادت بک جنہوں نے برناباس کی انجیل کا ترجمہ عربی زبان میں کیا وہ انجیل برناباس کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"برناباس نے محمد (ﷺ) کا ذکر کئی فصلوں میں صراحت کے ساتھ کیا ہے اور انہیں رسول اللہ بتایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ جب آدم جنت سے زمین پر آئے تو جنت کے دروازے پر یہ سطریں نورانی حروف میں لکھی ہوئی دیکھیں:

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ وہ مسیح کس نام سے پکارا جائے گا اور اس کی آمد کی کیا نشانیاں ظاہر ہوں گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا "اس مسیح کا نام "قابل تعریف" ہے کیونکہ خدا نے جب اس کی روح پیدا کی تھی اس وقت اس کا یہ نام خود رکھا تھا اور وہاں اسے ایک ملکوتی شان میں رکھا گیا تھا۔ خدا نے کہا اے محمد! انتظار کر کیونکہ تیری ہی خاطر میں جنت، دنیا اور بہت سی مخلوق پیدا کروں گا اور اس کو تحفہ کے طور پر تجھے دوں گا یہاں تک کہ جو تیری تبریک کریگا اسے برکت دی جائے گی سو اس کا نام نامی محمد (ﷺ) ہے۔(۲)

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لئے لایا اور اسی لئے ان کا کلام نہ پھیلا سوائے ان لوگوں تک کے جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اسے گویا اپنے ہاتھ سے مہر نبوت عطا کرے گا کہ دنیا کی تمام قوموں اس کا دین قبول کریں گے، نجات اور

---

(۱) انجیل برناباس، باب ۴۲، آیت ۵۔۱۱۔ (۲) انجیل برناباس، باب ۹۷۔

رحمت لائے گا، وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا اور بت پرستی مٹادے گا یہاں تک کہ وہ شیطان کو مبہوت کردے گا کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا کہ دیکھ تیری نسل میں، میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا اور جس طرح اے ابراہام! تو نے بت پاش پاش کئے اسی طرح تیری نسل کرے گی۔(۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کے ایک حواری اندریاس نے سوال کیا کہ "آپ جس نبی کے آنے کی نوید سنا رہے ہیں ہمیں ان کی کوئی نشانی بتائیں تا کہ ہم انہیں جان لیں" حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

"وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا جب انجیل کا انعدم کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تیس ایمان دار رہ جائیں گے اس وقت خدا دنیا پر رحم فرمائے گا سو وہ اپنا رسول بھیجے گا جس کے سر پر ایک سفید بادل چھایا رہے گا جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا اور خدا اسی کے ذریعے دنیا پر ظاہر ہوگا وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بت پرستی نیست کردے گا اور اس سے مجھے مسرت ہے کیونکہ اسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تمجید ہوگی اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا" (۲)

ان اقتباسات کے بعد نہ کسی بحث کی ضرورت رہتی ہے اور نہ ہی کسی دلیل کی کیونکہ

"آفتاب آمد دلیل آفتاب"

تورات اور اناجیل کی پیش گوئیوں کی مزید تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ میں زمانے میں یہود و نصاریٰ دونوں عناصر عرب

---

(۱) انجیل برناباس اردو ترجمہ آسی ضیائی، صفحہ ۷۹۔

(۲) انجیل برناباس، اردو ترجمہ آسی ضیائی، صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳۔

میں موجود تھے اور وہ ایک ایسے نبی آخر الزمان کی آمد کے منتظر تھے جو آلِ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو راستہ دکھلائے۔ یہ عقیدہ یہود مدینہ کا بھی تھا اور انہی سے مدینہ منورہ کے قبائل اوس وخزرج نے سن کر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر کے اسلام میں سبقت کی۔ یہی عقیدہ عرب کے نصاریٰ کا تھا وہ بھی منتظر ہی رہے اور غالباً آج تک منتظر ہیں لیکن انہی کے کلام سے اہل مدینہ اور دیگر بادیہ نشین عروب نے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلام کی طرف پہل کی اور رسول منتظر کی امت میں داخل ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

أن صدق بمحمد، ومُر امتك من أدركه منهم أن يؤمنوا به، فلولا محمد ما خلقت آدم، ولولا محمد ما خلقت الجنة والنار، ولقد خلقت العرش فاضطرب فكتبت عليه لا إله إلا الله محمد رسول الله فسكن۔ (۱)

تم حضرت محمد ﷺ کی تصدیق کرو اور اپنی امت کو حکم فرما دو کہ ان میں سے جو کوئی ان کو پائے وہ اُن پر ایمان لائے اگر محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرشِ معلیٰ کو پیدا فرمایا تو وہ متحرک ہوا پس عرشِ معلیٰ پر میں نے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

حضرت محمد زبال رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں

---

(۱) الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، صفحہ ۲۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی:

یا عیسی اسمع قولی وأطع یا ابن الطاهرة البكر البتول فانی خلقتك من غير فحل وجعلتك آية للعالمين فاياى فاعبد وعلى فتوكل وخذ الكتاب بقوة فسر لأهل سوريا وبلغ من بين يديك وأخبرهم انى أنا اللّٰه البديع الدائم والذى لايزول صدقوا النبى الأمى الذى أبعث فى آخر الزمان ۔ (1)

اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے فرمان کو سن اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے لئے نشانی بنایا پس میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل کر اور کتاب کو مضبوطی سے تھام اور اہل سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے بتاؤ اور اپنے ہمعصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کرو کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو بتایا کہ سونے کا ایک مینارہ دیکھا ہے جس کو اُوپر ہاتھ کے اس ہتھیلی کے اوپر سات چراغ تھے اور ہر چراغ کے سات منہ تھے۔ ہتھیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے۔ میں نے اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

---

(1) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول، مارواہ المحدثون ممن نقلہ من الثقات عن الکتب السماویۃ من البشائر برسول اللہ، الصفحۃ ۹۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

تو فرشتہ نے کہا:

هذا قول الرب فی زربابال یعنی محمدا وهو یدعو باسمی وأنا أستجیب لـه للنصح والتطهیر واصرف عن الأرض أنبیاء الزور والأرواح النجسة۔ (۱)

حضرت شمعون علیہ السلام

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے:

جآء اللّٰه بالبیان من جبال فاران وامتلأت السموت والارض من تسبیحه وتسبیح أمة

اللہ تعالیٰ بیان (سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی امت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے۔

فجبال فاران هی جبال مكة

فاران کے پہاڑ مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہیں۔ (۲)

حضرت حزقیال علیہ السلام

حضرت حزقیال علیہ السلام کی کتاب میں ہے:

وهی ظاهرة فی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فهو الذی ظهر من البادیة أی من العرب وكان فیه حتف الیهود۔ (۳)

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول: (وکتب سموا الفصل الاول) فی بعض البشائر الواردۃ فی الکتب السماویۃ الخ، البشارۃ الثانیۃ والثلاثون، الصفحہ ۸۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول: (وکتب سموا الفصل الاول) فی بعض البشائر الواردۃ فی الکتب السماویۃ الخ، البشارۃ الاربعون، الصفحہ ۸۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۳) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول: (وکتب سموا الفصل الاول) فی بعض البشائر الواردۃ فی الکتب السماویۃ الخ، البشارۃ التاسعۃ والعشرون، الصفحہ ۸۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

بے شک وہ نبی جو بادیہ (عرب) سے ظاہر ہوگا اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لئے موت ہوگا۔

حضرت ارمیاء علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ارمیاء علیہ السلام کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیاء علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا، لوگوں کو قید بھی کر دیا یہاں تک کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا

فقال له النبی لا تفعل فان فی صلب هذا نبیا یبعث فی آخر الزمان یختم اللّٰه به الأنبیاء فخلی سبیله وحمله معه حتی أتی حصونا بالیمن فهدمها وقتل أهلها وزوج معدا بأجمل امرأة منهم فی زمانها وخلفه بتهامة حتی نسل بها۔ (۱)

تو نبی ارمیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مت قتل کرو بے شک ان کی پشت مبارک سے آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی اُس پر اللہ تعالیٰ انبیاء کی آمد ختم کر دے گا۔

پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر پہنچا اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا اور وہاں ہی حضرت معد کی نسل پیدا ہوئی۔

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول: (وکتب سوا الفصل الاول) فی بعض البشائر الواردۃ فی الکتب السماویۃ الخ، البشارۃ الثالثۃ والثلاثون، الصفحہ ۸۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب غزل الغزلات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بھی درج ہے

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے، وہ دس ہزار میں ممتاز ہے، اُس کا سر خالص سونا ہے، اس کی زلفیں پیچ در پیچ اور کوے سی کالی ہیں، اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں جو دودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہیں، اُس کے رُخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاریاں ہیں، اس کے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مُر ٹپکتا ہے، اُس کے ہاتھ زبرجد سے مرصع سونے کے حلقے ہیں، اس کا منہ از بس شیریں ہے"(۱)

سبحان اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حلیہ شریف سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا، مشکل کشا، مولائے کائنات رضی اللہ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔ (تفصیل آئندہ اوراق میں ہے)

اک ماہِ مدن گورا سا بدن نیچی نظریں کل کی خبریں
دکھلا کے پھبن ▪ سنا کے سخن مورا پھونک گئے سب تن من دھن

واقفِ اسرار، خفی وجلی، غوثِ صمدانی، سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی قدس سرہ القوی نے کیا خوب کہا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں عربی شعر لکھا ہے:

---

(۱) غزل الغزلات، صفحہ ۵۔

لم يخلق الرحمن مثل محمد

ابدا وعلمی انه لا يخلق (۱)

سیدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا:

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سے ہوا نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن وادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر وکلام وبقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے فنِ شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوبِ رب العالمین ﷺ کی شان وشوکت، عزت وعظمت اور حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

ان اشعار کی شرح فقیر کی کتاب ''شرح حدائق بخشش'' میں ملاحظہ کریں۔ (اویسی غفرلہ)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت اپنی تصنیف خصائص الکبریٰ میں درج کی ہے اور اس کے راوی حضور اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كان نقش خاتم سليمان بن داود لا إله إلا الله محمد رسول الله (۲)

---

(۱) حیاۃ الحیوان الکبریٰ، السیرۃ النبویۃ، الجزء الاول، الصفحہ ۱۸۱، دار البشائر دمشق۔

(۲) الخصائص الکبریٰ، باب خصوصیۃ ﷺ بکتابۃ اسمہ الشریف مع اسم اللہ تعالیٰ علی العرش وسائر ما فی الملکوت، الجزء الاول، الصفحہ ۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔

حضرت اشعیاء علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی

امام المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اشعیاء علیہ السلام پر وحی نازل کی:

إنی مبتعث نبیاً أمیاً أفتح به آذاناً صماً وقلوباً غلفاً، أجعل السكينة لباسه، والبر شعاره، والتقوى ضميره، والحكمة معقوله، والصدق والوفاء طبيعته، والعفو والمعروف خلقه، والعدل سيرته، والحق شريعته، والهدى إمامه، والإسلام ملته، وأحمد اسمه، أهدى به بعد الضلالة، وأعلم به بعد الجهالة، وأرفع به بعد الخمالة واسمى به بعد النكرة، وأكثر به بعد القلة، (وأغنى به بعد العَيْلة) وأجمع به بعد الفرقة، وأؤلف به بين قلوب وأهواء متشتتة وأمم مختلفة، وأجعل أمته خير أمة۔ (۱)

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرمانے والا ہوں جس کے ذریعے بہرے کان اور غفلت وجہالت میں محجوب دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اُسی نبی کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت (مدینہ) طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازوں گا۔ اطمینانِ قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا، عادات اور نیک

(۱) الوفا با حوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، صفحہ ۵۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)
الخصائص الکبریٰ، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۳و۲۴، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اعمال ان کا شعار، تقویٰ اور پرہیز گاری ان کا خمیر، حکمت کو ان کا بھید اور راز، صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت، عدل و انصاف کو ان کی سیرت، اظہارِ حق کو ان شریعت، ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا ان کا نامِ نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد ہدایت، جہالت کے علم و معرفت، گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت، فقر کے بعد دولت، تفرقہ کے بعد محبت و الفت عنایت کروں گا اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا کروں گا اور ان کی ساری امت کو تمام امتوں سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

حضرت شعیاء علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروشلم والوں کو فرمایا اے یروشلم کے لوگو تم کو مبارک ہو۔

یأتیك الآن راكب الحمار، یعنی عیسی، ویأتیك بعده راكب البعیر، یعنی محمداً صلی الله علیه وسلم (۱)

تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔

حضرت دانیال علیہ السلام

شواہد النبوۃ میں ہے کہ:

(۱) الوفا با حوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، صفحہ ۵۶، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

کعب الاحبار گوید که بخت نصر بعداز قتل او أسیر بنی اسرائیل خوابے سه گین دید وفراموش کرد کاهنان وساحران راطلب داشت وتعبیر خواب خود پرسید گفتند خواب خودرا بگوے تاتعبیر کنیم درغضب شدو گفت من شماراآز بهر چنین روزها تربیت کرده ام شماراسه روز مهلت دادم تاتعبیر خواب من کنید وگرنه ہمه راخواهم کشت واین خبرمیان ساحران مشهور شد دانیال علیه السلام درحبس وے بود صاحب سخن راگفت ہیچ توانی که مرا پیش ملک یادکنی که من خواب وی وتعبیر آنرامیدانم صاحب سخن بخت نصر راخبرکرد او دانیال را طلب داشت پیش وی درآمد وسجده نکرد چنانکه عادت قوم اوبود بخت نصرهر کس راکه پیش او بود فرمود تابیرون روند پس دانیال علیه السلام راگفت چرامرا سجده نکردے گفت مرا خدائیست که مرا علم تعبیر خوابها داده است بشرط آنکه غیر ویراسجده نکنم ترسیدم که اگر ترا سجده برم آن علم راازمن باز ستاند واز عهده تعبیر خواب توبیرون نتوانم آمد ومرابکشے ودانستم که ترک سجده من تراآسان ترخواهد بود ازین رنج واندوه که درانی پس ترک سجده کردم هم از براے تودهم از برای خود بخت نصر گفت هر گز کسے پیش من از تو معتمد تانیست که بعهد خدائے خود وفا کردے

وخوبترین مردان پیش من آنانند که بعهود خداوندان خود
وفا می کنند بعدازان گفت خواب مراوتعبیر آنرامی دانے
گفت آرے صنمی بزرگ دیدے که طرف اعلای آن از
زربود ومیان وی از نقره وسرین وی از مس وساقهای وی از
آهن وقبهای وی از سفال درمیان آنکه تودروی می نگر
یستی وازخوبے وی تراشگفت می آمد ناگاه از آسمان
سنگے فرود آمد وبر تارك سروے خورد ویرا بکوفت
چنانکه گوئے آرد شد زرونقره ومس وآهن وسفال چنان
بهم درآمد وچنان گمان بردے که اگر همه انس وجن جمع
شوند آنراازهم جدا نتوانندکرد واگر بادے بوزدهمه را
پراگنده سازد ونظر کردی بآن سنگ که از آسمان آمده
بود دیدی که وے می بالدوبزرگ میشود تاهمه روی زمین
را فروگرفت پس چنان شدی که غیر آسمان وزمین وآن
سنگ هیچ نمیدیدی بخت نصر گفت راست گفتی خوابی
که من دیده بودم اینست تعبیر آن چیست گفت صنم أمم
مختلفه است زراین امتی است که تودرانی ونقره امتی که
پسر تو بعداز تومالك ایشان شود اما مس اهل روم
اندوآهن فارس وسفال دوزن که بادشاه روم وفارس شوند
واما آن سنگ که صنم راکوفتند دینی است که درآخر
الزمان ظاهر شودوخدائے تعالی پیغمبرے از عرب
برانگیزد وهمه دینهاراباطل کند وهمه روی زمین را فر

وگیرد۔(۱)

کعب الاحبار کہتے ہیں بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل وغارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور ساحروں کو بلا کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کیا اُنہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تا کہ اس کی تعبیر بیان کریں ۔وہ غصہ میں آکر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مدت مدید تک اس لئے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تا کہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کرسکو ورنہ تمہیں قتل کردوں گا۔ کاہنوں اور ساحروں کے قتل کی خبر مشہور ہوگئی ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے اُنہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جاسکتا ہے میں اس کے خواب اور تعبیر کو جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اُسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہوکر کہنے لگا تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ اُنہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر رؤیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کرلیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برأ نہ ہوسکوں اور تو مجھے قتل کردے میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج والم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہوگا لہٰذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کردیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لئے ایفاء عہد کیا ہے اور میرے نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہے جو خدا

---

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول دربیان شواھد ودلائل کہ پیش از ولادت آنحضرت ظاھر شدہ است، صفحہ ۱۵، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔

کے لئے ایفاء عہد کرتے ہیں پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے جس کی آنکھ سونے کی' کمر چاندی کی' چوتڑ تانبے کے' پنڈلیاں لوہے کی اور دونوں سرین کے درمیان پیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے اُنہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا اچانک آسمان سے ایک پتھر گرا جو اُس کے سر کے درمیانی حصے پر لگا جس سے شدید ضرب لگی یہاں تک کہ وہ پس کر آٹا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح باہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن و انس مل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے اور اگر ہوا چلتی تو وہ بکھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا اُس نے اُوپر اُٹھنا شروع کر دیا اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس کے پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر بولا کہ بالکل درست ہے اب اس کی تعبیر بتایئے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے جسے تو جانتا ہے اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا لیکن تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوہے سے مراد ملکِ فارس ہے اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا داؤد علیہ السلام

بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام میں دو شخصیتیں ایسی گزری ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ساتھ پرشکوہ حکومت و بادشاہت بھی عطا کی یہ دونوں شخصیتیں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہیں۔ ان دو برگزیدہ ہستیوں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت فرمائی' حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو کتاب دی وہ زبور ہے اس کے باب ۴۵ میں جو اشارات ملتے ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

☆ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے۔

☆ تیرے سارے لباس سے عود عنبر کی خوشبو آتی ہے۔

☆ بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ہیں۔

☆ تیرے بیٹے، تیرے باپ داداوں کے قائم مقام ہوں گے تو انہیں تمام زمین کے لئے سردار مقرر کرے گا۔

☆ میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤں گا پس سارے لوگ ابدالآباد تک تیری ستائش کریں گے۔

ان اشارات میں جس شخصیت کی طرف نشاندہی ہوتی ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی جہاں تک صداقت کا تعلق ہے تو یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں ہی مل چکے تھے ظاہر ہے جو صادق و امین ہو گا وہ شرارت کا دشمن بھی ہو گا۔

دوسری بات خاص طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے ہمہ وقت خوشبو نکلتی تھی جس گلی اور کوچے سے گزر جاتے تھے وہاں کی فضا معطر ہو جاتی تھی۔

تیسرے اشارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج کا پتہ چلتا ہے جن کا

تعلق شاہی خاندان سے تھا یعنی اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔

چوتھا اشارہ ان فتوحات کی طرف ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور آپ کے ماننے والوں نے صرف ایک صدی کے اندر حاصل کیں اور دنیائے قدیم کی سیادت اور سرداری حاصل کی۔

پانچواں اشارہ تو اتنا واضح ہے جس سے یہ ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت حشر تک رہے گی اور آپ کی ستائش کرتی رہے گی۔ اللہ رب العزت اہل ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○(۱)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

کتاب زبور میں ہی حضرت داؤد علیہ السلام کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ایک اور بشارت بھی ملتی ہے جو بالکل واضح ہے۔

"مبارک ہیں، وہ لوگ جو تیرے گھر میں بستے ہیں، وہ سدا تیری تسبیح کرتے ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جن کی عزت وقوت تیری وجہ سے ہے، تیرے گھر کی راہیں ان کے قلوب میں ہیں ■ بکہ کی وادی میں گزرتے ہیں اس میں ایک کنواں بناتے ہیں"(۲)

فائدہ

اس بشارت میں بکہ اور کنواں دو ایسے واضح الفاظ ہیں جن کی وجہ سوائے نبی

(۱) پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶۔ (۲) کتاب زبور، باب ۸۴۔

اکرم ﷺ کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ بکہ مکہ مکرمہ ہی کا نام ہے، گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام چاہ زم زم کے نام سے مشہور ہے۔ خانہ خدا کی راہیں یعنی خانہ کعبہ سے محبت وعقیدت عالم اسلام کے مسلمانوں کے اذہان وقلوب میں موجزن ہیں۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی بشارت

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبانِ مبارک سے نبی آخرالزمان، شاہِ مرسلاں محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی درج ہیں:

"میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلمبند کئے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے، تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے، اس لئے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت وشوکت ہے اپنی کمر سے حمائل کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان وشوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں، اُمتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں۔ اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے، تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے تو نے صداقت سے محبت رکھی اور بدکاری سے نفرت اسی لئے تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح کیا ہے تیرے ہر لباس مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ ہاتھی دانت کے محلوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے، تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں بلکہ تیرے داہنے ہاتھ اوفیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے، تیرے باپ دادا کے جانشین ہوں گے جن کو تو تمام روئے زمین پر سردار مقرر

کرے گا، میں تیرے نام کی یاد کو نسل در نسل قائم رکھوں گا اس لئے اُمتیں ابدالآباد تیری شکر گزاری کریں گے"۔(۱)

قارئین کرام! حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

☆ اس نبی کا حسین وجمیل ہونا ☆ قوی اور طاقتور ہونا ☆ تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہونا ☆ فصیح ہونا ☆ مجاہد اور غازی ہونا ☆ مبارک زمانہ ہونا ☆ تیرانداز اور میدانِ سپاہ کا شہسوار ہونا ☆ مخلوق کا آپ کے تابع، فرمانبردار اور غلام ہونا ☆ کپڑوں سے مشک وعنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا ☆ بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا ☆ اولاد کا رئیس اور سردار ہونا ☆ ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا ☆ تمام لوگوں میں ان کی یاد دلانا ☆ ابدالآباد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری وساری رہنا۔

یہ سب اوصاف نبی آخرالزمان، سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی واحد ذات بابرکات میں ہی موجود ہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ اور ید بیضا سے ممتاز ہیں۔ الغرض دیگر حضرات کو جو کمالات تنہا تنہا حاصل تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کو منجملہ وہ کمالات حاصل ہیں۔

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا

---

(۱) زبور باب ۴۵۔

خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ بیکس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی

امام اجل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی

یا داود إنه سيأتي من بعدك نبي اسمه أحمد ومحمد صادقا نبيا لا أغضب عليه أبدا ولا يعصيني أبدا وقد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تأخر وأمته أمة مرحومة أعطيتهم من النوافل مثل ما أعطيت الأنبياء وافترضت عليهم الفرائض التي افترضت على الانبياء والرسل حتى يأتوني يوم القيامة ونورهم مثل نور الأنبياء وذلك اني افترضت عليهم ان يتطهروا في كل صلاة كما افترضت على الأنبياء وأمرتهم بالغسل من الجنابة كما أمرت الأنبياء وأمرتهم بالحج كما أمرت الأنبياء وأمرتهم بالجهاد كما أمرت الرسل يا داود إني فضلت محمد وأمته على الأمم كلهم (۱)

اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک نبی آنے والا ہے جن کا نام نامی احمد

(۱) الخصائص الکبریٰ، باب اعلام اللہ بہ موسیٰ علیہ السلام، جلد ۱، صفحہ ۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

اور محمد صادق نبی ہوگا میں اس سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ میں اس کے سبب اس سے اگلے اور پچھلے لوگوں کے گناہ معاف فرماؤں گا۔ اس کی اُمت اُمت مرحومہ ہے۔ میری بخشش ان پر بہت ہوگی، ان میں سے بعض پر بعض بخششیں انبیاء کرام علیہم السلام کی مانند ہوں گی اور ان کو ایسے فرائض دوں گا جو گذشتہ انبیاء علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے گی اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا میں نے ان پر نماز کے لئے وضو فرض کیا ہے جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم فرمایا۔

اے داؤد میں نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی امت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

داؤد علیہ السلام درزبور گفته است "اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ مُقِيْمُ السُّنَّةِ بعدالفترة "بعدار داود علیه السلام ہیچ پیغمبری که بعدار فترت شریعت وسنت توریت اقامت آن کرده باشد جز پیغمبر ما صلی الله علیه وآله وسلم نبود زیراکه عیسیٰ علیه السلام موافق سنت توریت بود ومکمل آن نه مقیم آن بعدا زفترت۔(۱)

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ "اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ مُقِيْمُ السُّنَّةِ بعدالفترة" اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت وسنت توریت

(۱)(شواہد النبوۃ، رکن اول دربیان شواہد ودلائلی کہ پیش از ولادت آنحضرت ظاہر شدہ است، صفحہ ۱۰)

کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول اللہ ﷺ کے کوئی نہیں ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت توریت کے موافق تھے اور اُسے مکمل کرنے والے تھے نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے۔

یا داود اسمع ما أقول ومر سليمان فليقله للناس من بعدك إن الأرض لي أورثها محمدا وأمته۔ (۱)

اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سن اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُس کی امت کو وارث بناؤں گا۔

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے:

ان الله اظهر من صيفون اكليلا محمودا۔ (۲)

"صیفون" (عرب) سے "اکلیل" (نبوت) "محمودا" (محمد مصطفیٰ ﷺ)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے اور میرا تمام عبادت خانہ نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے اور در و دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اے پروردگار یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب

---

(۱) الخصائص الکبریٰ، باب اختصاصہ بذکر أصحابہ فی الکتب السابقۃ ووعدہم بوراثۃ الأرض، الجزء الاول، صفحہ ۱۵، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۲) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الباب الاول: (وکتب سمو الفصل الاول) فی بعض البشائر الواردۃ فی الکتب السماویۃ الخ، البشارۃ الرابعۃ والثلاثون، الصفحہ ۸۱، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کا نورِ مبارک ہے نیز فرمایا "لا جله خلقت الدنیا والآخرة وآدم وحواء والجنة والنار" اُنہی کے لئے میں نے دنیاو آخرت، آدم وحوا، جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہے۔(۱)

ناظرین کرام! تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم ﷺ کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے صحائف میں جو رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر موجود ہے وہ پیش کیا جاتا ہے پڑھئے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت ورفعت اور شان وشوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے:

قال ابو الحسن القابسی اختص اللہ تعالیٰ محمدا صلی اللہ علیه بفضل لم یوته غیره وهو ماذکره فی هذه الایة قال المفسرون اخذ اللہ المیثاق بالوحی فلم یبعث نبیا الا ذکر له محمداً علیه الصلاة والسلام ونعته واخذ علیه میثاقه ان ادرکه لیؤمنن به وقیل ان یبینه لقومه ویأخذ میثاقهم ان یبینوه لم بعدهم ۔ (۲)

ابو الحسن قابسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فخر دو عالم ﷺ کو جس فضیلت عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے دیگر انبیاء کرام کو اس سے نہیں نوازا جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جائے تو ان کے سامنے نبی آخر الزماں ﷺ کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل وکمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی ﷺ کا زمانہ پائے تو ان پر ایمان لاتا ہوگا۔ بعض کہتے

(۱) (معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ، رکن دوم، باب اول، فصل سوم در بشارتی کہ تعلق بالملائکۃ و انبیاء علیہم السلام دارد، صفحہ ۱۳، در مطبع منشی نولکشور کانپور

(۲) (جواہر البحار فی فضائل المختار ﷺ، ذکرہ فی الباب الاول من القسم الاول من الشفا من تعظیم اللہ تعالیٰ الخ ،،، الجزء الاول، صفحہ ۱۰۱، بیروت۔

ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخرالزماں ﷺ کے اوصاف بیان کر کے ان سے اس بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ ﷺ سے آگاہ کرتے اور حبیب پروردگار کے خطبے پڑھتے رہیں گے۔

سیدنا سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کی سطوت وجلالت کا یہ حال تھا کہ سرکش سے سرکش مخلوق بھی آپ کے اشارہ کے گرد گھومتی تھی۔ آپ کی بادشاہت وحکمرانی صرف عالم انسانیت پر ہی نہ تھی بلکہ حیوانات، جنات، ہواؤں اور پانی پر بھی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے والد حضرت داؤد علیہ السلام کے وصال کے بعد تخت سلطنت پر بیٹھے۔ بیت المقدس کی تعمیر بھی آپ نے کروائی آپ نے حضور اکرم ﷺ کی آمد کی جو بشارات فرمائی وہ صحیفہ غزل الغزلات کے باب پنجم، آیت ۱۰ میں نبی اکرم ﷺ کے اسم مبارک بمعہ حلیہ مبارک کے یوں ہے اصل عبارت عبرانی بخط عربی یہ ہے:

دودی صح وادہ م دغول مربا یا عدوس کشرہان قصوتا رتلیتلم شحوروت کفور یسبلط عناد کیونسیمط هل ابیق ما لم بجالاہط بوشیوتط علی صلیت لحایا وکعر رغبث هبوسم معدہوث مرتاجیم ط سفتوناؤشوشیم بظلغوث مودعو بیوط ماداؤدا کلیلی ذھاب قملا بیم بتوسلیسنطمغیاوعشت شین طمعلفت سہریمط شرقا ؤمسودی شیسن میادیم علیٰ ادنی نارمط میھم کلیانون طباجود کارادیم خلو محمدیمط (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم) زہ دودہ زعی ما ہتوث یردشلایم ط

یعنی میرا دوست! نورانی گندم گوں، ہزاروں میں سردار، اس کا سر چمکدار، اس کی

زلفیں مثل کوے کی کالی، اس کی آنکھیں ایسی جیسے پانی کے کنڈ پر کبوتر، دودھ میں دھلی ہوئیں، نگینے کی مانند جانے میں جڑی ہوئیں، اس کے رخسار ایسے جیسے خس کی ٹٹی پر بیل اور لوح پر رگڑی ہوئی خوشبو، اس کے ہونٹ پھولوں کی پنکھڑیاں جن سے خوشبو مترشح ہے، اس کے ہاتھ سونے سے ڈھلے ہوئے اور جواہر سے جڑے ہوئے، اس کا شکم جیسے ہاتھی دانت کی تختی، جواہر سے لپٹی ہوئی، اس کی پنڈلیاں جیسے سنگ مرمر کے ستون سونے کی بیٹھکی پر جڑے ہوئے، اس کا چہرہ مانند آفتاب، جوانی مانند صنوبر، اس کا گلا نہایت شیریں اور وہ بالکل محمدیم ہے، یہ ہے میرا دوست اور میرا محبوب اے یروشلم کی بیٹیو!

فائدہ

اس الہامی کلام میں بھی بین السطور صرف ایک شخصیت ہے اور وہ ہیں سرور کشور رسالت حضرت محمد ﷺ کیونکہ اس میں بعض الفاظ صراحت کے ساتھ آپ ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کی شخصیت بڑی بھرپور اور جاذب نظر تھی روئے اقدس چودھویں کے چاند کی طرح منور اور تاباں تھا' پستہ قد سے ذرا دراز تھے' بال کسی قدر گھنگریالے، سر کے بالوں میں اگر اتفاقاً مانگ نکل آتی تو مانگ نکال لیتے، بال سیاہ چمکدار، پیشانی کشادہ تھی، ابرو خم دار، باریک اور گنجان تھے، آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں۔ رخسار مبارک ہموار اور ابھرے ہوئے تھے، دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا، دندان مبارک باریک اور چمکدار تھے، گردن انتہائی خوبصورت، سینہ ہموار، فراخ اور چوڑا، کلائیاں دراز، ہتھیلیاں فراخ، ہاتھ پاؤں کی انگلیاں مناسبت کے ساتھ لمبی تھی غرضیکہ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

حضور ﷺ بالاتر ہیں اس امر سے کہ حضور ﷺ کی خوبی صفات میں کوئی اور شریک ہو سکے پس اس صورت میں حضور ﷺ کا جوہر حسن تقسیم نہیں ہو سکتا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کی آمد کی پیش گوئی ان الفاظ میں بھی فرمائی:

الر سلطنة طهرة واسمه احمد۔(۱)

مہر نبوت ان کی پشت پر ہو گی اور ان کا نام احمد ﷺ ہو گا۔

تورات وانجیل

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔(۲)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے توریت وانجیل میں۔

اب تک موجودہ توریت واناجیل میں بھی باوجود اس قدر تغیر وتبدل، ترمیم و تحریف کے بہتیری بشارتیں صاف صاف موجود ہیں جن میں سے بعض کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

☆ خداوند نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ”میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں

---

(۱) توریت یسعیاہ، باب ۴۲، عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۱۱ء۔

(۲) پارہ ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۵۷۔

وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُس کا حساب اُس سے لوں گا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات کہے میرے نام سے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو ■ نبی قتل کیا جائے"۔(۱)

فائدہ

کیسی واضح بشارت ہے بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل کے سوا اور کون ہو سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نبی بنی اسمٰعیل میں ہوگا اور تجھ سا ایک نبی سوائے پیغمبر عربی ﷺ اور کسی پر صادق ہی نہیں آسکتا کیونکہ بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ علیہ السلام کی مانند نہیں۔ جیسا کہ خود تورات کا بیان ہے کہ

"پھر قائم نہ ہوا کوئی نبی بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے مانند جس نے پہچانا ہوا اللہ کو دوبدو"۔(۲)

لیکن حضور نبی امی جناب کلیم اللہ علیہ السلام کے بالکل "مثل" تھے اور اکثر امور میں ایک کی دوسرے سے مشابہت ثابت ہے مثلاً

☆ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام مستقل صاحب شریعت تھے ہمارے حضور ﷺ بھی مستقل صاحب شرع تھے لیکن بنی اسرائیل میں کوئی نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حتیٰ کہ سیدنا مسیح علیہ السلام بھی مستقل صاحب الشرع نہ تھے۔(۳)

☆ موسیٰ علیہ السلام حکومت و فرمانروائی کی شان بھی رکھتے تھے اور حضور اکرم ﷺ بھی تاجداروں کے تاجدار تھے۔

☆ جہاد کا حکم موسیٰ علیہ السلام کو بھی ہوا اور ہمارے حضور اکرم ﷺ کو بھی مخالفین کے حملوں کا جواب دینے اور سرکشوں کی سرکوبی کا حکم دیا گیا۔

---

(۱) توریت مطبوعہ مرزاپور ۱۹۷۰ء، باب ۱۸، آیت ۱۸ تا ۲۰۔

(۲) تورات، کتاب استثنا ۲، باب ۳۴، ورس ۱۰ (۳) دیکھو انجیل متی، باب ۵۔

☆ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر معراج ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اتم واکمل درجہ کی معراج ہوئی وغیرہ وغیرہ۔

(لیکن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جن کو عیسائی اس بشارت کا مصداق ثابت کرنا چاہتے ہیں جو ان وجوہ مماثلت سے بالکل خالی ہیں)

غرض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی مانند بے شک ہیں قرآن میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل موسیٰ فرمایا گیا

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۞ (۱)

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر وناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔

نیز آیت

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ ۔(۲)

بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا تو وہ ایمان لایا۔

اس بشارت کی یہ آیت کہ "اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا" قرآن پاک کی طرف اشارہ ہے جو خدا کا کلام ہے اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

گرچہ قرآں از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نہ گفت ست کافر است

ترجمہ: قرآن بالیقیں لب پیغمبر سے ہے جو کوئی اس کو ایسا نہ مانے وہ کافر ہے۔

بشارت کا آخری حصہ یہ ہے کہ "جھوٹا نبی قتل کیا جائے" یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کا قطعی فیصلہ ہے کیونکہ اگر معاذ اللہ آپ وہ نبی مبشر وموعود نہ ہوتے تو

---

(۱) پارہ ۲۹، سورۃ المزمل، آیت ۱۵۔ (۲) پارہ ۲۶، سورۃ الاحقاف، آیت ۱۰۔

ضرور اس آخری آیت کے مصداق ثابت ہوتے مگر یہاں تو خدائی وعدۂ حفاظت شاملِ حال تھا کہ "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" (۱) "اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے" مخالفین نے قتل واہلاک کی کیا کچھ انتہائی تدبیریں نہ کیں مگر ایک بھی پیش رفت نہ ہوسکی مخالفین ہی ہلاک وبرباد ہوئے اور خدا نے اپنے سچے رسول ﷺ کی ہر طرح مدد وحفاظت کی۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ (۲)

اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

ہاں یہ بشارت نبی امی کی نسبت اس طرح بھی صادق ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ کے آخر زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹا دعوائے نبوت کیا اور وہ خبیث حضرت خلیفۂ اول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ابتدائے زمانہ خلافت میں قتل کیا گیا۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام ایک آنے والے نبی کا مشتاقانہ ذکر اور اس کی ثناء و توصیف بیان فرماتے ہیں۔

☆ وہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے تیرے ہونٹوں میں لطف بٹایا گیا ہے اسی لئے خدا نے تجھے ابد تک مبارک کیا۔

☆ اے پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہے حمائل کرکے اپنی ران پر لٹکا۔

☆ اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور ملائمت اور صداقت کے واسطے

(۱) پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۶۷۔ (۲) پارہ ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۰

اقبال مندی سے آگے بڑھ تیرا دہنا ہاتھ تجھ کو مہیب کام سکھلا دے گا۔

☆ تیرے تیر تیز ہیں لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہیں وے بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگ جاتے ہیں۔

☆ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے

☆ تیرے سارے لباس سے مُر اور عود کی خوشبو آتی ہے۔

☆ بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ہیں۔

☆ تیرے بیٹے تیرے باپ دادوں کے قائم مقام ہوں گے تو انہیں تمام زمین کے سردار مقرر کرے گا۔

☆ میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤں گا پس سارے لوگ ابد الآباد تیری ستائش کریں گے۔(۱)

فائدہ

یہ بشارت کیسی حرفاً حرفاً سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ایسا کون نبی دنیا میں آیا جو باطنی فیض و کمال کے ساتھ حسن و جمال میں یکتائے زمانہ و یگانہ عالم ہو اور حشمت و شوکت، حکومت و سلطنت اور تیر و تلوار کا بھی مالک ہوا ہو بجز حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نہیں۔

کس خلوص اور جوشِ محبت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال، جاہ و جلال، غزوات و فتوحات اور عظمت و جلالت وغیرہ کو بیان فرمایا ہے جس منہ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے اُس محبوب کی یہ تعریف کی اُس منہ کے قربان اور جس مبارک لب و دہن سے یہ مدح و ثناء فرمائی اُس لب و دہن کے صدقے۔ آہ

(۱) زبور شریف باب ۴۵ ملتقطاً

نہ من بر آں گل عارض غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار اند

ترجمہ:- اس رخسار کے پھول پر، صرف میں ہی غزل سرا نہیں ہوں ہر طرف' تیری ہزاروں بلبلیں ہیں۔

اے حضرت داؤد علیہ السلام! خدائے ذوالجلال والاکرام کی طرف سے آپ پر ہزاروں صلوٰۃ وسلام۔ آپ نے ہمارے آقا و مولیٰ، مظہر حسنِ ازلی، پرتو جمالِ لم یزلی، نبی امی، رسول عربی (صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ) کے حسن وجمال کی کیسی سچی تعریف فرمائی۔

"تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے"

حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے
اور نبیوں میں نبی ایسے کہ فخر انبیاء ٹھہرے

اے چاند سے زیادہ روشن چہرے والے! اے سوادِ شام سے زیادہ سیاہ بالوں اور معنبر گیسوؤں والے! اے شاہ سریرِ رعنائی ومحبوبی!

ترا رسد شہنشاہی در اقلیم دل آرائی
بدیں خوبی زیبائی بدیں شوخی و رعنائی

اے حسین وجمیل! اے حبیب! اور اے محبوب بیشک تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے بلکہ بنی آدم کو تجھ سے کوئی نسبت نہیں۔

نہ بشر خوانمت اے دوست نہ حور و نہ پری
ایں ہمہ بر تو حجاب است تو چیزے دیگری

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے حسن وجمال کے دلدادوں میں ہم ایک ہی نہیں بلکہ انبیاء، اولیاء، شاہ و گدا اور سارا عالم آپ کا شیدا ہے۔

مرا دل ہی نہیں قربان مری جاں ہی نہیں صدقے
دو عالم آپ پر یا رحمۃ للعلمین ﷺ صدقے

حضور اکرم ﷺ کے حسنِ صورت اور حسنِ سیرت کے ثنا خواں صرف اہلِ اسلام ہی نہیں بلکہ مخالفین اور غیر اقوام کے مورخین و ارباب قلم بھی مقر ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ویٹ صاحب لکھتے ہیں۔

محمد (ﷺ) عرب کے نہایت عمدہ خاندان اور معزز قوم میں سے تھے صورت میں شکیل اور طور میں رسیلے اور بے تکلف تھے۔(۱)

جان ڈیون پورٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "نبی عرب، آپ کی شکل شاہانہ تھی ،خدوخال باقاعدہ اور دل پسند تھے.......الخ"

اور مورخ ایڈورڈ گبن صاحب لکھتے ہیں کہ

آنحضرت (ﷺ) حسن میں شہرہ آفاق تھے" (مؤید اسلام)

یہ غیروں کی شہادتیں تھیں جن کی ہمیں چنداں ضرورت نہ تھی مگر یہ اس لئے پیش کی گئیں کہ دنیا پر تمام ہو جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مخاطب بیشک ہمارے حضور ﷺ ہی ہیں۔

آں گلِ رعنا کہ زگیسوئے آں.......مشک فشانست ہوائے جہاں
حسن سرانداختہ برپائے اُو.......عشق غلام قدِ زیبائے اُو
خلق ہمہ بلبلِ بستان اُو.......بلکہ خدا نیز ثنا خوان اُو
شور ملاحت چو بعالم فگند.......رشک نمک می برد امروز قند
نیر تابانِ عرب ماہِ من.......مہر درخشان عجم شاہِ من
شیخ من وسید عالی نسب.......پیر طریق من واُمی لقب

(۱) ترجمہ آپالوجی گاڈفری ہگنس، صفحہ ۸ دفعہ ۱۰، مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء از فصل الخطاب۔

ترجمہ:۔وہ گلِ رعنا کہ جن کے گیسوئے مشک بار سے جہاں مشک بار ہے
حسن نے آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عشق آپ کے قدِ زیبا کا غلام ہے
تمام مخلوق آپ کے باغِ بہار کی بلبل ہے بلکہ حق تعالیٰ بھی آپ کا ثناء خواں ہے
آپ کے حسن وملاحت کی نمکینیت جب عالم میں چھڑکی گئی تو میرے چاند عرب کے چمکتے نیّر میرے بادشاہ عجم کے درخشاں مہر میرے آقا اور عالی نسب سردار میرے رہنما اور امی لقب

☆ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام اپنے محبوب سے ملنا چاہتے ہیں اور محبوب (نبی، امی پیغمبر، عربی) کی یوں ثنا خوانی کرتے ہیں "میرا محبوب نورانی گندم گوں، ہزاروں میں سردار ہے۔ اس کا سر ہیرے کا سا چمکدار ہے، اس کی زلفیں مسلسل مثل کوے کے کالی ہیں، اس کا چہرہ مانند ماہتاب کے جوان مانند صنوبر کے، اس کا گلا نہایت شیریں اور وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ہے یہ ہے میرا دوست اور میرا محبوب اے بیٹیو یروشلم کی"(۱)

حق کا بول بال دیکھو صاف نامِ نامی بھی موجود ہے ۱

۱ تعصب ونفسانیت اور حق پوشی وحق ناشناسی کا بُرا ہو کہ اس بشارت میں جو صریح نامِ نامی موجود ہے پہلے تو اس میں معنوی تغیر پیدا کیا اور محمد کے لفظی معنی ستودہ کے لیے گئے پھر اس لفظ کو ہی اُڑا دیا گیا آئے دن ترجموں کی ترمیم وتبدیل اس مقام پر مختلف الفاظ کا ردوبدل ہوتی رہتی ہے مگر اصل عبرانی اور قدیم عربی ترجموں میں اصل نام پاک موجود ہے اور مرقومہ بالا بشارت عہد عتیق مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں اس عبارت سے ہے "میرا محبوب سرخ وسفید ہے، دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے، وہ خوبی میں رشکِ سرو ہے، اس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ سراپا عشق

(۱) ملتقطاً زبور، غزل الغزلات، باب ۱۵، درس ۱۰ تا ۱۶۔

انگیز ہے۔اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا یہ میرا جانی ہے۔(غزل الغزلات)

اس ترجمہ میں اگرچہ جا بجا تغیر وتبدیل ہے اور لفظ محمد کو اُڑا کر اس کے بجائے سراپا عشق انگیز ترجمہ کیا ہے مگر پھر بھی حق کا بول بالا ہی ہے کہ دس ہزار آدمیوں کے درمیان جھنڈے کے مانند کھڑے ہونا کس قدر حرف بحرف ہمارے حضور ﷺ پر صادق ہے۔تاریخی دنیا پر خوب روشن ہے اُس دن دس ہزار اسلامی فوج رسول خدا ﷺ کے ہمرکاب تھی۔(۱۲)

اے حضرت سلیمان علیہ السلام! سلام اللہ علیک آپ کا ہر ہر لفظ جو آپ نے اپنے پیارے محبوب کی تعریف میں فرمایا ہے نہایت قیمتی،نہایت باوقعت اور نہایت قابلِ قدر ہے اور آپ کا کمالِ اخلاص پر جوش محبت،دلی ذوق وشوق اور ولولہ عشق جو اس سرورِ کائنات،فخر موجودات،معدنِ حسن وجمال،مخزنِ فضل وکمال،محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جناب میں ہے غلامانِ بارگاہِ احمدی و دلدادگانِ جمالِ محمدی ﷺ اس کو نہایت عظمت واحترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور وہ اس عشق وخرام میں آپ کے شریک ہیں

محبت کا تری بندہ ہر اک کو اے صنم پایا
برابر گردن شاہ و گدا دونوں کو خم پایا

یا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام حضور کے محبت بھرے الفاظ نے بے چین کر ڈالا۔اب چپ نہیں رہا جاتا کیونکہ آتشِ عشق کی سوزش میں سینہ سے جو دھواں اُٹھ رہا ہے وہ الفاظ کی صورت میں منہ سے نکلنا چاہتا ہے۔حضور! اب بے ادبی معاف ہو

ہزار علم و ادب داشتم من اے خواجہ
کنوں کہ مست وخرابم صلائے بے ادبی ست

ترجمہ:۔اے صاحب میں ہزار عقل وادب رکھتا تھا اب جبکہ میں مست اور

خراب ہوں تو بے ادبی کی صدا ہے۔

اس وقت اتنا ضرور عرض کروں گا کہ جہاں آپ جیسے جلیل القدر پیغمبر اور دو جہان کے تاجور اس محبوب کے عشاق میں ہیں وہاں مجھ سے عاجز، گنہگار، عصیاں شعار، ناکام و بدنام، ننگِ اسلام، فقیر بے نوا، عاشق حزیں بے دست و پا بھی اُن کے کمترین حلقہ بگوشاں اور ادنیٰ ترین سگاں میں ہے۔

در ورقے کہ کردہ ام نامِ سگانت را رقم
زیر ترک نوشتہ ام از ہمہ نامِ خویش را

ترجمہ:- اے صفحے پر میرا نام اپنے کتوں میں لکھ دیں تو اپنا نام ترک کر کے ہمیشہ یہی نام رکھ لوں۔

آہ! آہ!

بر سرت کہ سر زلف تو بہ سرم سرد گرے نشد
برخت کہ جز رُخ تو گہے برخ دگر نظرے نشد
چو سگم کمینہ سگان تو وز جملہ بے قدرم دلے
بدرت کہ جز در پاک تو بدر دگر گزرے نشد

ترجمہ:- آپ کے سرِ انور کی قسم، آپ کی زلفیں عنبریں کے پیش میرا سر ہے یہ دوسری طرف نہ ہوا۔ آپ کے رُخ زیبا کی قسم آپ کے چہرۂ تاباں کے علاوہ دوسرے چہرے کی جانب نظر نہ ہوئی۔

آپ کے در کے کتوں میں کمینہ کتا ہوں اور سب سے بڑھ کر بے قدر ہوں لیکن آپ کے درِ اقدس کی قسم آپ کے دربار گہر بار کے علاوہ دوسرے در پر میرا گزر (کبھی) نہ ہوا۔

یا حضرت سلیمان علیہ السلام! یہ وہ پاک عشق و محبت ہے جس میں رقابت کے بجائے

ہمدردی کا جوش پیدا ہوتا ہے اس لئے اگرچہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر یہ فقیر بے نوا بھی بکمال ادب عرض کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ہمدرد اور حضور اکرم ﷺ کا ہمزبان ہے

ما بلبلیم نالاں گلزار ما محمد ﷺ
ما نرگسیم حیراں دیدار ما محمد ﷺ

میں بلبلِ افسردہ ہوں اور میرے باغ محمد (ﷺ) ہیں میں نرگسِ حیراں ہوں میرا دیدار محمد (ﷺ) ہیں۔

قمری بہ سرو نازد بلبل بگل فریبد
ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد ﷺ

قمری اپنے سر پر ناز کرتا ہے اور بلبل پھول کے ساتھ دھوکہ کھاتی ہے ہم عاشق بے دل ہیں دلدار ہمارے محمد (ﷺ) ہیں

از خویشتن ندانم جز ایں قدر کہ گویم
ما قطرہ ایم و بحر زخار ما محمد ﷺ

اپنا آپ نہیں جانتے ہیں ہم سوائے اس کے اتنی ہے قدر کہتے ہیں ہم نہیں ہیں قطرہ ہم اور سمندر ہیں ہمارے محمد (ﷺ)

ما راغم جز اے روز جزا نباشد
باشد چو روز محشر غمخوار ما محمد ﷺ

کیوں غم ہو روز جزاء کا ہمیں ہوں گے جب روزِ محشر غمخوار ہمارے محمد (ﷺ)

اے قصر بر زبانم جز نام او نیابد
ما طوطیم خوشگو گفتار ما محمد ﷺ

اے قصر ہماری زبانوں پر سوائے اُن کے نام کے نہیں پائے گا تو ہم طوطی خوش

کلام ہیں اور ہماری گفتار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

اے جذبِ الفت ہمت کر! اے عشق قدم بڑھا اور در یار تک پہنچا۔ اے درد دل نالوں میں اثر پیدا کر! اور اے اثر محبوب تک رسائی وگزر پیدا کر۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

سلام علیک اے نبی مکرم .... مکرم تراز آدم ونسلِ آدم

جزاك الذی عم برا وجودا .... وارضاك عنا وصلی وسلم

توی یارسول اللہ آں ابر رحمت .... کہ باشد محیط از عطائے تو یک لم

جگر تشنگانیم از رہ رسیدہ .... ترحم علینا بماءٍ ترحم

ترجمہ:- اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہزارہا درود اور سلام ہوں، آپ حضرت آدم اور کُل نسلِ آدم سے مکرم تر ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو وہ جزاء عطا فرمائے جس کی بھلائی اور بخشش عام ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے راضی رکھے، آپ پر درود وسلام ہو۔

ہمارے جگر پیاسے ہیں در کی حاضری کے لئے ہم پر (نظر کرم کے) پانی سے رحم فرمایئے رحم فرمایئے۔

اے صاحب خلقِ عظیم، اے رؤف رحیم! اپنے بیمارانِ محبت کی خبر لیجئے اور درد مندانِ محبت کا نظر لطف وکرم سے مداوا فرمایئے۔

اے مرہم ریش دردمنداں کرمے .... چنداں کہ محنتم دو چنداں کرمے

تا چند ز گریہ جیب ودامانم تر .... یک بار ز لطف لعل خنداں کرمے

ترجمہ:- اے دکھیوں کے زخموں کے مرہم کرم ہو اس طرح کہ (غم عشق کی) میری محنت دوگنی ہو جائے کرم ہو۔ یہاں تک کہ محبوب کے فراق میں رونے سے میرا دامن بھی گیلا ہو جائے ایک بار اپنے لطف لعل خنداں سے کرم ہو۔

اب چند بشارتیں انجیل مقدس سے بھی سن لو:

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں "اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو اور اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔(۱)

نیز فرماتے ہیں:

لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار [1] (تسلی دینے والا) تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔(۲)

[1] فارقلیط کا ترجمہ کسی جگہ تسلی دینے والا اور کہیں مددگار وغیرہ کیا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:

لیکن وہ جب یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔(۳)

بتاؤ اس سے زیادہ روشن اور صریح بشارت اور کون سی ہوگی۔ حضرت مسیح کے بعد وہ تسلی دینے والا کون آیا؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کو وہ آگے چل کر صاف صاف یوں یاد کرتے ہیں۔

بعد اس کے میں تم سے بہت کلام نہ کروں گا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں۔(۴)

---

(۱) انجیل یوحنا۔ (۳) یوحنا، باب ۱۶، آیت ۱۳۔ (۴) انجیل یوحنا باب ۱۵، آیت ۳۰۔

(۲) انجیل یوحنا، باب ۱۵، آیہ ۶، ۷، ۸، مطبوعہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۰۶ء۔

بابی انت وامی یارسول اللہ ﷺ، وروحی فداک یانبی اللہ ﷺ، تیرا رتبہ اللہ اکبر!
اور تیری شان جل جلالہ ' تیرا رتبہ ہے اے احمد (ﷺ) مقام اللہ اکبر کا

اے سید عالم ﷺ آپ کے رتبہ کو کوئی کیا جان سکتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی شان کو انسان کب سمجھ سکتا ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں فرماتے ہیں کہ "اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں"

سید و سرور محمد (ﷺ) نور جاں .... بہتر و مہتر شفیع مجرماں

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دونوں جہان کے سردار اور ہم سب کی جانوں کے نور ہیں۔ آپ سب سے بہتر اور سب سے برگزیدہ ہیں اور ہم سب گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں۔

سنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

پر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آئے تو وہ میرے لئے گواہی دے گا۔(۱)

بھلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد رسول اللہ ﷺ کے اور کون نبی دنیا میں آیا جس نے ان کی تصدیق فرمائی اور ان کے لئے گواہی دی

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ۔(۲)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

---

(۱) یوحنا، باب ۱۵، آیت ۲۶۔ (۲) پارہ ۲۸، سورۃ الصف، آیت ۶۔

اے تسلی دینے والے، اے تشفی بخشنے والے، اے فارقلیط، اے سید عالی وقار، اے جہان کے سردار، دل تجھ پر قربان، جان تجھ پر نثار۔

اے حسنِ مطلق اے نورِ باری.........دل تجھ پر صدقے جاں تجھ پر واری

من گدائے تو یارسول اللہ ﷺ.........جاں فدائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میں آپ کی درگاہِ عالیہ کا ایک کمینہ فقیر ہوں اور میری یہ جانِ حقیر آپ پر قربان ہے۔

فارغ از ابتلائے کونین ست......مبتلائے ہیں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ فارغ ہوگئے کونین کے معاملات سے مبتلا ہیں آپ کے عشق میں

گر بیابم بہ دیدہ سرمہ کشم..........خاک پائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میرے دل میں یہ حسرت موجزن ہے کہ اگر مجھ کو حضور والا کے قدمِ ناز کی خاک میسر آجائے تو میں اس کو اپنی آنکھوں میں سرمہ بنا کر لگاؤں۔

کاش ہر موئے من زباں گردد..........در ثنائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ کیا اچھا ہوتا کہ میرے ہر رونگٹے آپ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے زبان بن جاتے۔

از ہمہ خلق گشتہ بیگانہ.........آشنائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میں تمام مخلوق سے بیگانہ ہو جاؤں بس آپ کا آشنا ہو جاؤں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے تقدس مآب حواری بھی ہمارے حضورِ اکرم ﷺ کی بشارت دیتے اور حضرت روح اللہ کی تلقین و منادی کے بموجب ظہورِ پیغمبر آخر الزماں کا یقین رکھتے تھے اور ان کا اعتقاد تھا کہ مسیح علیہ السلام اس وقت تک آسمان سے نزول نہ فرمائیں گے جب تک کہ خاتم الانبیاء مبعوث نہ ہوں جن کی سب پیغمبروں

نے بشارت دی اور جن کی موسیٰ علیہ السلام نے پیش گوئی فرمائی چنانچہ پطرس مقدس نے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یوں منادی کی:

ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اُس وقت کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی سے شروع کیا اپنی حالت پر آویں کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند اٹھاوے گا جو کچھ وہ کہے اس کی سب سنو۔(۱)

اور تمام مخلوق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منتظر تھی چنانچہ یوحنا کی گواہی یہ تھی، جبکہ یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے اور اس نے اقرار کیا کہ مسیح نہیں تب اُنہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا نہیں انہوں نے اس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی پس بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟(۲)

انصاف شرط ہے لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کس نبی کے آنے کا انتظار تھا اور وہ نبی سے سوائے نبی اکرم، خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون مراد ہو سکتا ہے

خدا کی مخلوق منتظر تھی دلوں میں تھا اشتیاق پیدا
ازل سے آنکھیں ترس رہی تھیں وہ کنزِ مخفی دکھائی دیتا(۳)

ڈاکٹر ڈی رائٹ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دُنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو

(۱) انجیل، کتاب الاعمال، باب ۳، آیت ۱۹ تا ۲۲۔

(۲) انجیل یوحنا، باب اول، آیت ۱۹ تا ۲۵۔ (۳) ذکروفی الامم۔

اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو۔(۱)

مسز اینی لبسنٹ

مسز اینی بسنٹ نے اپنے لیکچر میں رسول کریم (ﷺ) کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ "جو شخص ایسے ملک میں پیدا ہوا ہو جس کا میں نے تذکرہ کیا۔ جس کو ایسے لوگوں سے پالا پڑا ہو جس کے ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور جس نے ان کو مہذب ترین اور متقی بنا دیا ہو، ہو نہیں سکتا کہ وہ خدا کا رسول نہ ہو۔ (مدینہ، جولائی ۱۹۳۳ء)

میجر آرتھر گلن لیونارڈ

حضرت محمد (ﷺ) نہایت عظیم المرتبت انسان تھے۔ حضرت محمد (ﷺ) ایک مفکر اور معمار تھے۔ انہوں نے اپنے زمانہ کے حالات کے مقابلہ کی فکر نہیں کی اور جو تعمیر کی وہ صرف اپنے ہی زمانہ کے لئے نہیں کی بلکہ رہتی دنیا تک کے مسائل کو سوچا اور جو تعمیر کی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کی۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴)

ڈاکٹر جی ویل

آپ کی (یعنی رسول کریم ﷺ کی) خوش اخلاقی، فیاضی، رحمدلی محدود نہ تھی۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴)

مسٹر ایڈورڈ موئٹے

آپ نے سوسائٹی کے تزکیہ اور اعمال کی تطہیر کے لئے جو اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے وہ آپ کو انسانیت کا محسن اول قرار دیتا ہے۔ (نقوشِ رسول نمبر جلد ۴)

کونٹ ٹالسٹائی

اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کہ محمد (ﷺ) ایک عظیم المرتبت مصلح تھے جنہوں

(۱) اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا، فروری ۱۹۲۰ء

نے انسانوں کی خدمت کی۔ آپ کے لئے یہ فخر کیا کم ہے کہ آپ امت کو نورِ حق کی طرف لے گئے اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ امن وسلامتی کی دلدادہ ہو جائے، زہد و تقویٰ کی زندگی کو ترجیح دینے لگے۔ آپ نے اسے انسانی خونریزی سے منع فرمایا۔ اس کے لئے حقیقی ترقی وتمدن کی راہیں کھول دیں اور یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جو اس شخص سے انجام پا سکتا ہے جس کی کوئی مخفی قوت ہو اور ایسا شخص یقیناً عام اکرام و احترام کا مستحق ہے۔ (حمایت اسلام لاہور ۱۹۲۵ء)

ایس مارگولیوتھ

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم وستم توڑنے کو بہت برا کہا ہے۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴)

کرنل سائکس

کوئی شخص آپ کی خلوصِ نیت، سادگی اور رحم وکرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴)

ڈاکٹر ای۔ اے فریمن

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے پکے اور سچے راست باز ریفارمر تھے۔ (معجزات اسلام صفحہ ۶۷)

مسٹر سار مستشرق

قرونِ وسطیٰ میں جب کہ تمام یورپ میں جہل کی موجیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ عربستان کے ایک شہر سے نیّر تاباں کا ظہور ہوا جس نے اپنی ضیاباریوں سے علم وہنر اور ہدایت کے چھلکتے ہوئے نوری دریا بہا دیئے۔ اسی کا طفیل ہے کہ یورپ کو عربوں کے توسط سے یونانیوں کے علوم اور فلسفے نصیب ہو سکے۔ (صوت الحجاز، ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ)

ڈاکٹر اینڈ بر منگھم

مجھ کو کسی وقت یہ خیال بھی نہ ہوا کہ اسلام کی ترقی تلوار کی مرہونِ منت ہے بلکہ اسلام کی کامیابی رسول اللہ کی سادہ، بے لوث، ایفائے وعدہ، اصحاب و پیروؤں کی غیر معمولی حمایت، توکل بخدا اور ذاتی جرأت و استقلال سے وابستہ ہے۔ نبی کا کام کبھی آسان نہیں ہوتا۔ اچھے اور دور رس طریقوں کا وضع کرنا نسبتاً آسان ہے لیکن ان پر عمل کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے اور پھر جب کہ یہ عظیم الشان کام اپنے ہی خاندان اور قبیلے سے شروع کرے جس کے لوگ اس کی زندگی کی کمزوریوں سے بھی واقف ہوتے ہیں لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کام شروع کر دیا تھا حالانکہ وہ اپنا نام بھی نہیں لکھ سکتے تھے تاہم انہوں نے اس امر میں رہنمائی کی جو انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم ہے یعنی بندے اور خدا کے تعلقات۔

ڈاکٹر لین پول

اگر محمد سچے نبی نہ تھے تو کوئی نبی دنیا میں برحق آیا ہی نہیں۔ (۱)

مسز اینی بسنٹ

پیغمبر اسلام کی زندگی زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتی ہے اور تاریخ روزگار شاہد ہے کہ وہ لوگ جو حضور پر حملہ کرنے کے خوگر ہیں جہل مرکب میں مبتلا ہیں۔ حضور کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔ (۲)

کونٹ ٹالسٹائی

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) متواضع، خلیق اور روشن فکر اور صاحب بصیرت تھے۔ لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے۔ آپ مدت العمر پاکیزہ خصائل رہے۔ (مدینہ، جولائی ۱۹۳۲ء)

---

(۱) ہسٹری آف دی مورش ایمپائر یورپ۔ (۲) (قاسم العلوم، ربیع الاول ۱۳۵۳ھ۔

سر ولیم میور

اہل تصنیف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ان کے چال چلن کی عصمت اور ان کے اطوار کی پاکیزگی پر جو اہل مکہ میں کمیاب تھی متفق ہیں۔ (لائف آف محمد)

ایس۔ ایچ لیڈر

جب آپ بوڑھے ہو گئے تو محض رقت قلب کی وجہ سے جو آپ کو خاص طور پر عطا کی گئی تھی کئی عورتوں کو محض ان کی حالت پر رحم کرنے کے لئے اپنے ازواج میں داخل کرنا پڑا۔ (مدینہ جولائی ۱۹۳۳ء)

میجر آرتھر گلن مورنڈ

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلاشبہ اپنے عصر مقدس میں ارواح طیبہ میں سے تھے۔ وہ صرف مقتدر راہنما ہی نہ تھے بلکہ تخلیق دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے ان سب سے ممتاز رتبے کے مالک تھے۔ (۱)

ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ دہلوی

محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایسی ہستی تھے اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر جن کے عقیدہ کے لحاظ سے حضرت ایک پیغمبر تھے دوسرے لوگوں کے لئے محمد صاحب کی سوانح عمری ایک نہایت ہی دل بڑھانے والی اور سبق آموز ثابت ہوئی ہے۔ (۲)

بابا جگل کشور کھنہ بی، اے، ایل، بی

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لائف اور آپ کی تعلیم کی بنیادی چیزوں کو دیکھ کر ہر شخص

---

(۱) استقلال، دیوبند ۱۹۳۶ء۔ (۲) رسالہ مولوی، ربیع الاول ۱۳۵۱ھ۔

آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا پر بہت کچھ احسانات کیے ہیں اور دنیا نے بہت کچھ آپ کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ صرف ملک عرب پر ہی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احسانات نہیں بلکہ آپ کا فیض تعلیم وہدایت دنیا کے ہر گوشے میں پہنچا۔ غلامی کے خلاف سب سے پہلی آواز حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بلند کی اور غلاموں کے بارے میں ایسے احکام جاری کیے کہ ان کے حقوق بھائیوں کے برابر کر دیے۔

آپ نے عورتوں اور استریوں کے درجہ کو بلند کر دیا، سود کو قطعاً حرام کر کے سرمایہ داری کی جڑ پر ایسا کلہاڑا مارا کہ اس کے بعد سے پھر یہ درخت اچھی طرح سے پھل پھول نہ سکا، سود خواری ہمیشہ دنیا کے لئے ایک لعنت رہی ہے۔ مساوات کی طرف ایسا عملی اقدام کیا کہ اس سے قبل دنیا اس سے بالکل نا آشنا اور ناواقف تھی۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نہایت پرزور طریقہ سے توہمات کے خلاف جہاد کیا اور نہ صرف اپنے پیروؤں کے اندر سے اس کی بیخ و بنیاد اُکھاڑ کر پھینک دی بلکہ دنیا کو ایک ایسی روشنی عطا کی کہ توہمات کے بھیانک چہرے اور اس کی ہیئت کے خدوخال سب کو نظر آگئے۔ (حوالہ مذکور)

اعترافات

مستشرقین کے بعض سرکردہ افراد اپنے تعصب وظلم کا برملا اعتراف کرتے ہیں اور جب ذرا انصاف واعتدال سے کام لیتے ہیں تو اقرار کرتے ہیں کہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے منزہ، ہر الزام سے مبرہ، خلق وخُلق کی تمام خوبیوں سے مرصع، دنیائے انسانیت کا حاصل تھی اور اُن کی کامیابیوں، کامرانیوں اور کارناموں کے حوالے سے اُن کا کوئی مثل نہیں ہے۔ اس موضوع پر اگرچہ دفتر کے دفتر نقل کیے جاسکتے ہیں لیکن ہم یہاں صرف چند نمونوں پر اکتفا کر رہے ہیں۔

☆ اثر انگیز شخصیت

جسٹینین کی وفات کے چار سال بعد ۵۶۹ء میں مکہ میں وہ آدمی پیدا ہوا جس نے انسانیت پر تمام انسانوں میں سب سے زیادہ اثر ڈالا۔ (☆)(۱)

(☆) یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اثر انگیزی کا اعتراف ہمیشہ کیا جاتا رہا ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی اثر انگیزی کا فراخ دلانہ اعتراف عہد حاضر کا ایک مصنف ڈاکٹر ہارٹ بھی کرتا ہے اور دنیا بھر کی، ہر زمانے کی عظیم ترین اور موثر ترین شخصیات کا مطالعہ کرنے بعد وہ سرکار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بجا طور پر اولین مرتبہ کا مستحق سمجھتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.

(THE 100 A Ranking of the Most Influential persons in history, page 3, Published by Carol Publishing Group)

قارئین سے ممکن ہے کہ کچھ لوگوں کو تعجب ہو کہ میں نے دُنیا جہان کی موثر ترین شخصیات میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سر فہرست کیوں رکھا ہے اور مجھ سے توجیہ طلب کریں گے حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں صرف وہی ایک انسان ایسے تھے

(۱) ڈریپر، جون ولیم، اے ہسٹری آف دی انٹلیکچوئل ڈیولپمنٹ آف یورپ، لندن ۱۸۷۵ء، جلد ۱، صفحہ ۳۲۹

جو دینی اور دنیوی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب، کامران اور سرفراز ٹھہرے۔

ناقابلِ فراموش

اگر مقصد کی عظمت، وسائل کی قلت اور حیرت انگیز نتائج! ان تین باتوں کو انسانی تعقل وتفکر کا معیار بلند مانا جائے تو کون ہے جو تاریخ کی کسی قدیم یا جدید شخصیت کو محمد (ﷺ) کے مقابل لانے کی ہمت کر سکے۔ لوگوں کی شہرت ہوئی کہ انہوں نے فوجیں بنا ڈالیں، قوانین وضع کرائے اور سلطنتیں قائم کر ڈالیں لیکن غور طلب یہ ہے کہ انہوں نے حاصل کیا کیا صرف مادی قوتوں کی جمع پونجی وہ تو ان کی آنکھوں کے سامنے لٹ گئی۔ بس صرف یہی ایک ایسا ہے جس نے یہی نہیں کہ فوجوں کو مرتب کیا، قوانین وضع کیے اور مملکتیں، سلطنتیں قائم کیں بلکہ اس کی نظر کیمیا اثر نے لاکھوں متنفس ایسے پیدا کر دیے جو اس وقت کی معلوم دنیا کی ایک تہائی آبادی پر مشتمل تھے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر انہوں نے قربان گاہوں کو، خداؤں کو، دین ومذہب کے پیروکاروں کو، خیالات وافکار کو، عقائد ونظریات کو بلکہ روحوں تک کو بدل ڈالا۔ پھر صرف ایک صرف کتاب کی بنیاد پر جس کا لکھا ہوا ہر لفظ قانون تھا ایک ایسی روحانی امت کی تشکیل کر دی گئی جس میں ہر زمانے، وطن، قومیت کا حامل فرد موجود تھا۔ وہ ہمارے سامنے مسلم قومیت کی ایک ناقابل فراموش خصوصیت یہ چھوڑ گئے کہ صرف ایک ان دیکھے خدا سے محبت اور ہر معبودِ باطل سے نفرت۔ (لامارٹن)

Histoire De La Turquie, A. DE Lamartine, Vol 2, page 276-277

جامعیت کبریٰ

الٰہیات، فصاحت وبلاغت میں یکتائے روزگار، رسول (بانی مذہب) آئین

وقانون ساز (شارع) سپہ سالار، فاتح اصول ونظریات، معقول، عقائد کو جلا بخشنے والا، بلاتصویر مذہب کے مبلغ، بیسیوں علاقائی سلطنتوں کے معمار، دینی روحانی حکومت کے موسس، یہ ہیں محمد رسول اللہ (جن کے سامنے پوری انسانیت کی عظمتیں ہیچ ہیں) اور انسانی عظمت کے ہر پیمانے کو سامنے رکھ کر ہم پوچھ سکتے ہیں ہے کوئی جو اُن سے زیادہ بڑا، اُن سے بڑھ کر عظیم ہو؟ (لامارٹن)

Histoire De La Turquie, A. DE Lamartine, Vol 2, page 276-277

بے مثال کارنامہ

کسی انسان نے اتنے قلیل ترین وسائل کے ساتھ اتنا جلیل ترین کارنامہ انجام نہیں دیا جو انسانی ہمت وطاقت سے اس قدر ماورا تھا۔ محمد (ﷺ) اپنی فکر کے ہر دائرے اور اپنے عمل کے ہر نقشہ میں جس بڑے منصوبہ کو روبہ عمل لائے اُس کی صورت گری بجز اُن کے کسی کی مرہونِ منت نہ تھی اور مٹھی بھر صحرائیوں کے سوا ان کا کوئی معاون ومددگار نہ تھا اور آخر کار اتنے بڑے مگر دیرپا انقلاب کو برپا کر دیا جو اس دنیا میں کسی انسان سے ممکن نہ ہو سکا کیونکہ اپنے ظہور سے لے کر اگلی دو صدیوں نے بھی کم عرصہ میں اسلام، فکر وعقیدہ اور طاقت واسلحہ دونوں اعتبار سے سارے عرب پر اور پھر ایک اللہ کا پرچم بلند کرتے ہوئے فارس، خراسان، ماوراء النہر، مغربی ہند، شام، مصر، حبشہ، شمالی افریقہ کے تمام معلوم علاقوں پر بحر متوسط کے دریاؤں پر اور اندلس کے ایک حصہ پر بھی چھا گیا۔ (لامارٹن)

Histoire De La Turquie, A. DE Lamartine, Vol 2, page 276-277

تاریخ کی پوری روشنی میں

یہ صحیح ہے کہ تاریخ کی روشنی میں ہم حیات مسیح کے کچھ واقعات دیکھ سکتے ہیں لیکن

اُن تیس سالوں سے کون پردہ اُٹھا سکتا ہے جو اُنہوں نے (نبوت سے پہلے) گزارے۔ کچھ ہم جانتے ہیں اس نے اگر چہ دنیا کی معلومات میں کسی حد تک اضافہ کر دیا ہے اور آئندہ مزید انکشافات متوقع ہیں تاہم ایک مثالی زندگی کون جانے کتنی قریب ہے کتنی دور! کتنی ممکن ہے اور کتنی ناممکن! ہم ابھی بہت کچھ نہیں جانتے۔ ہم اُن کی ماں کے بارے میں، ان کی گھریلو زندگی میں، ان کے ابتدائی دوست احباب اور ان کے تعلقات باہم کے بارے میں اور اس سلسلہ میں بھلا کیا جانتے ہیں کہ مسند نبوت پر وہ بتدریج فائز ہوئے یا وحی پا کر یکدم خدائی مشن کے عامل بن گئے؟ بہر حال کتنے ہی سوال ایسے ہیں جو ہم میں سے اکثر کے ذہنوں سے ٹکراتے ہیں مگر وہ بس سوالات ہیں جواب کے بغیر! البتہ محمد (ﷺ) کے معاملہ میں صورت یکسر مختلف ہے۔ یہاں ہمارے پاس اندھیروں کے بجائے تاریخ کی روشنی ہے۔ ہم محمد (ﷺ) کے بارے میں اتنا ہی جانتے ہیں جتنا کہ لوتھر اور ملٹن کے بارے میں، یہاں واقعات کا دامن خیال محض، قیاس، تخمین وظن، ماورائے فطرت روایات اور فسانہ وفسوں سے آلودہ ہونے کے بجائے حقائق سے آراستہ ہے اور ہم بآسانی معلوم کر سکتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ یہاں کوئی شخص نہ خود اپنے آپ کو دجل وفریب میں مبتلا کر سکتا ہے نہ دوسروں کو۔ یہاں ہر چیز دن کی پوری روشنی میں جگمگا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ اُن کی شخصیت کے بہت سے پرت ہیں اور ان میں سے ہر ایک تک ہماری رسائی ممکن نہیں ہے تاہم محمد (ﷺ) کی زندگی کے متعلق ہم ہر چیز جانتے ہیں اُن کی جوانی، اُن کی اُٹھان، اُن کے تعلقات، اُن کی عادتیں، ابتدائی حالات اور پہلی وحی کے نازل ہونے تک کا لمحہ، ذہنی سفر اور ارتقاء وغیرہ۔ نیز ان کی داخلی، باطنی زندگی کے متعلق بھی اور یہ کہ جب اعلانِ نبوت کر چکے تو پھر ہم ایک ایسی مکمل کتاب پاتے ہیں جو اپنی ابتداء، اپنی حفاظت اور متن وغیرہ کے کئی پہلوؤں کے لحاظ سے بالکل ممتاز ومنفرد ہے

اور اب تک ایسی کوئی معقول و مستند وجہ سامنے نہیں آئی جس کی بنیاد پر اس کتاب کے خلاف کوئی شدید اعتراض کیا جا سکے۔ (باسورتھ اسمتھ)

(MOHAMMED AND MOHAMMEDANISM, R. BOSWORTH SMITH, PAGE 16 &17, LONDON 1874)

انقلاب، انقلاب، انقلاب

بہر حال مختصراً عرب کے یہ معاشرتی اور مذہبی حالات تھے جن میں اگر ہمیں والٹیر کی زبان کے استعمال کی اجازت دی جائے عرب کا رُخ بدل گیا، انقلاب آ گیا، انقلاب بھی کیسا! ایسا انقلاب کہ آج تک کسی سرزمین پر نہیں آیا۔ مکمل ترین اچانک ترین اور سرتاسر غیر معمولی انقلاب۔ (باسورتھ اسمتھ)

(MOHAMMED AND MOHAMMEDANISM, R. BOSWORTH SMITH, PAGE 68 & 69, LONDON 1874)

منفرد مقام

تاریخ مذاہب وادیان میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک منفرد مقام حاصل ہے وہ نہ ولی تھے نہ فرشتہ اور خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کر کے دکھایا اس میں کوئی مافوق البشریت نہ تھی اور ان کی عظیم شخصیت میں انسانی علم کے اعتبار سے کوئی ایسی چیز نہ تھی جو عام حالات میں اُن کو دوسرے مسلمانوں سے ممتاز و ممیز کر سکے۔ (بوڈلے)

Bodley, R.C.V. The Messenger London 1946 Page 338

سب سے بڑا انسان

دُنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر زمانہ میں ایک نئے مذہب، ایک نئے فلسفہ، ایک نئی شریعت، ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی، جنگ کا

قانون بدل دیا اور ایک نئی قوم پیدا اور ایک نئی طویل العمر سلطنت قائم کر دی لیکن ان تمام کارناموں کے باوجود وہ اُمی اور ناخواندہ تھا وہ کون؟ محمد بن عبداللہ قریشی، عرب اور اسلام کا پیغمبر! اس پیغمبر نے اپنی عظیم الشان تحریک کی ہر ضرورت کو خود ہی پورا کر دیا اور اپنی قوم اور اپنے پیروؤں کے لیے اور اس سلطنت کے لئے جس کو اس نے قائم کیا ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کر دیئے۔ (☆)(۱)

(☆) بیروت کے مسیحی اخبار الوطن نے ۱۹۱۱ء میں لاکھوں عرب عیسائیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا تھا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے؟ اس کے جواب میں ایک مسیحی عالم (داور مجاعص) نے یہ تبصرہ لکھا تھا۔

عظیم و مخلص

A material as well as a spiritual builder who constructed a great nation, a greater empire, and more even than all these, a still greater Faith. True, moreover, because he was true to him- self, to his people, and above all to his God. Recognizing this, he will thus acknowledge that Islam is a profound and true cult, which strives to uplift its votaries from the depths of human darkness upwards into the higher realm of Light and Truth.

(۱) سیرت النبی ﷺ جلد چہارم صفحہ ۱۲۳۲ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔

(Islam Her Moral and Spiritual Value, Major Arthur Glyn Leonard,Page 21, Luzac & Co, London 1909)

عظیم محض اس لئے ہیں کہ وہ ایک روحانی پیشوا تھے انہوں نے ایک عظیم ملت کو جنم دیا اور ایک عظیم سلطنت قائم فرمائی بلکہ ان سب سے آگے بڑھ کر ایک عظیم عقیدہ کا پرچار کیا۔ مزید برآں اس لئے بھی (عظیم تھے) کہ وہ اپنے آپ سے بھی مخلص ووفادار تھے، اپنے امتیوں سے بھی مخلص تھے اور اپنے اللہ سے بھی مخلص ووفادار تھے۔ ان باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ اسلام ایک کامل، سچا مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو انسانیت کی تاریک گہرائیوں سے نکال کر نور وصداقت کی رفعتوں سے ہمکنار کرتا ہے۔

مقام ومرتبہ

محمد (ﷺ) ایک رسول تھے نہ کہ صوفی۔ یہ حقیقت اتنی واضح ہے کہ کوئی کہہ کر بھی شرمندہ ہو جائے وہ جوان کے گرد جمع ہوئے اور جو ملت اسلامیہ کے اولین ارکان تھے وہ قانون کی اطاعت پر، توحید الٰہی پر راضی تھے اور محمد (ﷺ) کی تعلیمات اور اُن کے اُسوہ کی پیروی پر اکتفا کرنے والے تھے۔ وہ مطمئن تھے کہ وہ ایک سیدھے سادھے اور مضبوط دین کے پیرو تھے جو مختصر عبادات اور چند مراسم پر مشتمل تھا۔ (گاڈفرے ڈی مبائنز)

(Muslim Institutions London, page 20, Guadefroy Demombynes)

محمد (ﷺ) نے از خود کبھی معصومیت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ایک موقع پر تو ایسی وحی نازل ہوئی جس میں انہیں تنبیہ کی گئی کہ اُنہوں نے ایک باعزت شہری سے بات

کرنے میں ایک فقیر سے منہ کیوں موڑا؟ پھر انہوں نے اُس وحی کو شائع بھی کیا۔ یہ وہ آخری دلیل ہے جس کی روشنی میں اس بات کی تردید ہو جاتی ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) ایک مدعی کاذب (Imposter) تھے جیسا کہ معصوم مسیحی اُس عظیم عرب کو الزام دیتے ہیں۔ (لیتھر)

(Mohammadism, Lahore 1893, Page 4, Leither, G.W)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا جو مذہبی نظام قائم فرمایا وہ نہ صرف یہ کہ ان کے اپنے ہم مشربوں کے فہم وادراک کے مطابق تھا اور اس ملک میں پائے جانے والے رسوم و رواج اور اُن کے ساتھیوں کے جذبات سے ہم آہنگ تھا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ عام انسانی حالات ونظریات سے بھی ایسی مناسبت وہم آہنگی رکھتا تھا کہ جس کے نتیجہ میں تمام انسانوں کی نصف سے زیادہ آبادی نے اسے قبول کیا اور یہ سب کچھ چالیس سال سے بھی کم عرصہ میں ہو گیا۔ (کاونٹ ڈی بولین ویلیرز)

(Le counte de Boulainvilliers, La vie de Mahomet, Amesterdam,1731, page 143-44)

روشنی

پس وہ روشنی آ گئی عربوں کی تاریک روحوں کو منور کرنے کے لئے۔ ایک ایسی تاریکی میں جو موت کی نقیب تھی چکا چوند پیدا کرنے والی روشنی، زندگی اور آسمانوں کا جاہ وجلال لئے ہوئے، اُس نے اسے "وحی" کہا اور لانے والے فرشتہ کو جبرئیل اور ہم ابھی تک سوچ رہے ہیں کہ اسے کیا نام دیں؟ یہ خدائے ذوالجلال کی طرف سے اشارہ ہے ہمارے سمجھنے کے لئے۔ کسی چیز کی سچائی اور حقیقت جاننے کی کوشش دراصل ایک روحانی عمل ہے جس میں بارے میں ہر منطق اور قیاس ہوا میں تیر چلانے کے مترادف

ہے بقول نوالی ایک خدا پر اعتقاد کا اعلان، کیا ایک معجزہ سے کم تھا کہ محمد (ﷺ) کا وجودِ کامل، جسم وروح اس حقیقت اور سچائی کے نور سے مستنیر تھا۔ (کارلائل)

(Carlyle Thomas, The Hero as Prophet, Islam Service League, Bombay,Page 23-24)

نورہی نور

عرب قوم کو یہی نور ظلمتوں سے نکال کر روشنی میں لایا، عرب کو اسی کے ذریعہ پہلے پہل زندگی ملی، بھیڑوں بکریوں کے چرانے والے لوگ جو ازل سے صحراؤں میں بے کھٹکے، بے روک ٹوک گھومتے پھرتے تھے کہ ایک "ہیرو پیغمبر" ان کی طرف بھیجا گیا۔ ایک پیغام کے ساتھ جس پر وہ ایمان لاسکتے تھے اور پھر سب نے دیکھا کہ جو کسی کے نزدیک قابلِ اعتنا نہ تھے دنیا بھر کے لئے قابلِ ذکر بن گئے۔ (کارلائل)

(Carlyle Thomas, The Hero [illegible] Prophet, Islam Service League, Bombay,Page 53)

عظیم فاتح

فتح مکہ کے اس موقع پر یہ بات ان کے حق میں جائے گی اور وہ قابلِ تعریف ٹھہریں گے کہ اُس وقت جبکہ اہل مکہ کے ماضی کے انتہائی ظالمانہ سلوک پر انہیں جتنا بھی طیش آتا کم تھا اور ان کی آتشِ انتقام کو بھڑکانے کے لئے کافی تھا مگر انہوں نے اپنے لشکر و سپاہ کو ہر قسم کے خون خرابے سے روکا اور اپنے اللہ کے سامنے انتہائی بندگی و عبدیت کا مظاہرہ کیا اور شکرانہ بجالائے۔ صرف دس بارہ آدمی ایسے تھے جنہیں پہلے سے ہی ان کے وحشیانہ رویہ کی وجہ سے جلاوطن کر دیا گیا تھا اور ان میں سے بھی صرف چار کو قتل کیا گیا لیکن دوسرے فاتحوں کے وحشیانہ افعال و حرکات کے مقابلہ میں اسے

بہرحال انتہا درجہ کی شرافت و انسانیت سے تعبیر کیا جائے گا (مثال کے طور پر صلیبیوں کے مظالم کہ ۱۰۹۹ء میں فتح یروشلم کے موقع پر انہوں نے ستر ہزار سے زائد مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتارا یا وہ انگریز فوج جس نے صلیب کے زیر سایہ لڑتے ہوئے ۱۸۷۴ء میں افریقہ کے سنہری ساحل پر ایک شہر کو نذر آتش کر ڈالا) محمد (ﷺ) کی فتح درحقیقت دین کی فتح تھی، سیاست کی فتح تھی انہوں نے ذاتی مفاد کی ہر علامت کو پس پشت ڈالا اور مذہب کے ہر نشان کو مسترد کر دیا اور جب قریش کے متکبر سرداران کے سامنے سرنگوں ہو کر آئے تو محمد (ﷺ) نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں مجھ سے کیا توقع ہے؟ رحم اے سخی و فیاض برادر وہ بولے۔ جاؤ تم سب آزاد ہو انہوں نے فرمایا۔ (ارتھر گلمین)

(Arther Gilman, The Saraceus London 1887, Page 184-5)

صاحب خلق عظیم

اخلاق و عادات میں وہ حد درجہ سادہ تھے البتہ اپنے معمولات میں بہت محتاط تھے۔ ان کا کھانا پینا، ان کا لباس اور فرنیچر وغیرہ وہی معمولی درجہ کا تھا اور ہمیشہ وہی رہا جبکہ وہ اپنی طاقت و حکومت کی معراج تک پہنچے۔ انہیں تخیل و تصور کی بے پناہ قوتیں اور صلاحیتیں ودیعت ہوتی تھیں ان کا ذہن رسا تھا اور نازک سے نازک جذبات و احساسات کا پرتو قبول کر لیتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پردے کے پیچھے ایک کنواری سے زیادہ باحیا، عفت مآب اور شرمیلے تھے۔ اپنے چھوٹوں سے انتہائی رعایت کرتے اور یہ پسند نہ کرتے کہ ان کی کمزوریوں کو تلاش کر کے مذاق اُڑایا جائے ان کے خادم انس کہتے ہیں کہ میں دس سال تک اُن کی خدمت میں رہا لیکن انہوں نے کبھی اف تک نہ کہا۔ انہیں بچوں سے بہت محبت تھی وہ انہیں راستے میں روک لیتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ انہوں نے زندگی میں کسی کو نہیں مارا اگر کسی کے بارے میں انتہائی

برائی بیان کرتے تو بس اتنا کہتے کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔ جب اُن سے کسی کے بارے میں بددعا کرنے کی درخواست کی جاتی تو فرماتے میں بدؔعا کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں۔ وہ بیماروں کی عیادت کرتے، کوئی جنازہ ہوتا تو پیچھے چلتے، غلام کی دعوت کو بھی قبول کر لیتے، اپنے کپڑوں کی مرمت خود کر لیتے، بکریوں کا دودھ خود دھو لیتے اور دوسروں کا ہمہ تن انتظار کر لیتے، وہ اپنی ازواج کے ساتھ ایک قطار میں بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے معمولی مکانوں میں رہتے تھے وہ آگ خود جلا لیتے، فرش کی جھاڑو دے لیتے، تھوڑا بہت کھانا جو کچھ گھر میں موجود ہوتا اس میں وہ لوگ ہمیشہ شریک ہوتے جو وہاں موجود ہوتے۔ ان کے باہر کے باہر ایک چھپر (صفہ) تھا جہاں ایسے متعدد غریب افراد موجود رہتے جن کا گزر بسر کا تمام تر انحصار اُنہی کی فیاضی پر منحصر تھا۔ (لین پول)

(The Speeaches and Table Talk of the Prophet Muhammad London Page 27,28)

سنجیدگی، اخلاص، وفاداری

محمد (ﷺ) پر کارلائل کے خطبات کے بعد سے مغرب کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ محمد (ﷺ) کی سنجیدگی پر یقین کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں۔ اپنے ایمان و عقیدہ کی خاطر مظالم سہنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا، اُن پر اعتقاد رکھنے والوں کا اعلیٰ اخلاق و کردار اور ان کی طرف امام و پیشوا کی حیثیت سے دیکھنا پھر آخر کار ان کی عظمتیں اور کامیابیاں یہ سب دلیل ہیں ان کے اخلاصِ کامل کی اس لئے محمد (ﷺ) کو ایک مدعی کاذب (Imposter) قرار دینے سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ اور پیدا ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں تاریخ کی کوئی شخصیت ایسی نہیں ہے جسے مغرب میں اس قدر کم سراہا گیا ہو جتنا کہ محمد (ﷺ) کو، اس لئے اگر ہم محمد (ﷺ) کو کچھ سمجھنے کی

نیت رکھتے ہوں تو ضروری ہے کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے مشن میں دیانت دار قرار دیں اور مقصد سے ان کے خلوص اور وابستگی کے قائل ہو جائیں۔ اگر ہم اُن غلطیوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں جو اپنے ماضی سے ہم نے ورثہ میں پائی ہیں تو ہمیں ہر معاملہ میں ان کے خلوص اور دیانت کو بہر حال پیش نظر رکھنا ہوگا جب تک کہ کوئی الزام ان کے خلاف پوری طرح ثابت نہ ہو جائے۔

(Muhammad at Mecca, Page 52, Watt. W. Montgomery)

یہ بات ان کی زندگی کے ہر واقعہ سے ثابت ہے کہ ان کی زندگی اغراض و مفاد پرستی سے کلیۃً خالی تھی مزید یہ کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اپنی نگاہوں کے سامنے دین کے مکمل قیام و استحکام اور لامحدود اختیارات حاصل ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے اپنی ذات اور انا کی تسکین کا کوئی سامان بہم نہیں پہنچایا بلکہ آخر وقت تک اُسی سادہ طرز و انداز کو برقرار رکھا جو اول دن سے اُن کے بود و باش سے نمایاں تھا۔ (ڈیون پورٹ)

(Apology for Mohammad and the Quran, London 1869, Reprint Lahore 1976, Chap 3, Page 133- 134)

مشن کی سچائی

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلا شک و شبہ اپنے مشن کی سچائی پر یقین تھا وہ اس پر مطمئن تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہونے کی حیثیت سے اُنہوں نے ملک کی تعمیر و اصلاح کی ہے ان کا اپنا مشن نہ تو بے بنیاد تھا اور نہ ہی فریب دہی جھوٹ و افترا پر مبنی تھا بلکہ اپنے مشن کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں نہ کسی لالچ یا دھمکی کا اثر قبول کیا اور نہ زخموں اور تکالیف کی شدتیں ان کی راہ کی رکاوٹ بن سکیں وہ سچائی کی تبلیغ مسلسل کرتے رہے۔ (ڈیون پورٹ)

(Apology for Mohammad and the Quran, London

1869, Reprint Lahore 1976, Chap 3, Page 133- 134)

سچے رسول

جہالت جس کا مظاہرہ اکثر و بیشتر مسیحیوں کی طرف سے مسلمانوں کے مذہب کے بارے میں ہوتا رہتا ہے افسوس ناک امر ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت کی اقوام میں ایک خدا پر یقین رکھتے تھے اور دوسرے خداؤں کی نفی کرتے تھے انہوں نے بہ تاکید راست بازی اور دین داری کو کردار کا سرچشمہ قرار دیا اور بدرجۂ فرض متعدد نمازوں کی، حی و قیوم خدا کے لئے ادائیگی، تمام انسانوں کی عزت واحترام اور سب کے ساتھ رحم وشفقت برتنے پر زور دیا۔ ہر قسم کی نشہ آور چیزوں سے پرہیز، ہر معاملے میں عدل وتوازن اور ہر قسم کی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین ان کے دین ومذہب کا حصہ تھی لہٰذا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک روحانی قوت کے مالک اور ایک سچے رسول تھے۔ مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ خدا سے ہم کلام ہوتے تھے اور سرچشمۂ روحانی سے ان پر وحی اترتی تھی۔ (لنڈسے)

Islam, The Holy Prophet and non muslim world, sind sagar Academay Lahore 1976, Page 79,80 بحوالہ مقالہ "Muhammad's viewof a future life" مطبوعہ Two Worlds مانچسٹر ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء

امتحان سخت سے گزرے

اُن سے پہلے کوئی پیغمبر اتنے سخت امتحان سے نہ گزرا تھا جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیونکہ منصب نبوت سرفراز ہوتے ہی اُنہوں نے اپنے آپ کو سب سے پہلے اُن لوگوں کے سامنے پیش کیا جو اُنہیں سب سے زیادہ جانتے تھے اور جو ان کی بشری

کمزوریوں سے بھی سب سے زیادہ واقف ہوسکتے تھے لیکن دوسرے پیغمبروں کا معاملہ برعکس رہا کہ وہ سب جگہ، سب کے نزدیک معزز و محترم ٹھہرے الا یہ کہ جو انہیں اچھی طرح جانتے تھے۔ (گبن)

Islam, The Holy Prophet and non muslim world, sind sagar Academay Lahore 1976, Page 68

بحوالہ زوال سلطنت روما، صفحہ ۱۰۸

آسمانوں کی بادشاہت زمین پر

اسلام کے ذریعہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دس سال کے اندر ہی عربوں کی شدید ترین نفرتوں کو، انتقامی جذبات کو، نراج وانتشار کو، رقابت وعداوت کو نکال پھینکا۔ لاقانونیت، عورتوں کی ذلت، سود خوری، شراب خوری، قتل وغارت گری، دختر کشی کی رسومات قبیحہ کا استیصال کیا اور انسانی قربانیوں، سفیہانہ خیالات وتوہمات اور مادیت اشیاء پرستی سے نجات دلائی پھر اسی مذہب کے ذریعہ آسمانوں کی اُس بادشاہت کو انہوں نے عملاً اس زمین پر قائم کردیا جس کی بشارت بڑے ذوق وشوق سے جناب مسیح نے دی تھی۔ (گبن)

Islam, The Holy Prophet and non muslim world, sind sagar Academay Lahore 1976,

بحوالہ زوال سلطنت روما، صفحہ ۱۰۷،۹

ہمہ گیر اصلاح

ممکن ہے یہ سوچا جائے کہ وہ آدمی جس نے اتنی بہت سی اور تادیر قائم رہنے والی اصلاحات قائم کیں، انواع واقسام کی بت پرستی کے بدلے جس میں لوگ مدتوں سے

مبتلا تھے ایک خدا کی عبادت کا داعی بنا، جس نے دُختر کشی کی رسم قبیح کو مٹایا، شراب اور دوسری نشہ آور اشیاء کو حرام ٹھہرایا، جوئے کی ممانعت، نسبتاً ایک دائرہ میں رہتے ہوئے تعداد ازواج کو محدود کیا وغیرہ وغیرہ۔ کیا ہم یہ تصور کر سکتے ہیں کہ اُس کا خدائی مشن اُس کے ذہن کی محض اختراع تھی اور کیا وہ جھوٹ کو جانتے بوجھتے نبھاتا رہا؟ نہیں ہرگز نہیں! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو درحقیقت سچے مذہبی ادراکات اور روحانی احساسات حاصل تھے جن کے سبب انہوں نے اپنے مشن کو انتہائی مستقل مزاجی، پامردی واستقلال سے آگے بڑھایا اور نہ اُس کے جھٹلانے جانے کی پرواہ کی نہ اس کی راہ میں مصائب ومشکلات کی۔ یہ سچائی، یہ حق کی معرفت انہیں ابتداء سے انتہا تک حاصل رہی یعنی حضرت خدیجہ کے سامنے پہلی وحی کے نزول سے حضرت عائشہ کی باہوں میں آخری سانس لینے تک۔ (ڈیون پورٹ)

عظمتوں کے نشاں

حالات، مواقع اور وقت سب نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیا اور مختلف عوامل نے مل کر ان کی زندگی میں کامیابیوں کی اور ان کے بعد اسلام کی وسیع وترقی کی راہ ہموار کی...... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں صفات وکمالات کا جو حسین امتزاج موجود تھا اُس کی تین جہتیں تھیں۔ ایک نبوت کا فیضان...... دوسرے سیاست وحکمرانی میں اُن کی بصیرت...... اور تیسرے ایک منتظم کی حیثیت سے اُن کی مہارت وحذاقت اور تمام مناصب پر اہل ترین افراد کا انتخاب...... جب کوئی اسلام کی ابتدائی تاریخ اور سیرتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس حد تک نظر ڈالتا ہے وہ اُسی حد تک ان کی کامیابیوں اور کامرانیوں پر حیران وششدر رہ جاتا ہے۔ حالات نے انہیں کس درجہ سازگاری عطا کی اُس طرح کے مواقع تو کسی کو شاذ ونادر حاصل ہوتے ہیں بالکل وقت کی آواز بن کر، ایک پیغمبر اور ایک منتظم کی حیثیتیں انہیں اگر حاصل نہ ہوتیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان

کے پیچھے ایک خدا پر انہیں غیر متزلزل اعتقاد نہ ہوتا اور اگر وہ اس یقین محکم سے بہرہ ور نہ ہوتے کہ وہ خدا کے فرستادہ ہیں تو شاید تاریخ انسانیت کا ایک اہم اور قابل ذکر باب رقم ہو جانے سے رہ جاتا۔ (واٹ)

(Mohammad Prophet and statesman, Watt W. Montgomery statesman Oxford University Press London 1961, Page 236,237)

صدق و صفا

یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدق کی دلیل قاطع ہے کہ ان سے قربت رکھنے والے لوگ اُن پر ایمان لائے حالانکہ وہ اُن کے اسرار و رموز سے پوری طرح واقف تھے اور اگر انہیں ان کی صداقت میں ذرہ برابر بھی شبہ ہوتا تو ان پر وہ ہرگز ایمان نہ لاتے۔ (ایچ جی ویلز)

اتمام و اکمال

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے وقت اُن کا سیاسی کام غیر مکمل نہیں رہا آپ ایک سلطنت کی جس کا ایک سیاسی و مذہب دار السلطنت مقرر کیا گیا تھا، بنیاد ڈال چکے تھے۔ آپ نے عرب کے منتشر قبائل کو ایک قوم بنا دیا تھا، آپ نے عرب کو ایک مشترک مذہب عطا کیا اور اُن میں ایک ایسا رشتہ قائم کیا جو خاندانی رشتوں سے زیادہ مستحکم اور مستقل تھا۔ (۱)

پیٹر کی کرسی پر کلمہ طیبہ

پیٹر کی کرسی پر کلمہ طیبہ نقش تھا۔ روما کے عجائب گھر کے اندر دو کرسیاں روایتی طور

(۱) لائف آف محمد، مارگولیتھ، صفحہ ۱۷۴ بحوالہ سیرت النبی ﷺ، جلد چہارم، صفحہ ۲۳۶، اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔

پر موجود رہتی تھیں جن میں سے ایک پیٹر کی کرسی کہلاتی تھی اور وہ ہمیشہ خالی رہتی تھی۔ ۱۷۹۵ء میں نپولین بوناپارٹ کی فوجوں نے جب روما فتح کیا اور پطرس کی کرسی کا معائنہ کیا گیا تو اس پر اسلامی کلمہ "لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی حروف میں تراشا ہوا پایا۔ اس سے متعلق تاریخ کے اصل الفاظ کچھ اس طرح ہیں

In 1795 the French under Bonaparte occupied Rome, and the chair was investigated. This time there was found the Mohammedan Confession of Faith, in Arabic letters: "There is no deity but Allah, and Mohammed is his Apostle."

(Appenden to Ancient symbol worship by westopp to standard wake.By, Mada W blvatsky)

مہابھارت

مہابھارت بھی ہندوؤں کی مقدس کتاب ہے اس میں بھی بعض مقامات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک جگہ درج ہے:

"کل جگ کے آخر میں کلکی اوتار پیدا ہونے والا ہے"(۱)

فائدہ

کل جگ سے مراد وہی زمانہ ہے جو قرآن کی زبان میں "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ "(۲) (چمکی خرابی خشکی اور تری میں) سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی حضور اکرم

(۱) مہابھارت شانتی پرادھانیہ: ۳۳۰۔ (۲) پارہ ۲۱، سورۃ الروم، آیت

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت انبیاء ماسبق کی تعلیمات کو یا تو بھلا دیا گیا تھا یا ان سے بگاڑ پیدا کر دیا گیا تھا۔ افق عالم پر اندھیری راتوں اور طاغوتی طاقتوں کے حصار نے اچھے اور بُرے کی تمیز ختم کر دی تھی، لوگ خود تراشیدہ بتوں کی پوجا کرنے لگے تھے، وہ سچائی کو بھول بیٹھے تھے، حلال و حرام کی تمیز ختم ہو کر رہ گئی تھی، عرب کا یہ حال تھا کہ وہاں نہ کوئی ضابطۂ حیات تھا اور نہ وہاں کے رہنے والوں میں اطاعت امیر کا تصور تھا۔ بتوں کی خوشنودی کے لئے انسانوں کو بھینٹ چڑھانا، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور انہیں مار ڈالنے کا بھی رواج تھا۔ غرض ہر طرف جنگل کا قانون جاری تھا۔ دھرتی کا گوشہ گوشہ انسانوں کے لہو سے لالہ زار بنا ہوا تھا ایسے لوگوں میں جہاں معاشرتی بُرائیاں عام تھیں رہزنی، لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا اور پورا معاشرہ انتشار اور فساد کی آماجگاہ بن چکا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی و رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ کلنکی اوتار سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات اقدس ہے کیونکہ "تشکلنک اوتار" بھی ہوگا جو دنیا کی حالت درست کرنے کے لئے پیدا ہوگا۔

بھوبشن پران حصہ ۴ پرتی سرگ پرو باب ۲۵ صفحہ ۵۹۷، اشلوک ۸۔۱۰، اس کا تذکرہ ان الفاظ میں بھی کیا گیا ہے "اے دیوتاؤ! سنبل گرام میں یہ کشب پیدا ہوگا وہ دشنوایشیاء کے نام سے مشہور ہوگا دشنو کیرتی اس کی چہیتی بیوی ہوگی۔

فائدہ

یعنی عرب میں وہ پیغمبر پیدا ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہوں گے ان کی چہیتی بیوی کا نام خدیجۃ الکبریٰ (ادشنو کیرتی) ہوگا اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں آپ کو بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت تھی لیکن چہیتی بیوی حضرت خدیجہ ہی تھیں کہ جن کا ذکر سن کر حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رشک کرتیں تھیں۔

ایک سمرتی میں لکھا ہے کہ کلنکی اوتار (یعنی دُنیا کا سب سے بڑا اوتار) کی جائے پیدائش کی نشانی یہ ہے کہ اس ملک میں دست آور پتی بہت ہوتی ہے۔

فائدہ

یہ حقیقت ہے کہ سناء مکی جس کی خاصیت یہی ہے کہ مکہ معظمہ میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

اسی مفہوم کی عبارت ہندوؤں کی مقدس کتب میں اور بھی کئی جگہوں پر لکھی ہیں۔ پستک بہادروں کے دسویں اسکنڈ میں آپ کے بارے میں جو معلومات ملتی ہیں وہ یہ ہیں

''زمین کے بیچوں بیچ سورج کی طرف بڑے خاندان میں خدا کا اوتار ہوگا اس ملک کا پتہ یہ ہے کہ وہاں دست لانے والی پتی ہوگی لوگ اس کے وسیلہ سے پاک ہوں گے، گناہوں سے نجات حاصل کریں گے، اس کا دامن پکڑ کر بڑے دریا کے پار اتریں گے، اس سرزمین پر جہاں پیارا لڑکا خدا کے قدموں کو چھوڑ کر ظہور کریگا ان پہاڑوں پر گھاس نہ ہوگی اس کا قول یہ ہوگا کچھ دیا کرو نہیں تو لڑو یا ہماری بات مانو۔ خدا کا نام ہوگا اس کے پاس وہ ایک دفعہ خدا کے پاس جائے گا پھر اُترے گا کاٹنے والا گناہوں کا'' ۔ (سمرت وسما اسکنت، شہادت الاقوام)

فائدہ

اس عبارت کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ زمین کی ناف (مکہ) جہاں سناء مکی کی بوٹی پیدا ہوتی ہے وہاں ایک عالی وقار رسول ﷺ کا ظہور ہوگا جن کے وسیلے سے لوگوں کو گناہوں سے نجات ملے گی اور ان کے پیروکار سمندر پار کے علاقے تسخیر کریں گے اور انہیں بارگاہِ الٰہی میں معراج کی سعادت حاصل ہوگی۔ آپ ﷺ دعوتِ حق اس طرح دیں گے کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو اور ہم تمہاری

حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں ورنہ تلوار تمہارے درمیان فیصلہ کرے گی۔

تائید ربانی

اس تحریر سے صاف واضح ہو جاتی ہے کہ زیر غور شخصیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے سلطنت روم اور سلطنت ایران میں پرچم اسلام لہرایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر معراج پر لے جایا گیا۔ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ (1)

پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

ہندوؤں کی ایک اور مقدس کتاب پوتھی راما سنگھ رام مصنفہ بیاس جی و مترجمہ تلسی داس کانڈ ۱۶ اسکنڈ ۲۱۲ میں ہے:

وید پران ست مت بھاکوں	تہ پر نہ کچھ بات من راکھوں
برکھ سس دس سندرم ہوئی	نہ کی بعد نہ پاوے کوئی
عرب دیش بھرکتا سہائی	سوتھل بھوم کت سکھ رائی
سمجھو سمت تا کو ہوئی	سندرم دیش تستہ کوئی
سمبت بکرم دووان کا	مہا کوک لسنس چتر پتگا
راج نیت بھوپریت دھمکارے	این مت سب کو سمجھاوے
چتر سندرم ست چاری	تکنے بتش ہوا دے بہو بہاری

(1) پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت۔

تب لگ سندرم پھکوئی | بنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پار نہ ہوئی
تب ہوئے سنگ لنگ اوتارا | مہدی کہے سکل سنسارا
سندرم تمام پھر نہیں ہوئے | تلسی بچن ست مت کورا

فائدہ

یعنی ویدوں اور پرانوں میں لکھا ہے وہی کہوں گا طرفداری اور جانبداری میں کچھ نہیں کہوں گا۔ دس ہزار برس تک ولایت ہوگی اس کے بعد پھر یہ مرتبہ کسی کو نہ ملے گا (نبوت ختم ہو جائے گی) ملک عرب میں ایک خوشنما ستارہ ہوگا۔ اچھی شان کی زمین ہو گی' اس سے معجزات کا ظہور ہوگا' سمت بکر ماجیت میں سمندروں کی تعداد کے برابر صدی میں پیدا ہوگا' سمندر سات میں اس لئے کہ ساتویں صدی بکرمی میں اندھیری رات میں آفتاب کی مانند چمکے گا۔ بہت عمدہ حکمرانی کرے گا، اپنا عقیدہ (دین) سب کو سمجھائے گا، اس کے چار خلفاء ہوں گے، اس کی نسل سے بڑا رعب پیدا ہوگا، اس کے دین کے جاری ہونے سے جو کوئی خدا تک پہنچے گا وہ بغیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے پار نہ ہوگا۔ پھر ایک کامل شخص ہوگا (اس کی اولاد سے) جسے تمام دنیا (اس کو) مہدی کہے گی اس کے بعد پھر ولایت نہ ہو گی یعنی وہ قریب قیامت کے نزدیک آئیں گے۔ تلسی داس سچ کہتا ہے۔

بدھ مت مذہب میں بشارات

ہندوستان بلکہ ایشیائے قدیم کا سب سے قدیم مذہب بدھ مت ہے۔ اس کے بانی گوتم بدھ ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ۴۸۳ ق۔م (قبل مسیح) میں پیدا ہوئے اور ۵۶۳ ق۔م (قبل مسیح) میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ گوتم بدھ کے پرستار آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بدھوں کے پاس کوئی

روحانی کتاب نہیں جو کچھ بھی ہے وہ گوتم بدھ کے مکالموں اور خطبات کی صورت میں ہے۔ گوتم بدھ کے بارے میں ایک مشہور واقعہ ہے کہ جب وہ اس دُنیا سے جانے لگا تو اس کے ایک بھکشو نے پوچھا کہ اس کے بعد دنیا کو کون تعلیم دے گا؟ اس کے جواب میں گوتم بدھ نے کہا "نندہ! میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو زمین پر آیا نہ آخری بدھ ہوں اپنے وقت پر دنیا میں ایک بدھ آئے گا، پوتر، سندر، پردے والا، کرم کار، بے مثال، جو زندگی کے حقائق میں ظاہر کرتا ہوں وہ بھی ظاہر کریگا اور میری طرح ایک مکمل نظریہ حیات کا پرچار کرے گا"۔

بھکشو نندہ نے پوچھا اس کو کس طرح پہچانیں گے؟ بدھ نے کہا "متریا کے نام سے موسوم ہوگا" (اقتباس اخبار لیڈر الہ آباد، ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

فائدہ

متریا سنسکرت کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں دوستی، خیر خواہی، رحم والا، محبت والا، ہمدردی والا، شفقت والا، مخلوق کی خیر خواہی کرنے والا اور رحمت والا۔ یہ تمام صفات ہادیٔ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں۔ رحمت والا جو حضور اکرم ﷺ کا ایک لقب ہے، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

اس کے علاوہ بھی اس پیشین گوئی میں جو الفاظ ہیں وہ آپ ﷺ پر پوری طرح صادق آتے ہیں نیز مکمل نظامِ حیات آپ ﷺ ہی نے دیا جبھی تو آپ ﷺ اقوامِ عالم کو وہ پیغام دے چکے جس سے ان کی دنیوی اور اخروی فلاح وابستہ تھی اور یہ پیغام مکمل نظامِ حیات کی صورت میں تھا تو یہ آیت نازل ہوئی:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمْ

اَلْاِسْلٰمَ دِیْنًا ۔(پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۳)

آج میں تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

پارسی مذہب میں بشارات

پارسیوں کی مذہبی کتاب "دساتیر" جوان کے نزدیک مستند کتاب ہے اس کے دو حصے ہیں "خورد دساتیر" اور "کلاں دساتیر" ان دساتیر کی جلدوں میں ۱۶ خطوط ہیں جو علیحدہ علیحدہ پارسیوں کے پیشواؤں کی طرف منسوب ہیں اس میں ساسان اول کے نامہ مبارک میں یہ لکھا ہے:

نامہ شت ساسان نخست آیۃ (۵۴) (بہ زبان ژند) کے مطابق

☆ چم چم کا جام کند ہر توار جیام در تارہ جہال ہلور چوں چنیں (۵۴)

☆ یو ہزار تساما م ہوتاک ونیز تاک ومیراک سردم ارند کہ از پیردان (۵۵)

☆ بیرن فرشائے تمار و سیمار و گوار آبادلی جوارہدہ ستا ہید بجائے پیکر (۵۷،۵۶)

☆ وندراہند شائے سیمارام مدیر داتورام ہام دینغوو تیواک دشابام شمادر باز ستانند جائے آتش کدہ ہائے دگرد ہائے ان توس ونلخ و باہائے دباہائے بزرگ (۵۹،۵۸)

اس نامہ مبارک کا فارسی میں بھی ترجمہ ہوا جو یوں ہے:

چوں ایرانیاں چنیں کارہا کنند از تازیان مردے پیدا شود از پردان او دیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد وشوند سرکشان زیردستان بینند بجائے پیکر گاؤ آتش کدہ آبادے بے پیکر شدہ نماز بروں سو وباز ستانند جائے آتش کدہ ہائے مدائن دگر دہائے آں وطوس وبلخ وجائے بزرگ۔

یعنی جب ایرانیوں میں خرابیاں پیدا ہوں گی اور وہ بُرے افعال کریں گے تو عرب میں ایک مردِ کامل (محمد ﷺ) پیدا ہوگا جن کے پیروکار ایران کے تاج وتخت اور قوانین کو مٹا دیں گے اور بڑے بڑے سرکش وزبردست لوگ زیردست ہوجائیں گے۔ تم دیکھو گے کہ بت خانہ اور آتش کدہ کی جگہ پر بے تصویر خانہ کعبہ ہوگا اور اس کی جانب نماز پڑھی جائے گی یہی نہیں (لوگ، مسلمان) شہروں کے آتش کدے اور ان کے قرب وجوار میں اور طوس اور بلخ اور بڑے بڑے مقامات اپنے قبضہ میں کرلیں گے۔(۱)

زرتشت مذہب کے ایک بڑے عالم حکیم جاپاس نامی گزرے ہیں جنہیں ستارہ شناسی میں خاص ملکہ حاصل تھا انہوں نے گشتاشب شاہ ایران کے حکم سے نجوم کی ایک کتاب "جاپاس نامہ" تیار کی اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں:

"جب ستارے خانہ آتشی برج حمل میں جمع ہوجائیں گے زہرہ برج حمل میں ہوگا، آفتاب برج ثور اور برج جوزا دونوں میں اور مریخ برج دلو میں ہوگا تو اس وقت ایک مردِ کامل سرزمین عرب سے نکلے گا جو نسل ہاشمی سے ہوگا۔ بزرگ سر مقدس وجود جو اپنے جد کے مذہب پر ہوگا اور سپاہ کثیر کے ہمراہ ایران پر حملہ کرے گا اور گویا ایران کو ازسرنو آباد کرے گا۔ زمین اس کے انصاف سے بھر جائے گی حتیٰ کہ بھیڑیئے بکری کے ساتھ پانی پئیں گے۔

فائدہ

اس سے زیادہ واضح الفاظ میں حضور اکرم ﷺ کی بعثت مبارکہ کی پیشین گوئی اور کیا ہوسکتی ہے۔

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا:

خارجۃ بن عبداللہ بن کعب بن مالک از پدر خود

---

(۱) سفرنگ دساتیر، صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ ۱۲۸۰ھ، آیت ۵۴ تا ۶۰۔

روایت کردہ است کہ جمعے از پیران قوم ما گفتند کہ بقصد عمرہ بمکہ میر فتیم یھودی باسم تجارت باما ھمراہ شدچون بمکہ رسیدیم آن یھودی عبدالمطلب را دید گفت مادر کتب خود کہ تغیر وتبدیل رابدان راہ نیست یافتہ ایم کہ از نسل این مرد پیغمبرے بیرون آید کہ وے وقوم وی مارا بکشند ہمچون کشتن قوم عاد (۱)

خارجہ بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرضِ عمرہ جارہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہولیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر وتبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا وہ خود اور اُس کی قوم ہمیں قومِ عاد کی طرح قتل کرے گی۔

ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لئے سفر

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ عنہما نے دین کی طلب کے لئے سفر کیا یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب: (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید: (جواب دیتے ہوئے) بیت ابراہیم یعنی مکہ مکرمہ سے۔

راہب: یہاں کیسے آئے ہو؟

زید: دینِ حق کی تلاش میں

راہب: اِرْجِعْ فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَظْهَرَ الَّذِىْ تَطْلُبُ فِىْ اَرْضِكَ

(۱) شواهد النبوۃ، رکن اول در شواہد ودلائل کہ پیش از ولادت ظاہر شد، صفحہ ۱۷ و ۱۸، مطبع نولکشور لکھنو۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس کی بعثت تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔(1)

ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت نصر کے قہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت تھی "در کتابہای خود نعت رسول را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوانده بودند" جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہوگا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت یثرب (مدینہ منورہ) کے سوا کسی جگہ بھی نظر نہ آئے پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزیں ہو گئے اس اُمید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں اور ان کی اتباع کریں لیکن اُنہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آ گئی۔ اُنہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی متابعت کریں لیکن بدقسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی

---

(1) دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما جاء فی اخبار الاخبار والرھبان قبل أن یبعث اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسولا الخ، ذکر حدیث زید بن عمرو بن نفیل الخ، السفر الثانی، الصفحہ ۱۲۳، دار الریان للتراث القاھرۃ)

(الخصائص الکبریٰ، باب أخبار الاحبار والرھبان بہ قبل بعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۴۴، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر أمتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۳۹، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(شواھد النبوۃ، رکن ثانی در بیان انچہ از مولد تا بعثت ظاھر شدہ است، صفحہ ۳۲، مطبع نولکشور لکھنؤ)

ایمان نہ لائے۔(۱)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر ہے موجود ہے:

علی غفلة یاتی النبی محمد

فیخبر اخبارا صدوق خبیرها

جب لوگ غفلت اور جمود میں ہوں گے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے جن کے صادق اور خبیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔(۲)

تورات میں سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسم گرامی تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا

---

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول در بیان شواھد و دلائل کہ پیش از ولادت آنحضرت ظاھر شدہ است صفحہ ۱۵، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

(الخصائص الکبری، باب أخبار الاحبار والرھبان بہ قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۴۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) الخصائص الکبری، باب أخبار الاحبار والرھبان بہ قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۳۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(الوفا باحوال المصطفی، الباب الخامس فی اعلام کعب بن لوی بن کعب بن غالب بمبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان یسمع من أھل الکتاب، صفحہ ۶۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(شواھد النبوۃ، رکن اول در بیان شواھد و دلائل کہ پیش از ولادت آنحضرت ظاھر شدہ است، صفحہ ۱۶، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

الضحوك القتال يركب البعير ويلبس الشملة ويجتزى بالكسرة سيفه على عاتقه

"ضحوک" کا معنی یہ ہے کہ ہمیشہ متبسم نظر آئیں گے کریم النفس ہوں گے اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا اس سے، ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی اور کبھی ایسا ہوگا کہ تبسم فرماتے ہوئے ان کے آخری دانت ظاہر ہو جائیں گے اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں مزاح بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ "قتال" کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر حریص تھے اور "سیفہ علی عاتقہ" کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تلوار بدوش ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔(۱)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا

ابن ابو نملۃ نے روایت کی ہے کہ

كانت يهود بنى قريظة يدرسون ذكر رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فى كتبهم ويعلمونه لولدان بصفته واسمه ومهاجره إلينا المدينة فلما ظهر رسول الله (صلى الله عليه وسلم) حسدوا وبغوا وانكروا۔ (۲)

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول در شواہد و دانائی کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ، صفحہ ۹، مطبع منشی نولکشور لکھنؤ۔

(۲) الخصائص الکبری، باب اخبار الاحبار والرھبان بہ قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۳۶، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(الطبقات الکبیر لابن سعد، ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ ﷺ قبل أن یوحی الیہ، الجزء الاول، الصفحہ ۱۳۲، مکتبۃ الخانجی بالقاھرۃ)

(الوفا باحوال المصطفی، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۳۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)

بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی نبی پاک ﷺ کے ذکر مبارک کا جوان کی کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات، اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے مگر جب نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو اُنہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔

حضور اکرم ﷺ کی بعثت گاہ

عن محمد بن سلمة قال لم يكن في بني عبد الاشهل الا يهودي واحد يقال له يوشع فسمعته يقول وإني لغلام قد أظلكم خروج نبي يبعث من نحو هذا البيت ثم شار بيده إلى مكة فمن أدركه فليصدقه فبعث رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فاسلمنا وهو بين اظهرنا فلم يسلم حسدا أو بغيا۔(1)

حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبدالاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں نے بچپن میں اس کی زبان سے بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہوگا جو اس نبی کو دیکھے گا اُس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ

---

(1) الخصائص الکبری، باب أخبار الاحبار والرھبان بہ قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۴۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر أمتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۳۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اُنہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ کے یہود کے پاس آیا:

فأخذوا اجميعا فتذاكروا النبى (صلى الله عليه وسلم)(۱)

تو وہ سب (یہود) نبی پاک ﷺ کا ذکر خیر کر رہے تھے۔

ابو عامر راہب کا شانِ مصطفٰی بیان کرنا

عن عمارة بن خزيمة بن ثابت عن أبيه قال ما كان في الأوس والخزرج رجل أوصف لمحمد (صلى الله عليه وسلم) من ابى عامر الراهب كان يألف اليهود ويسائلهم عن الدين ويخبرونه بصفة رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وأن هذه دار هجرته ثم خرج إلى يهود تيماء فأخبروه بمثل ذلك ثم خرج إلى الشام فسأل النصارى فأخبروه بصفة النبى (صلى الله عليه وسلم) وأن مهاجره يثرب فرجع ابو عامر وهو يقول أنا على دين الحنيفية فأقام مترهبا ولبس المسوح وزعم انه على دين ابراهيم عليه السلام وانه ينتظر خروج النبى (صلى الله عليه وسلم)(۲)

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج قبائل میں سب سے زیادہ نبی پاک ﷺ کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ

---

(۱) الخصائص الکبریٰ باب أخبار الاحبار والرھبان بہ قبل مبعثہ الجزء الاول الصفحہ ۳۶ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۳۶، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) الخصائص الکبریٰ باب اخبار الاحبار والرھبان بہ قبل مبعثہ الجزء الاول الصفحہ ۴۸ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۳۶، دار الکتب العلمیہ بیروت) (مدارج النبوت، باب چہارم در ذکر آنحضرت ﷺ ... جلد اول، صفحہ ۱۲۳، در مطبع فیض منشی نولکشور بہار)

یہودیوں سے نبی اکرم ﷺ کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا۔ ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا میں سیدھے دین پر ہوں اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا وہ نبی کریم ﷺ کے ظہور کا انتظار کر رہا تھا۔

☆ ابو عامر دولتِ ایمان سے محروم رہا۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ ابو عامر کے لڑکے تھے۔(۱)

یہودی ہمسایہ کا بیان

سلمہ بن سلامہ بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا وہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت، حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ کے مقام میں بھیجا جائے گا تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہوگا تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہوگا۔

"قَالَ نَبِیٌّ یُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هٰذِهِ الْبِلَادِ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ مَکَّةَ وَالْیَمَنِ"

تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

(۱) مدارج النبوت، باب چہارم در ذکر آنحضرت ﷺ در کتب سابقہ و تعظیم الخ، جلد اول، صفحہ ۱۲۴، در مطبع فیض منشی نولکشور بہار)

کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔

اس پر مشرکین نے پوچھا کہ اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بڑھاپے کو پہنچ جائے گا۔ سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لائے مگر وہ محروم ہی رہا۔(۱)

یہودی کا حلیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنا

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ أَنَا أَنْتَظِرُ نَبِيًّا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ المطلب ولا أراني ادركه، وانا اومن بِهِ وَأُصَدِّقُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ فَرَأَيْتَهُ، فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَسَأُخْبِرُكَ مَا نَعْتُهُ حَتَّى لا يَخْفَى عَلَيْكَ قُلْتُ هَلُمَّ، قَالَ هُوَ رَجُلٌ لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلا بِالطَّوِيلِ، وَلا بِكَثِيرِ الشَّعْرِ وَلا بِقَلِيلِهِ، وَلَيْسَتْ تُفَارِقُ عَيْنَيْهِ حُمْرَةٌ، وَخَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَاسْمُهُ أَحْمَدُ، وَهَذَا الْبَلَدُ مَوْلِدُهُ وَمَبْعَثُهُ، ثُمَّ يُخْرِجُهُ قَوْمُهُ مِنْهَا، وَيَكْرَهُونَ مَا جَاءَ بِهِ، حَتَّى يُهَاجِرَ إِلَى يَثْرِبَ فَيَظْهَرَ أَمْرُهُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُخْدَعَ عَنْهُ، فَإِنِّي طُفْتُ الْبِلادَ كُلَّهَا أَطْلُبُ دِينَ إِبْرَاهِيمَ، فَكُلُّ مَنْ أَسْأَلُ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ يَقُولُونَ هَذَا الدِّينُ وَرَاءَكَ، وَيَنْعَتُونَهُ مِثْلَ مَا نَعَتُّهُ لَكَ، وَيَقُولُونَ لَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ غَيْرُهُ قَالَ عَامِرٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ أَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ

(۱) الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۴۰، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

قول زید ابن عَمْرٍو وَأَقْرَأْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ، (فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ، وَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ يَسْحَبُ ذُيُولًا)(۱)

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولادِ اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا مجھے علم ہے کہ میں اتنی دیر تک زندہ نہ رہوں گا کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور ان کی نبوت کی شہادت دوں اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اُس وقت تک زندہ رہو اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا اسلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تا کہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو میں نے کہا حلیہ بتایئے تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کوتاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت، نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے اور نہ چھدرے، ان کی آنکھوں میں سرخی ہوگی، مہر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی، نام احمد ہوگا، اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے، پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے وہاں ان کی بات بن جائے گی دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دنیا بھر میں پھرا ہوں جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور اُنہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا

(۱) الطبقات الکبیر لابن سعد، ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل أن یوحی الیہ، الجزء الاول، الصفحہ ۱۳۶، مکتبۃ الخانجی القاھرۃ۔

تو زید بن عمرو کا قول رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور اس کا سلام عرض کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا جواب دیا اس کے لئے رحمت کی دعا فرمائی نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمر کو جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔

حضرت عاصم بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزل کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کا نفی میں جواب دیا تو اس شخص نے مجھے ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہود میں سے ابن الہیبان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا اور ہمارے پاس آ کر ٹھہرا اس کی نیکی، پرہیزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص کو پانچ نمازیں اس خضوع اور خشوع سے پڑھتے نہیں دیکھا۔ جب کبھی بارش کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارش کے لئے دعا کرتا تو بارش ہو جاتی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا:

یامعشر یہود ماترون اخرجنی الی أرض الجوع والبؤس؟

اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس بھوک اور تکلیف والی سرزمین پر لائی؟

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

فانی قدمت هذه البلدة اتو کف خروج نبی قد اظل زمانه هذه البلدة مهاجره و کنت أرجو ان یبعث فاتبعه وقد اظلکم زمانه فلا تسبقن الیه یامعشر الیهود فانه یبعث بسفك الدماء وسبی الذراری والنساء مما خالفه، فلا یمنعنکم ذلك منه

میں اس شہر میں صرف اس لئے آیا تھا کہ یہ شہر اس نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ

ہے جو عنقریب ہجرت فرمانے والے ہیں مجھے اُمید تھی کہ شاید وہ میری زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب تمہارے لئے وہ موقع آئے گا دیکھنا ان پر ایمان لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے بلاشبہ ان کو اپنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی اور ان کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ دے۔

فلما بعث الله رسوله ﷺ وحاصر بنی قریظة قال هؤلاء الفتية و كانوا شباناً أحداثاً يا بنی قریظة والله انه النبی الذی عهد اليكم فيه ابن الهيبان فنزلوا فاسلموا واحرزوا دمائهم وأموالهم وأهليهم۔ (۱)

جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنو قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید نے کہا اے بنو قریظہ خدا کی قسم بیشک یہ وہ نبی ہیں جس کے متعلق تم نے ابن الہیبان سے وعدہ کیا تھا پس وہ قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کرنے لگے۔

یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفوی ﷺ کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

ابو صخر العقیلی فرماتے ہیں کہ اعرابیوں میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رجسٹر تھا

---

(۱) (الطبقات الکبیر لابن سعد، ذکر علامات النبوة فی رسول الله ﷺ قبل أن یوحی الیه، الجزء الاول، الصفحة ۱۳۲، مکتبة الخانجی القاهرة)
(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع، فی بیان ذکرہ فی التوراة والانجیل وذکر أمته واعتراف علماء الکتاب بذلک، صفحہ ۴۹، دار الکتب العلمیة بیروت)

جس میں تورات لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوہ یہودی تجھے اس کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی:

أتجد في توراتك نعتي وصفتي ومخرجي

کیا تو نے اس تورات میں میری نعت، صفت اور بعثت کو پایا ہے؟

اُس یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا:

لكني اشهد بالذي أنزل التوراة على موسى انه ليجد نعتك وزمانك وصفتك ومخرجك في كتابه

لیکن میں گواہی دیتا ہوں اس ذات کی قسم کے ساتھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا یقیناً ہم نے اس کی کتاب تورات میں آپ کی نعت، آپ کا زمانہ، آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو پایا ہے۔

وأنا اشهد ان لا إله إلا الله وانك رسول الله

تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اقيموا اليهودي عن صاحبكم وقبض الفتى فصلى عليه النبي (صلى الله عليه وسلم)

اس یہودی کو اپنے ساتھی (بیٹے) سے ہٹا دو اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔(۱)

---

(۱) (خصائص الکبریٰ، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ: الجزء الاول، الصفحہ ۲۶، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، ما رواہ ائمۃ الحدیث باسانیدھم المعتمدۃ عمن نقلہ من الثقات عن الکتب السماویۃ من البشائر بہ وعلامات نبوتہ واوصافہ، الفصل ۴، الصفحہ ۹۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ

تورات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں اور یہ بھی درج ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔(۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں جیسے تورات میں ذکر ہے

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی قدس سرہ الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودیوں کا ایک جید عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ اُس وقت سورۂ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے تو اُس عالم نے عرض کیا "یَا مُحَمَّدُ مَنْ عَلَّمَكَهَا" اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اس سورۃ کی کس نے تعلیم دی ہے؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا جب وہ یہودی عالم اپنے یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا "واللہ ان محمدا لیقرأ القرآن کما انزل فی التوراۃ" اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح

---

(۱) (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۱۷، الصفحہ ۸۲۳، مکتبۃ المعارف الریاض)

(الخصائص الکبری، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ، الجزء الاول الصفحہ ۳۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ الفصل الثانی، حدیث ۵۷۷۲، الجزء الثالث، الصفحہ ۱۶۰۷، المکتب الاسلامی بیروت)

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، مارواہ ائمۃ الحدیث باسانیدھم المعتمدۃ ممن نقلہ من الثقات من الکتب السماویۃ من البشائر بہ وعلامات نبوتہ واوصافہ، الصفحہ ۹۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پڑھتے ہیں جیسا کہ تورات میں نازل ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے کندھوں کے درمیان تھی دیکھا اور آپ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔(1)

تورات وانجیل میں نعت مصطفی ﷺ

حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا تو اُس کو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ "اَتَقْرَأُ التَّوْرٰىةَ" تو اُس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟ تو اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا "فَنَاشِدْهُ هَلْ تَجِدُنِیْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ" کیا تو نے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا ہاں "نَجِدُ نَعْتًا مِثْلَ نَعْتِكَ وَمِثْلِ هَیْئَتِكَ وَمَخْرَجِكَ" ہم نے آپ کی صفات تورات اور انجیل میں پڑھی ہیں آپ کی شکل وصورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی پڑھا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں کے جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں تو حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اُس نے کہا اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَنَا هُوَ اِنَّهُمْ لَاُمَّتِیْ وَاِنَّهُمْ لَاَكْثَرُ مِنْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا" اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی

---

(1) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، ما رواہ الائمۃ الحدیث باسانیدھم المعتمدۃ عمن نقلہ من الثقات عن الکتب السماویۃ من البشارات بہ وعلامات نبوتہ وأوصافہ، ج1، صفحہ 90، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

زیادہ تھے۔(۱)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات

علامہ جلال الدین سیوطی، محدث ابونعیم، علامہ حلبی، علامہ یوسف نبہانی اور علامہ اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی پھر وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ (روڑی، کوڑا کرکٹ والی جگہ) پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ قوم بنی اسرائیل کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

إِلَّا أَنَّهُ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرٰىةَ وَنَظَرَ إِلٰى إِسْمِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهُ وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ۔(۲)

---

(۱) خصائص الکبریٰ باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ الجزء الاول الصفحہ ۲۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، ما رواہ ائمۃ الحدیث ما سانید ھم المعتمدۃ ممن نقلہ من الثقات من الکتب السماویۃ من البشائر بہ وعلامات نبوتہ واوصافہ ، الصفحہ ۹۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، وھب بن منبہ، الجزء الرابع، الصفحہ ۴۲، دار الفکر بیروت)

(الخصائص الکبریٰ، باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ، الجزء الاول الصفحہ ۲۹، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(انسان العیون فی سیرۃ المامون المعروف بالسیرۃ الحلبیۃ، باب تسمیۃ صلی اللہ علیہ وسلم محمدا واحمد، الجزء الاول الصفحہ ۱۱۰، مطبع العامرۃ الزاھرۃ مصر)

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، ما رواہ ائمۃ الحدیث ما سانیدھم المعتمدۃ ممن نقلہ من الثقات من الکتب السماویۃ من البشائر بہ وعلامات نبوتہ واوصافہ ، الصفحہ ۹۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام دیکھتا تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ[1] نے اپنی مثنوی شریف[2] میں لکھا ہے کہ

بود در انجیل نام مصطفیٰ...... آن سر پیغمبران بحر صفا

بود ذکر حلیہ ہا و شکل او...... بود ذکر غزوہ و صوم اکل او

طائفہ نصرانیان بہر ثواب...... چون رسیدندی بدان نام و خطاب

بوسہ دادندی بران نام شریف...... رو نہادندی بران وصف لطیف

(مثنوی معنوی، دفتر اول، نعت تعظیم مصطفیٰ کہ در انجیل بود، صفحہ ۲۶، تیج کمار وارث نولکشور پریس لکھنؤ)

[1] وہابیہ کے آرگن اہلحدیث دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے۔ بحر تصوف کے شناور تھے آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔(۱)

[2] مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مثنوی مولوی ہست قرآن در زبان پہلوی

نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ نے سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے

(۱) پندرہ روزہ اخبار اہلحدیث دہلی، صفحہ ۱۴، کالم ۱)

اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔(۱)

قاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے میں کہا ہے کہ تین کتاب البیلی، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف۔ اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لئے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبدالغنی پھولپوری دیوبندی کی رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشق خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے۔(۲)

مزید مثنوی شریف کے متعلق فقیر کی "شرح مثنوی" کا مطالعہ کریں۔ اُویسی غفرلہ

مولوی اشرف علی تھانوی

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "انجیل میں جناب رسول مقبول ﷺ کا نام مبارک لکھا تھا جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں آپ کا حلیہ شریف بھی اُس میں مذکور تھا اور آپ کی صورت وشکل کا اور آپ کے جہاد اور روزہ اور اکل وشرب کا ان سب امور کا اُس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اُس مبارک نام وخطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم شریف پر بوسہ دیتے تھے اور آپ کے اوصاف لطیف پر رخسار ملتے (محبت وتعظیم سے)......(۳)

اسم محمد ﷺ چومنے کی برکت

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نصرانیوں کے اس عمل کہ نام محمد ﷺ کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

(۱) (الذکر کبیر، جلد سوم، صفحہ ۱۱۶، امداد المشتاق، صفحہ ۳۳، ۳۷)

(۲) (معارف مثنوی صفحہ ۳ مولوی محمد اختر دیوبندی)

(۳) (کلید مثنوی، دفتر اول، صفحہ ۱۴۲، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

ایمن از شر امیران و وزیر...... در پناہ نام احمد مستجیر

نسل ایشان نیز ہم بسیار شد...... نور احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی معنوی دفتر اول، نعت تعظیم مصطفیٰ کہ در انجیل بود صفحہ ۲۶ تیج کمار وارث نولکشور پریس لکھنؤ)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتداء مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (محاربہ امراء) سے مامون رہے نہ امراء کا شر (جنگ کہ ہلاک جسمانی تھا) اُن کو پہونچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک روحانی تھا) ان تک آیا۔ حضور اکرم ﷺ کے اسم مبارک کی پناہ میں اُن کو پناہ مل گئی اوروں سے اُن کی نسل بھی بہت بڑھی حضور ﷺ کا اسم مبارک اُن کا ناصر اور رفیق ہو گیا۔ (۱)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نامِ احمد چون چنین یاری کند...... تا کہ نورش چون مددگاری کند

نامِ احمد چون حصاری شد حصین...... تا چہ باشد ذات آن روح الامین (۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ جب حضور ﷺ کا نامِ مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا ہوگا (شعر اول کی شرح ہے کہ) جب حضور کا نامِ مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے کہ شرور کو نہیں آنے دیتا تو آپ کی ذات مبارک (جس کو اوپر نور کہا تھا) کیسی کچھ ہوگی۔ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایاتِ سیر میں حضور کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے تو اس اعتبار سے آپ حیاتِ ظاہری کے بھی سبب ہیں۔ (۳)

---

(۱) (کلید مثنوی، دفتر اول، صفحہ ۱۴۲، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(۲) (مثنوی معنوی، دفتر اول، نعت تعظیم مصطفیٰ کہ در انجیل بود، صفحہ ۲۶، ۲۷، تیج کمار وارث نولکشور پریس لکھنؤ)

(۳) (کلید مثنوی، دفتر اول، صفحہ ۱۴۳، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

سچ ہے:

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا...... بگڑے کو بھی بنا دیتا ہے نام محمد ﷺ

وان گروہ دیگر از نصرانیان...... نام احمد داشتندی مستہان

مستہان وخوار گشتند آن فریق...... گشتہ محروم از خود وشرط طریق

ہم مخبط دین شان وحکم شان...... از پے طومار ہای کژ بیان(۱)

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے نام مبارک کی بے قدری کرتے وہ لوگ اُس منحوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل وخوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے (کہ قتل کیے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور اُن کا مذہب اور احکام بھی اُن طوماروں کی وجہ سے مخبوط ہو گیا (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا)......(۲)

یہودی راہبوں کا اقرار

علامہ ابوالحسن البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے دادا جان حضرت ہاشم عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے ہوئے تھے۔ جب یہودیوں کے راہبوں نے حضرت ہاشم کو دیکھا تو ان کو نورِ محمد ﷺ ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا تو وہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وہ نور ان کو گراں گزرا اور زور زور سے رونے لگے تو دوسرے یہودیوں نے اپنے راہب سے پوچھا: "مَا لَكُمْ تَبْكُونَ" اے ہمارے سردار تم کیوں روتے ہو؟ تو راہبوں نے جواب دیا "بُكَاؤُنَا وَحُزْنُنَا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَظْهَرُ" ہمارا رونا اور غمگین ہونا اس ہستی سے ہے

(۱) مثنوی معنوی، دفتر اول، تحت تعظیم مصطفیٰ کہ در انجیل بود، صفحہ ۲۶، تیج کارو وارث نولکشور پریس لکھنؤ۔

(۲) کلید مثنوی، دفتر اول، صفحہ ۱۴۲، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی تیز کہا" اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ یَظْھَرُ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ رَجُلٌ یَکُوْنُ مِنْہُ بَوَارُکُمْ وَخَرَابُ دِیَارِکُمْ" بے شک اس شخص حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اور اس کا نام ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا اُنہوں نے اپنے راہبوں سے پوچھا اس کا خاتمہ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواباً کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لئے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر آسمان سے وحی نازل فرمائے گا۔(۱)

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یہود کے مدرسہ میں تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ تو یہود نے عبداللہ بن صوریا کو بارگاہ نبوی میں پیش کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفاً پوچھا: "اتعلمون انی رسول اللہ" کیا تجھ کو علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو عبداللہ بن صوریا نے کہا ہاں واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں"ان القوم لیعرفون ما اعرف وان صفتك ونعتك لمبین فی التوراة ولکنھم حسدوك" بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسول خدا مانتے ہیں آپ کی صفات اور تعریف کا توریت میں واضح طور پر بیان ہے لیکن یہ لوگ آپ کا

(۱) الانوار ومصباح السرور والافکار صفحہ ۱۲، مصطفیٰ البابی مصر۔

انکار حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے عبداللہ بن صوریا کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان پر تجھے کون سی چیز مانع ہے تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا مجھے اُمید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔(۱)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سنِ بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤساء قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا ہی تذکرہ ہونے لگا پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کیا گیا تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لئے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں "فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي طَرِيْقِ الْبَرِيَّةِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَاصِدِيْنَ مُسَوِّفِيْهِمْ وَهُمْ نَحْوُ سَبْعِيْنَ فَارِسًا" ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا: "نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ" ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا "مَا ذَنْبُهٗ" حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا: "لَيْسَ لَهٗ ذَنْبٌ وَلٰكِنْ فِي ظَهْرِهٖ نَبِيٌّ دِيْنُهٗ نَاسِخُ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهٗ مَاحِيَةٌ لِجَمِيْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)" عبداللہ کا

---

(۱) تلبیس ابلیس، الباب الخامس، ذکر تلبیسہ علی الیهود، صفحہ ۷۰، دار القلم بیروت۔

کوئی قصور نہیں ہے لیکن اس کی پشت سے ایسا رسول ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگا۔ ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ محمد (ﷺ) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ "فَبَيْنَمَا نَحْنُ وَإِيَّاهُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا بِعَسْكَرٍ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ" ہم اُن سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اُترا اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔(۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان

حضرت عبداللہ سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چرچا سنا اور حضور کی صفات کی باتوں کو ہم حضور کے لئے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا اے پھوپھی خدا کی قسم یہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اُسی پر یہ مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی: "یا ابن أخی أهو النبی الذی کنا نخبر به ، أنه یبعث مع بعث الساعة ؟ " اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ﷺ ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا ہاں۔(۲)

بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار

---

(۱) بیان المیلاد والنبوی لابن جوزی قلمی۔

(۲) دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی دخول عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ علی رسول اللہ ﷺ السفر الثانی، الصفحہ ۵۳۰، دار الریان للتراث القاہرۃ)

یہودی تھا۔ جس شب کو حضورِ اکرم ﷺ جلوہ گر ہوئے تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ "یا معشر قریش هل ولد فیکم اللیلة مولود" (اے گروہ قریش کیا آج رات تمہارے یہاں کوئی فرزند پیدا ہوا ہے؟) لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا: "ولد فی هذه اللیلة نبی هذه الأمة الأخیر بین کتفیه علامة" آج اس اُمت کا نبی تشریف لایا ہے جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے۔

اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لئے گئے۔ آخر کار اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد ﷺ رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچہ کو دیکھیں پس وہ سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر حاضر ہوئے۔ یہودی نے کہا کہ میں بچہ کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس یہودی نے حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشت انور کو دیکھا تو وہ یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا:

واللہ ذهبت النبوة من بنی اسرائیل أفرحتم به یا معشر قریش أما واللہ لیسطون بکم سطوة یخرج خبرها من المشرق إلی المغرب

خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی اے گروہ قریش کیا تم اس سے خوش ہو؟ سنو بخدا تم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔(۱)

---

(۱) دلائل النبوة للبیهقی، باب تزوج عبداللہ بن عبدالمطلب الخ، السفر الاول، الصفحہ ۱۰۹، دار الریان للتراث بیروت۔
(الخصائص الکبری، باب ماظهر فی لیلة مولده ﷺ من المعجزات والخصائص، الجزء الاول، الصفحہ ۸۵، دار الکتب العلمیة بیروت)
(المواهب اللدنیة، المقصد الاول، من عجائب ولادته ﷺ، الجزء الاول، الصفحہ ۱۳۱، المکتب الاسلامی بیروت)
(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، المقصد الاول، من عجائب ولادته ﷺ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۱۲، دار الکتب العلمیة بیروت)
(انوار المحمدیة من المواهب اللدنیة، المقصد الاول، الصفحہ ۱۹، دار الکتب العلمیة بیروت)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں تھا اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بھی سنتا تھا اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی۔ جب میں نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا۔ جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے تو وہ چیخ کر کہنے لگا "طَلَعَ نَجْمُ أَحْمَدَ الَّذِیْ وُلِدَ بِهٖ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ" آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے اور آج کی رات وہ پیدا ہو گیا ہے۔(۱)

عیص نامی راہب کا ولادت، بعثت اور انتقال کا بتانا

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ "مر ظهران" میں ایک شامی راہب رہتا تھا جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا

(۱) دلائل النبوۃ للبیہقی، باب تزوج عبداللہ بن عبدالمطلب الخ، السفر الاول، الصفحہ ۱۱۰، دار الریان للتراث بیروت
(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیۃ، المقصد الاول، من عجائب ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء الاول، الصفحہ ۲۲۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)
(الانوار المحمدیۃ من المواهب اللدنیۃ، المقصد الاول، الصفحہ ۱۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)
(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب التاسع عشر فی ذکر مولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۸۷، المکتبۃ العلمیۃ بیروت)
(انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروف بالسیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم شرف وکرم، الجزء الاول، الصفحہ ۹۰، مطبع العامرۃ الزاہرۃ مصر)
(الخصائص الکبریٰ، باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات والخصائص، الجزء الاول، الصفحہ ۸۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)
(المواهب اللدنیۃ، المقصد الاول، من عجائب ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء الاول، الصفحہ ۱۳۰، المکتب الاسلامی بیروت)

اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ آتا تھا اور مکہ والوں کو کہتا تھا کہ اے اہالیانِ مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع ہوگا اور عجم کا وہ مالک ہوگا اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے جو شخص اُس کے زمانہ کو پالے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا وہ بہت خوش بخت اور سعادت مند ہے اور جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بدنصیب اور بدقسمت ہے۔ نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خوف کی زمین کو اختیار کیا ہے جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس کے گھر میں آتا ہے اُس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور نہیں فرمایا ہے جس دن سرور کائنات ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (اپنے گھر سے) نکلے اور عیص کے پاس گئے اور اُس کو آواز دی تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں اُنہوں نے فرمایا میں عبدالمطلب ہوں تو اُس نے کہا آپ اُس کے جد امجد ہیں:

فَقَدْ وُلِدَ ذٰلِكَ الْمَوْلُوْدُ الَّذِیْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ هُوَ يُبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَنَّ نَجْمَهٗ طَلَعَ الْبَارِحَةَ۔(۱)

بے شک وہ لڑکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں سناتا تھا آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا اور آج کی رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان

(۱) (الخصائص الکبریٰ، باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ ﷺ من المعجزات والخصائص، الجزء الاول، الصفحہ ۸۶ و ۸۵، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

تک پہنچ گیا اور اُس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی بلکہ اُس کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی ستر گنا زیادہ تھی۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب اس درخت کے سامنے سربسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جارہی تھی میں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے اور بعض حضرات کو دیکھا کہ اس کو کاٹنا چاہتے ہیں لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی میں نے چاہا کہ میں بھی اس درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے پاس جاکر سنایا تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور اُس نے کہا

لئن صدقت رؤياك ليخرجن من صلبك رجل يملك المشرق والمغرب وتدين له الناس ۔ (۱)

اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا ہوگی جو مشرق اور مغرب کی مالک بن جائے گی اور لوگ اس کے راستے یعنی دین پر چلیں گے۔

---

(۱) (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ، باب تسمیۃ صلی اللہ علیہ وسلم محمد واحمد، الجزء الاول، الصفحہ ۱۰۵، مطبع العامرۃ الزاہرۃ مصر)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے دادا کا بیان

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ النورانی نے تحریر فرمایا ہے کہ زہیر بن ابوسلمٰی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت زہیر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب کہہ رہے تھے "قد قرب مبعثہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رسی ظاہر ہوئی اور میں نے اس رسی کو پکڑنے کے لئے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس رسی کو نہ پکڑ سکا "فاول ذلک بالنبی الذی یبعث فی آخر الزمان وانہ لا یدرکہ" تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں اور یہ شخص ان کو نہیں پا سکے گا پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی "وامرھم واوصاھم ان ادرکوہ ان یسلموا" اور ان کو حکم اور وصیت کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور ان کے بیٹے زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا پھر اس کے بیٹے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانت سعاد لکھا اور بارگاہ نبوی میں پڑھا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔(۱)

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر اُویسی غفرلہ اب عیسائی علماء نے جو اپنی کتب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور توصیف لکھی اس کو درج کرتا ہے

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السابع فی بعض بشائر متفرقۃ بنبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

نجران پادری کا بیان

ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حجرہ میں تشریف فرماتے تھے کہ نجران کا پادری اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ

"ما می بینم در کتب خود صفت پیغمبرے کہ باقی مانده از اولاد اسماعیل علیه السلام که این زمان ولادت اوست صفت وے چنین و چنان است"

میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں اور وہ نبی اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادتِ شریفہ کا ہے اور اس کی یہ صفات ہیں۔

ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم آنجا رسید اسقف بوے نظر کرد و چشم و پشت و قدم وے را احتیاط نمود گفت آن پیغمبر که می گفتم این است"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مبارک، پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔

یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے۔(۱)

عیسائی علماء کے پاس سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی

(۱)(شواھد النبوۃ، رکن ثانی در بیان انچہ از مولد تا بعثت ظاہر شدہ است، صفحہ ۴۳، مطبع نولکشور لکھنؤ)

مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ مجھے گمان ہوا کہ میں ملک شام کی طرف چلا گیا ہوں۔ جب میں ایک صومعہ میں پہنچا تو وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی مہمان نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے کہ

أَنَّ فِی قَرْیَةِ إِبْرَاهِیْمَ ابْنَ عَمِّی یَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِیٌّ، فَآذَاهُ قَوْمُهُ فَخَرَجْتُ لِئَلَّا أَشْهَدَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکہ مکرمہ میں میرے چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے یہ دیکھ کر میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے ان واقعات کو نہ دیکھ سکوں۔

ان راہبوں نے میری ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس کو میرے پاس لاؤ میں اُس کے پاس چلا گیا اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان لو گے میں نے کہا ابھی تو ان کے پاس سے آرہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائیں جو غلاف کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ ہے بس وہی قد و قامت، وہی جسامت اور وہی آپ کے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل کر چکے ہوں گے تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهِ لَا یَقْتُلُوْهُ وَلَیَقْتُلَنَّ مَنْ یُرِیْدُ قَتْلَهُ، وَإِنَّهُ لَنَبِیٌّ وَلَیُظْهِرَنَّهُ اللّٰهُ

اللہ کی قسم وہ ان کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جو اُن کے قتل کا ارادہ کرے گا اُسی کو وہ قتل کریں گے یقیناً وہ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ظاہر کر کے رہے گا۔(۱)

ایضاً

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکہ مکرمہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں ملک شام کی طرف نکلا جب بصریٰ میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے مجھ سے پوچھا:

من أهل الحرام أنت ؟

کیا تم حرم کے رہنے والے ہو؟

میں نے جواب دیا ہاں اُنہوں نے مجھ سے پوچھا

هل تعرف هذا الذی تنبأ فیکم ؟

کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے جس میں کچھ تصویریں تھیں اور مجھے کہا:

انظُرْ، هَل ترى صورة هذا الذی بعث ؟

غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کیے گئے ہیں۔

---

(۱) مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب ما کان عند أهل الکتاب من أمر نبوته صلی اللہ علیہ وسلم الجزء الثامن، الصفحہ ۳۰۲، رقم الحدیث ۱۳۸۸۹، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
(المعجم الکبیر، علی بن رباح اللخمی عن جبیر بن مطعم، الجزء الثانی، الصفحہ ۱۲۵، مکتبہ ابن تیمیہ القاهرة)
(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء الکتاب بذلک، الصفحہ ۵۱، دار الکتب العلمیہ بیروت)

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل وصورت آپ جیسی نہ ملی میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں اور مجھ سے کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر بالکل آپ کے مشابہ تھی بلکہ ایک تصویر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی بھی تھی ۔ اُس تصویر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں ۔ میں نے کہا ہاں پھر آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے اُنہوں نے کہا یہ تصویر میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے پھر اُنہوں نے کہا

نَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمْ ، وَاَنَّ هٰذَا الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهٖ

ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے بعد خلیفہ ہیں۔(۱)

ابن تیمیہ کی گواہی

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ

وقال فيه قال الذي أراه الصور لم يكن نبي الا كان بعده نبي إلا هذا النبي

اس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) دلائل النبوۃ للبیہقی ، باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقرونہ بصورۃ الانبیاء قبلہ بالشام السفر الاول ، الصفحہ ۳۸۴ و ۳۸۵ ، دار الریان للتراث بیروت۔

(۲) الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح ، طرق العلم بشارۃ الانبیاء بمحمد علیہم الصلاۃ والسلام الجزء الخامس ، الصفحہ ۱۸۳ ، دار العاصمۃ الریاض۔

ایضاً

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت بھی دکھائی جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔(۱)

مقوقس شاہ مصر کا بیان

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا تو اُس نے مجھے کہا:

إن محمداً نبي مُرْسل، ولو أصاب القبط والروم اتبعوه۔ (۲)

بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اگر قبطی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔

اُن کی آمد تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سطیح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثل پیدا نہیں ہوا۔اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپری اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہ تھے اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔اس کے لئے کھجور کے پتوں اور شاخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا جس

(۱) الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، طرق العلم بشارۃ الانبیاء بمحمد علیہم الصلاۃ والسلام، الجزء الخامس، الصفحہ ۱۸۵، دار العاصمۃ الریاض)

(۲) الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر اُمتہ واعتراف علماء أہل الکتاب بذلک، الصفحہ ۳۸، دار الکتب العلمیہ بیروت)

میں پائنتی سے لے کر بالیں تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحائف لے کر اُسے دیکھنے کے لئے آئے۔ اُنہوں نے تحائف کو اور اپنے حسب نسب کو اس سے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی۔ اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے اُنہوں نے اپنے تحائف اس کے سامنے پیش کئے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں

"در آخر گفت کہ در مکہ جوانے بیرون آید از عبد مناف کہ براہ راست خواند و اصنام را نگونسار گرداند و خدائے یگانہ را پرستد و وی را خلفا باشند و نشان ہر یک را بہ تفصیل باز گفت و ہمچنین از ملوکے کہ بعد از ایشان باشد خبر داد و تفصیل آن در کتب مبسوطہ مسطور است۔(۱)

آخر کار کہا کہ عبد مناف کی پشت سے ایک ایسا جوان پیدا ہو گا جو از خود پڑھا لکھا ہو گا۔ بتوں کو سرنگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفاء ہوں گے۔ پھر اُن خلفاء کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے خبر دی کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

سطیح کی گواہی نبی کریم ﷺ کی نبوت تا قیامت ہوگی

یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے خواب دیکھا جس سے وہ بہت

---

(۱) شواہد النبوۃ، رکن اول در شواہد و دلائل کہ پیش از ولادت ظاہر شد، صفحہ ۶۱، مطبع نولکشور لکھنؤ۔

(الخصائص الکبری، باب اخبار الکہان بہ قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۹۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الرابع فی بعض ما ورد علی ألسنۃ الکہان من البشارۃ بہ ﷺ الصفحہ ۱۲۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)

پریشان ہوگیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا اور اُن سے اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب بیان کرو تا کہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان کرو تا کہ مجھے اطمینانِ قلبی ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہوسکتا ایسا کام تو سطیح غسانی اور شق کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطیح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا۔ پہلے سطیح آیا اور بادشاہ کا خواب خود ہی اُس نے بیان کیا کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر حبشہ والے غالب ہو جائیں گے۔

بادشاہ نے پوچھا کب ہوں گے؟
سطیح نے کہا ساٹھ یا ستر سال بعد
بادشاہ نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟
سطیح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔
بادشاہ نے پوچھا ابن زی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔
سطیح نے جواب دیا کہ نہیں۔
بادشاہ نے پوچھا اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔
سطیح نے جواب دیا "نبی زکی یأتیه الوحی من قبل العلی" ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالٰی بلند و بالا کی طرف سے اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔
بادشاہ نے پوچھا وہ بادشاہ کن سے ہوگا؟
سطیح نے جواب دیا "رجل مِنْ ولد غالب بن فهر بن مالك بن النَّضْر،

یکون المُلک فی قومه إلی آخر الدهر "وہ غالب بن فہر بن مالک بن نضر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ نے پوچھا کیا دنیا بھی آخیر ہوگی؟

سطیح نے جواب دیا "**نعم یوم یجمع فیه الأولون والآخرون ویسعد فیه المحسنون ویشقی فیه المسیئون**" ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین وآخرین زمانے کے نیک وبد جمع ہوں گے نیک اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

شق کی گواہی

جب سطیح بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا تذکرہ کیا تو شق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سطیح نے بتایا تھا نیز کہا "**ثم یاتی رَسُوْلٌ یاتی بالحق والعدل، یکون المُلک فی قومه إلی یوم الفصل**" ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف لائے گا اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔(۱)

اوس کے اشعار

علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ جب اوس بن حارثہ بن

---

(۱) الوفا باحوال المصطفی، الباب السادس فی ذکر منام رآه نصر بن ربیعۃ اللخمی یدل علی وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۷۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(الخصائص الکبری، باب اخبار الکھان بہ قبل بعثۃ الجزء الاول، الصفحہ ۶۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(شواھد النبوۃ، رکن اول در شواہد دانائے کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ است، صفحہ ۱۶ و ۱۷، مطبع نولکشور لکھنؤ)

ثعلبہ بن عمر بن عامر بستر مرگ پر تھا تو اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عروسی نہیں کی مالک کے بغیر تیرا کوئی بچہ نہیں لیکن تیرے بھائی خزرج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا کون مالک پر جاں سپاری کرے ■ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کرسکتا ہے اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے اس کے بعد مالک کی طرف رُخ کر کے اُسے بہت سی منظوم وصیتیں کیں جن کے آخری دو بیت یہ ہیں

اِذَا بُعِثَ الْمَبْعُوْثُ مِنْ آلِ غَالِبٍ
بِمَكَّةَ فِيْمَا بَيْنَ زَمْزَمَ وَالْحَجَرِ
هُنَالِكَ فَابْغُوْا نَصْرَتُهُ بِبِلَادِكُمْ
بَنِيْ عَامِرٍ اِنَّ السَّعَادَةَ فِي النَّصْرِ

جب مکہ مکرمہ میں جس میں چاہِ زمزم اور حجر اسود ہیں۔ آلِ غالب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہوں تو اس وقت اس کی مدد و نصرت کے لئے کمر بستہ ہو جانا کیونکہ تمام سعادت اس کی مدد و نصرت میں ہے۔(۱)

شاہ ہرقل کے پاس تصویر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں مجھے ایک شخص کے ہمراہ شاہ روم ہرقل کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ ہم اسے سلام پیش کریں۔ جب ہم غوطہ میں پہنچے تو جبلہ غسانی جو ہرقل کے امراء میں سے تھا وہاں موجود تھا ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام رساں بھیجا اور کہا کہ جو گفتگو چاہو اس سے کرلو۔ ہم نے کہا بخدا ہم گفتگو نہیں کرتے مگر وہ ہمیں جبلہ کے روبرو لے آئے۔ وہ بولا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت

(۱) شواہد النبوۃ، رکن اول در شواہد نائے کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ است، صفحہ ۱۲، مطبع نولکشور لکھنؤ۔

ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے باتیں کیں اور اُسے اسلام پیش کیا۔ میں نے دیکھا وہ سیاہ لباس زیب تن کئے ہوئے تھا میں نے پوچھا سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہ اُتاروں گا۔ میں نے کہا بخدا جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں اس پر تو ہم قبضہ کرلیں گے بلکہ تمہارے ملک کا بہت سا حصہ بھی ان شاء اللہ فتح کر لیں گے کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اُس کی فتح کی خوشخبری دے دی ہے۔ اُس نے کہا کہ تم وہ قوم نہیں جو اس ملک پر قبضہ کرلے بلکہ وہ ایسی قوم ہے جو صبح کو روزے رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے ہمارے روزوں کے متعلق پوچھا ہم نے اسے بتایا تو اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر کہا اُٹھو ہم اُٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہرقل کے پاس لے جائے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کردیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم انہی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں اُنہی سواریوں پر تلواریں حمائل کئے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں دریچے کے نیچے ٹھہرا دیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا ہم نے "لا الہ الا اللہ" اور "اللہ اکبر" کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے دریچہ ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا وہاں کا ہر دریچہ سرخ رنگ کا تھا اور اس کے پاس امراء و اعیانِ سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس دیئے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے اگر تم

ہمیں رواج کے مطابق دعا وسلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجنا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ نے کہا تمہاری دعا وسلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا "السلام علیکم" کہنے لگا اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام و دعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا وہ جواب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کہا تو دریچہ جنبش میں آ گیا جب اس نے اپنا سر اُٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا جب تم اس کلمہ کو اپنے گھروں میں پڑھتے ہو تو کیا تمہارے گھروں کے دریچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا بخدا ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آ جاتی اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا نہ ہوتا بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ ومکروفریب ہوتا۔ اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کئے اور ہم جواب دیتے رہے بعد میں اُس نے ہم سے نماز وروزہ کے متعلق بھی پوچھا تو ہم نے جواب دیا پھر کہا اُٹھو تمہارے لئے ایک اچھا سا مکان تعمیر کر دیا گیا ہے جہاں جملہ اسباب مہمانی مہیا ہیں چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے اس لئے وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم بھی اعادۂ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا جو زروجواہرات سے بھرا ہوا تھا اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا اُس نے ایک تالا کھولا اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سرخ، آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی اور ایسی دراز

کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی لیکن بے ریش تھا اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سر والے آدمی کی تصویر تھی یہ شخص اپنے محامد اور محاسن میں یکتا نظر آتا تھا کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں اُس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم، پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید داڑھی گویا وہ زندہ تھا اور ہنس رہا تھا کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی ہم پر گریہ طاری ہو گیا اور ہم تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں وہ کچھ دیر ہمارے طرف بھی دیکھتا رہا پھر کہا اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے لیکن میں نے تمہیں دکھانے میں عجلت کی ہے کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوبصورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو ہم نے کہا نہیں کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو انبیاء کرام علیہم السلام کے حلیوں کے موافق ہیں اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں اُنہیں دکھائے تو

اللہ تعالیٰ نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغرب شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویروں کو مغرب شمس سے لے آئے اور دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لئے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگِ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں بھیج دیا جب حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مالِ غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لئے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی اے نضلہ (رضی اللہ عنہ)! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی جب انہوں نے "اشھدان لا الہ الا اللہ" کہا تو آواز آئی اے نضلہ! تو نے زبان سے کلمۂ اخلاص نکالا ہے جب "اشھدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہا تو آواز آئی "ھو الذی بشرنی بہ

(۱) شواھد النبوۃ، رکن اول در شواہد دلائے کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ است، صفحہ ۱۰ تا ۱۲، مطبع نولکشور لکھنو۔

عیسی بن مریم وعلی رأس امته تقوم الساعة" یہی دین ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے اسی عظیم رسول کی بشارت دی ہے اور اس کی امت پر قیامت طاری ہوگی۔ پھر جب "حی علی الصلوٰۃ" کہا تو آواز آئی "طوبی لمن مشی الیھا وواطب علیھا" مبارک ہیں وہ لوگ جو چل کر نماز کے لئے جاتے ہیں اور اسے پابندی سے پڑھتے ہیں۔ جب "حی علی الفلاح" کہا تو آواز آئی "قد افلح من اجاب" جس نے اس صدا پر لبیک کہی وہ فلاح پا گیا۔ جب "اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر" کہا تو آواز آئی اے نضلہ تو نے کلمۂ اخلاص ادا کیا ہے جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تو کون ہے جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنوا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے کیونکہ ہم بھی بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی امت ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا جس پر سفید بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا وہ بولا "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" اُنہوں نے "وعلیکم السلام ورحمۃ اللّٰہ" کے بعد پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں زریب بن برثملی بندہ نیکوکار حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ اللہ علیہما کا وصی ہوں اُنہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے اور اس وقت تک میری زندگی کے لئے دعا کی ہے جب وہ آسمان سے اُتریں، خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں کے بہتان وافتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات نہیں ہوئی میرا سلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجئے اور ان سے کہیے کہ اے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)! "سددو قارب فقد دنا الامر" (اُمورِ سلطنت سیدھے رکھو اور عدل انصاف پر کاربند رہو اس لئے کہ قیامت قریب آ لگی ہے) اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کیں اور غائب ہو گئے۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا

اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جوابی خط لکھا کہ مہاجرین وانصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جایئے اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا سلام کہنا کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت گزیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ چار ہزار مہاجر وانصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذاں کہتے رہے مگر کوئی جواب نہ آتا۔(۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں سوالات کیے۔ ایو یحنس گرجا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تحائف لے کر آتے اور وہ اُن کے لئے دعائیں کرتا۔ میں نے اُس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق وشوق اور اہتمام سے پڑھتے بھی دیکھا اُس سے میں نے سوال کیا "ھل بقی احدٌ من الانبیاء؟" کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں "لیس بینہ و بین عیسی بن مریم احدٌ" اس آخری نبی اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا "وھو نبی قد امرنا عیسی باتباعہ" اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے "وھو النبی الأمیُّ العربی، اسمہ احمد" اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے، "لیس بالطویل ولا بالقصیر۔ فی عینیہ حُمْرۃ ولیس بالابیض ولا

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الثالث فی بعض ما اخبر بہ رھبان النصاری خیر ما تقدم من البشارۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۱۲۰ و ۱۲۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شواھد النبوۃ، رکن اول در شواہد آنانے کہ پیش از ولادت ظاہر شدہ است، صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴، مطبع نولکشور لکھنؤ۔

بسا الآدم" نہ زیادہ طویل القامت ہیں نہ بالکل کوتاہ، ان کی آنکھوں میں باریک سرخ دھاریاں ہیں نہ بالکل سفید ہیں اور نہ خالص گندم گوں (گندمی) "ومعه أصحابه يَفْدونه بأنفسهم، هم له أشد حُبًّا من أولادهم وآبائهم، يخرج من أرض القَرظ ومن حرم يأتي إلى حرم، ويهاجر إلى أرضٍ ذات سباخ ونخل، يدين بدين إبراهيم عليه السلام" اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے جو آپ پر جانثاری کریں گے اور آپ سے اپنے آباء واجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے اور ایک کھجور والی اور پتھروں والی زمین طرف ہجرت فرمائیں گے اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک پر ہوں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اور صفات بھی بیان کرو تو اس نے کہا "يُخص بما لا يُخصُّ به الأنبياء قبله" ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔

"كان النبي يبعث إلى قومه وبعث إلى الناس كافة، وجعلت له الأرض مسجدا وطهورا أينما أدركته الصلاة تيمم ويصلي، ومن كان قبله مشدَّدٌ عليه لا يُصلون إلا في الكنائس والبيع"

وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے اور ان کے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تیمم کریں اور نماز پڑھ لیں اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔(۱)

(۱) الوفا با حوال المصطفی، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ والانجیل وذکر امتہ واعتراف علماء اھل الکتاب بذلک ما صفحہ ۲۸، ۲۹، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
شواھد النبوۃ، رکن ثالث در بیان انچہ از بعثت تا ہجرت واقع شدہ، صفحہ ۲۲، مطبع نولکشور لکھنؤ۔

شاہ حبش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

علامہ عبدالرحمٰن تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہوگئی تو عبدالمطلب وہب بن عبد مناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارکباد دینے لئے یمن میں صنعاء میں گئے اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب اس کے نزدیک بیٹھ گئے اور بات چیت کے لئے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں دعا وثناء اور مبارکباد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم کی اور اُنہیں دارالضیافت میں لے گیا اور ان کی شایانِ شان دو کمرے مختص کردیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ اُنہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی ایک آدمی کو عبدالمطلب کے پاس بھیجا تاکہ اُنہیں بلا بلائے وہ گئے تو اُس نے اُنہیں خلوت میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لئے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آئے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کردے گا۔ پھر کہا ہم نے کتاب مکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت وعافیت ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والے ہے جس کا نام محمد (ﷺ) ہوگا اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے اور چچا اور دادا اس کی کفالت کریں گے اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا اور ہمیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو

عزیز رکھے گا، دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معاونت کرے گا اور جسے بھی چاہے گا اچھی چیزوں کا مالک بنا دے گا، اس کے سبب سے آتشِ کفر بجھ جائے گی، ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا، شیاطین مرحوم ومقہور ہو جائیں گے اور بت پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، آپ کا فرمان قولِ فصیل ہوگا اور خود اس پر عمل پیرا ہوگا اور نہی عن المنکر کرے گا اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب نے یہ باتیں سنیں تو دعا وثناء کے بعد فرمایا اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں ۔ جب حضرت عبدالمطلب نے سنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جانِ برادر! آپ کا دل مطمئن ہوا اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو گیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا وہ میرا ایک لائق وفائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا اُن سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (ﷺ) رکھا ، اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں، میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے اس لئے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اُن کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مکر وفریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم ﷺ کی وجہ سے تمہیں اُن پر سیادت سرداری حاصل ہو جائے تو وہ یا اُن کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ اُن کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سوار یا پیادہ یثرب جاتا اور اُسے اپنا دارالحکومت بناتا اور آپ کی معاونت ونصرت پر کمربستہ ہو جاتا کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتب ناطقہ میں پڑھا ہے کہ آپ کا دارالملک مدینہ

منورہ ہوگا اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہوگا اور اسی شہر سے آپ کے اعوان وانصار اُٹھیں گے اور آپ کا مدفن بھی وہی ہوگا ورنہ اُن پر مصائب کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آگاہ کرتا اور عرب کو آپ کا مطیع ومنقاد بناتا لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کردوں تم سے کوئی تقصیر نہ ہوگی یعنی تم اپنے فرائض سے اچھی طرح عہدہ برآ ہوسکو گے۔

اس کے قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام، دس دس کنیزیں، دو دو چادریں، سو سو اُونٹ اور پانچ پانچ رطل سونا، دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے اور عبدالمطلب کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مرگیا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی وشرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابوطالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا تو آپ اُن کے نام ظاہر نہ کرتے۔(۱)

امیہ ابن الصلت کا واقعہ

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ ابن الصلت مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق واحوال کے متعلق پوچھا کرتا تھا میں اسے جواب دیا کرتا تھا وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہوجاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں، ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا جونہی میں نے اہلِ علم حضرات سے اس بارے میں عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے تو مجھے معلوم ہوگیا کہ جو شخص چالیس

(۱) شواھد النبوۃ، رکن ثانی دربیان انچہ از مولود تا مبعث ظاہر شدہ است، صفحہ ۳۰ و ۳۱، مطبع نولکشور لکھنؤ۔

سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے اور ابھی مبعوث نہیں ہوا وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زبانِ زدِ خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے ملکِ یمن میں جاتا کرتا تھا میں امیہ ابن ابی الصلت کے پاس جا کر ازراہِ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظام تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو۔ میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگا مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے کیونکہ میں ان سے ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ وہ پیغمبر میں ہوں گا لیکن اب یہ نظر آتا ہے کہ میں بنی عبد مناف کے ایک لڑکے کی متابعت کروں گا اور اے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ)! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا تو تیری گردن میں بکری کی طرح رسی ڈال کر اُس کے سامنے لے آئیں گے اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ اُمیہ بن ابی الصلت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتدا میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کئے پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات بیان کئے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور اکرم ﷺ کی مدحت سرائی کی جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے سورۂ طٰہٰ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تجھے نیکی دے گا مجھ پر ایمان لے آؤ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے اُن سے صورت حال بیان کی اُن میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اُس نے کہا ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام

کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اُس نے امیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی جب رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ اور اس پر ایمان لے آؤ کیونکہ وہی رسولِ خدا ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔(۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور پوری نے خصائص الکبریٰ کے حوالہ سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ملک یمن کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) تھے آئے اور نبی کریم ﷺ پر دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا تو اُنہوں نے کہا:

"وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ وَجَدْتُ وَصْفَکَ فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَقَدْ بَشَّرَ بِکَ ابْنُ الْبَتُوْلِ"

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں نے آپ کا وصف انجیل میں دیکھا ہے اور بتول مریم کے فرزند (عیسٰی) نے آپ کی بشارت دی ہے۔(۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

اُسد الغابہ میں ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مجوسیہ میں کوشش کرتا تھا اور مجھ کو آتش کدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا کہ کسی وقت بھی آگ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا اس لئے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لئے بھیجا اور یہ تاکید کی کہ دیر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا

---

(۱) شواھد النبوۃ، رکن ثالث در بیان انچہ از بعثت تا ہجرت واقع شد، صفحہ ۱۴۰، مطبع نولکشور لکھنؤ۔

(۲) رحمۃ للعالمین، باب پنجم، حصہ دوم، صفحہ ۵۲۰، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لئے اندر داخل ہوگیا دیکھا تو ایک نصاری کی جماعت ہے جو نماز میں مشغول ہے مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں۔ اسی میں آفتاب غروب ہوگیا۔ باپ نے انتظار کر کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو باپ نے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم نصرانیوں کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ۔ (۱)

بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا۔

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہلا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ اُنہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقعہ پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہولیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کا دین سیکھنا چاہتا ہوں مجھ کو آپ کا دین

---

(۱) پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت ۲۹۔

مرغوب اور پسند ہے۔ آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ جاؤں اور دین سیکھوں، آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حریص، لالچی اور طامع تھا، دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا فقراء اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرفیوں کے سات مٹکے جمع کر لئے تھے جب وہ مر گیا اور لوگ حسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجہیز و تکفین کے لئے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرفیوں کے جمع کیے ہوئے سات مٹکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا کر سنگسار کر دیا اور اس کی جگہ اور عالم کو بٹھایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، عابد اور زاہد دنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے حد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں؟ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے اس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا جب وہ بھی دنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا، عرب شریف کو سرزمین پر اسی کا ظہور ہوگا، ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا اگر تم وہاں پہنچ

سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقہ کا مال نہیں کھائیں گے، ہدیہ قبول کریں گے، دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، جب تم اُن کو دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا مل گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے لو میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کی کہ مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دس مرتبہ سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں یکے بعد دیگرے فروخت ہوا ہوں۔(۱)

(لوگوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بارہا بے رغبتی کے ساتھ دراہم معدودہ میں خریدا لیکن اس کی اصلی قیمت کسی نے نہیں پہچانی) میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا مگر مجھ کو غلامی اور خدمت کی وجہ سے مطلقاً

(۱) صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ، حدیث ۳۹۴۶، الصفحہ ۹۶۹، دار ابن کثیر دمشق بیروت۔

علم نہ ہوا۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے اور قباء میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا تھا اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا چچازاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے اردگرد جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

فواللّٰہ إن هو إلا أن قالها فأخذتني العرواء فرجفت النخلة حتى ظننت لأسقطن على صاحبي

خدا کی قسم یہ سنا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے میں درخت سے اترا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے وہ خبر مجھے بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آ گیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہِ مصطفوی میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لئے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لئے صدقہ قبول کرنے سے انکار کر دیا نیز فرمایا کہ میرے لئے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس آ گیا اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔

جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرف قبولیت بخشئے تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے اُٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا کہ مہر نبوت دیکھوں۔ حضور اکرم ﷺ سمجھ گئے اور خود بخود پشت مبارک سے چادر کو اُٹھا دیا اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا اور مہر نبوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولیٰ، مدنی تاجدار، حبیب کردگار، محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔(۱)

انجیل میں شہادت

قاضی سلیمان منصور پوری ہی ابن سعد کی تصنیف لطیف طبقات الکبریٰ کے حوالہ

---

(۱) طبقات الکبری لابن سعد، الطبقۃ الثانیۃ من المھاجرین والانصار، سلمان الفارسی، الجزء الرابع، الصفحہ ۷۲، مکتبۃ الخانجی بالقاہرۃ۔

(شواہد النبوۃ، درکن رابع در بیان آنچہ از ہجرت تا وفات ظاہر شدہ است، صفحہ ۶۰ تا ۶۲، مطبع نولکشور لکھنؤ)

سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولیٰ عثیمہ کہتے ہیں کہ اہل مریس کے اندر ایک نصرانی تھا جو انجیل پڑھا کرتا تھا اُس نے بتایا کہ نبی ﷺ کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہوگا۔(۱)

تبع حمیری شاہ یمن رضی اللہ عنہ

تبع شاہ یمن رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ساتھ چار سو جید علماء بھی تھے جنہوں نے بادشاہ سے عرض کی کہ ہمیں اس شہر مبارک میں مستقل قیام کی اجازت دیجئے۔ بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ انبیاء سابق کے صحائف میں یہ لکھا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے سب کو وہاں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی اور ہر عالم کے لئے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کروایا اور سب کے نکاح کروا دیئے اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے تیار کرایا کہ جب نبی آخر الزمان ﷺ ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا:

شَهِدْتُ عَلٰى أَحْمَدَ أَنَّهٗ
رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰهِ بَارِیَ النَّسَمِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ إِلٰى عُمْرِهٖ
لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَهٗ وَابْنَ عَمِّ

(۱) رحمۃ للعالمین، باب پنجم، حصہ دوم، صفحہ ۵۲۱، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین و مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدتُ بِالسَّيفِ أَعدَاءَهُ

وَفَرَّجتُ عَن صَدرِهِ كُلَّ غَمّ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کروں گا۔

تبع نے اس خط پر اپنی مہر بھی لگا دی اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا اگر تم نبی آخر الزمان ﷺ کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمت اقدس میں میرا یہ عریضہ پیش کر دینا ورنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی آخر الزمان کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے جس کو تبع نے عریضہ دیا تھا اور وصیت کی تھی اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان جہاں سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ کی اونٹنی ہجرت کے موقعہ پر رک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ رب العالمین نے معین فرمائی تھی وہ یہ وہی مکان تھا جو تبع نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لئے تعمیر کرایا تھا بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسول مقبول ﷺ مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوئے تھے تو بیجا نہ ہوگا اس لئے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ﷺ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا قیام تو اس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لئے تھا۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری پر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے تبع بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔(1)

---

(1) [illegible] الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، تاریخ المقصد الاول، قصہ سراقۃ، الجزء الثانی، ماخوذ ۱۲۳،۱۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

بتوں میں غلغلہ

سواع بت بولا

کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے اُن بتوں نے بھی نبی کریم ﷺ کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی۔ چند ایک واقعات پیشِ خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں اور محبوبِ ربِ کائنات ﷺ کی عظمت ورفعت اور شان وشوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیائے اہل اسلام کی مشہور ومعروف شخصیت علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

راشد بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت کا نام سواع تھا لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تا کہ سواع کے ہاں چڑھا آؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا تو وہاں سے آواز آئی

العجب کل العجب من خروج نبی من بنی عبدالمطلب یحرم الزنا والربا والذبح للاصنام وحرست السماء ورمینا بالشھب العجب کل العجب

بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس نے زنا ،سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں کے ساتھ شیاطین کو مارا گیا بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی

ترك الضماد وكان يعبد مرة اخرج نبی یصلی الصلوٰة ویامر بالزکوة والصیام

جس کی عبادت کی جاتی تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو

ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔

پھر ایک اور بت سے آواز آئی

ان الذی ورث النبوت والهدی..... بعد ابن مریم من قریش احمد

بے شک مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔(۱)

غسان عامری کے بت کا اعلان

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اُونٹنی سوار آیا اُس کے چہرہ پر نیند اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اُس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام پیش کیا وہ کہنے لگا میرا نام غسان بن مالک العامری ہے ہمارے ہاں ایک بت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بت سے آواز آئی

يَاعِصَامُ يَاعِصَامُ بَلِغِ الْاَنَامَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتِ الْاَصْنَامُ وَحَقَنَتِ الدِّمَاءُ وَوَصَلَتِ الْاَرْحَامُ وَظَهَرَتِ الْحَنِفِيَّةُ وَالسَّلَامُ

اے عصام عصام یہ اعلان کر دے کہ اسلام آ گیا بت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا صلہ رحمی کا دور آ گیا حنفیت اور صراط مستقیم واضح ہو گئی اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آ گیا اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرها من المبشارة بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۲۲۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(شواہد النبوۃ، رکن ثانی از رکن رابع در بیان شواہد و دلائل، الصفحہ ۱۰۷، مطبع نولکشور لکھنؤ)

(الوفا باحوال المصطفیٰ، الباب الاول فی ذکر المواقف بجوه سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۱۵۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پہنچی انہی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لئے بت کے پاس گیا۔ بت سے آواز آئی

یَا طَارِقُ یَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِیُّ الصَّادِقُ

جَاءَ بِوَحْیٍ النَّاطِقِ مِنْ عَزِیْزِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں ایسی وحی لے کر تشریف لائے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

محفلِ نعت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے یہ بات سنی تو تکبیر خداوندی کہنے لگے اس کے بعد غسان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں نے تین اشعار کہے ہیں اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے۔(۱)

ضمار بت کی نعت

عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرسگاہ اونٹ چرا رہا تھا ناگاہ ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا: اے عباس بن مرداس "ان الذی نزل علیہ البر والتقوی" بیشک وہ عظیم پیغمبر جس پر نیکی اور تقویٰ کا نزول ہوا۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوجا کرتا تھا اس کا نام ضماد تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت سے آواز آئی

قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سَلِیْمٍ کُلِّھَا

اَوْدٰی ضِمَارٌ وَعَاشَ اَھْلُ الْمَسْجِد

(۱)(شواھد النبوۃ، قسم ثانی از رکن رابع در بیان شواہد و دلائل، صفحہ ۱۰۸، مطبع نولکشور لکھنؤ)

اِنَّ الَّذِیْ وَرِثَ النُّبُوَّۃَ وَالْهُدٰی
بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ مِنْ قُرَیْشٍ مُهْتَدِی
أَوْدٰی ضِمَارٌ وَکَانَ یَعْبُدُ مَرَّۃً
قَبْلَ الْکِتَابِ اِلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٖ

سلیم کے سب قبیلوں کو کہہ دو کہ ضماد ہلاک ہوگیا اور مسجد والے کامیاب ہو گئے کیونکہ عیسیٰ ابن مریم کے بعد نبوت وہدایت کا وارث قریش کا ہدایت یافتہ شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو گیا ہے۔ ضمار برباد ہو گیا حالانکہ کبھی اس کی پوجا کی جاتی تھی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کتاب حکیم آنے سے پہلے۔

اس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا باہر آیا اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا اور تین ہزار آدمی لے کر میں مدینہ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب مل کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔(۱)

وائل بن حجر کے آنے کی غیبی خبر

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میری آمد کی اطلاع نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دور دراز علاقہ حضر موت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرھا من المشائر بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحۃ ۱۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)
(شواھد النبوۃ، قسم ثانی از رکن رابع در بیان شواہد ودلائل، الصفحہ ۱۰۸، مطبع نولکشور لکھنؤ)

ذات کی طرف رغبت ہے اور وہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

عقیدۂ صحابہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے جو صحابی بھی مجھے ملتا تو کہتا آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی ہے، جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لئے یہ دعا کی

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ وَوَلَدِهٖ وَوَلَدِ وَلَدِهٖ"

اے اللہ تعالیٰ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد در اولاد میں برکت فرما۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا یہ وائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضر موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی اور میں اپنے ملک میں باوقار شخص تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الٰہی کو اختیار کر لیا ہے تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ وَوَلَدِهٖ وَوَلَدِ وَلَدِهٖ"

اے اللہ تعالیٰ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد در اولاد میں برکت فرما۔

عقیق بت

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارا عقیق کا بت تھا میں دو پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بت تھا ایک آواز سنی ۔ میں بت کے پاس آیا اور بت کو سجدہ کیا تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا وائل بن حجر کے لئے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں حالانکہ وہ نہیں جانتا اس تراشے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بت سے کیا امید ہے جو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان ۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرے ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو میری آواز کو سنتا ہے تو اُس نے جواباً کہا:

اِرْحَلْ اِلٰی یَثْرِبَ ذَاتِ النَّخْلِ
تَدِیْنُ دِیْنَ الصَّائِمِ الْمُصَلِّیْ
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ خَیْرِ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ یثرب کی طرف جاؤ اور اس ہستی کا دین اپناؤ جو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے ہیں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور سب رسولوں سے بہتر ہیں ۔

پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا ۔(۱)

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرھا من البشارۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۱۲۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت ۔

مدنی مدینے والے

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ اچانک بت کے پیٹ سے ایک چیخنے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطان کا چوری چوری آسمان سے باتیں سننا ختم ہو گیا ہے اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں

"لِنَبِيٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ مُهَاجِرُهٗ اِلٰى يَثْرِبَ"

سب کچھ اس نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہوا ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں تشریف لانے والے ہیں ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ان کی ہجرت گاہ یثرب (مدینہ منورہ) ہے۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا اور سب کام چھوڑ دیئے اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔(۱)

بت کی پکار

حضرت خویلد الضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم اچانک اس کے اندر سے زوردار آواز آئی

ذَهَبَ اِسْتِرَاقُ الْوَحْيِ وَرُمِيَ بِالشُّهُبِ لِنَبِيٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرُهٗ اِلٰى يَثْرِبَ يَاْمُرُ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْبِرِّ وَالصِّلَةِ لِلْاَرْحَامِ

وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا، جنوں پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں کیونکہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو نماز،

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من اجواف الاصنام وغیرھا من البشائر بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحۃ ۱۴۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

روزہ، نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا

خَرَجَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ

وہ نبی مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہیں ان کا نام احمد ہے۔(۱)

بت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سنائیں

حضرت سعید بن عمرو الھذلی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک بت پر ایک جانور ذبح کیا تو اُس بت میں سے آواز آئی:

اَلْعَجَبُ كُلَّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يُحَرِّمُ الزِّنَا وَ يُحَرِّمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ وَرُمِيْنَا بِالشُّهُبِ۔

بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں جو زنا اور بتوں کے لئے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمانی خبریں نہیں لا سکتے اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔(۲)

بت نعت خوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم والے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی:

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرھا من البشائر بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۱۲۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

(۲) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرھا من البشائر بہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصفحہ ۱۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

مِنْ سَاطِعٍ يَجْلُو دُجَى الظَّلَام
هٰذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْاَنَام
مِنْ هَاشِمٍ فِيْ ذُرْوَةِ السَّنَام
يَصْدَعُ بِالْحَقِّ وَبِالْاِسْلَام
اَعْدَلُ ذِيْ حُكْمٍ مِّنَ الْاَحْكَام
مُسْتَعْلِنٌ بِالْبَلَدِ الْحَرَام
قَدْ طَهَّرَ النَّاسَ مِنَ الْاٰثَام
جَآءَ بِهَدْمِ الْكُفْرِ بِالْاِسْلَام

اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟ تم کس قدر کم عقل ہو کہ بتوں کی طرف حکم کی نسبت کرتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے جو میرے سامنے ہے، وہ ایسے چمکتے ہوئے نور ہیں جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سردار ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلد الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں اور اُن کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے۔ قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل دیئے اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (۱)

بت کی نعت خوانی

امام جلال الدین سیوطی اور امام یوسف نبہانی قدس سرہما الربانی فرماتے ہیں کہ

---

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرھا من المبشارۃ بہ ﷺ، الصفحہ ۱۴۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ ورقہ بن نوفل، زید بن عمرو بن نفیل، عبداللہ جحش، عثمان بن حویرث رات کو ایک بت کے پاس آئے تو انہوں نے بت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا اور اس کی اس حالت پر متعجب ہوئے اور اس بت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اوندھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اوندھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرور کائنات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بت سے آواز آئی:

تَرَدّٰی لِمَوْلُوْدٍ اَنَارَتْ بِنُوْرِهٖ
جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
وَخَرَّتِ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاَرْعَدَتْ
قُلُوْبُ مُلُوْكِ الْاَرْضِ طُرًّا مِنَ الرُّعْبِ
وَنَارُ جَمِیْعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَاَظْلَمَتْ
وَقَدْ بَاتَ شَاهُ الْفُرْسِ فِیْ اَعْظَمِ الْكُرُبِ
وَصُدَّتْ عَنِ الْكُهَّانِ بِالْغَیْبِ جِنُّهَا
فَلَا مُخْبِرٌ مِنْهُمْ بِحَقٍّ وَلَا كِذْبِ
فَیَا لَقُصَیٍّ اِرْجِعُوْا عَنْ ضَلَالِكُمْ
وَهُبُّوْا اِلَى الْاِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ

بت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب بت تھرتھرا کر گر پڑے ہیں اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اٹھے ہیں۔ فارس کی مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فارس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزاری۔ کاہنوں کے جن کاہنوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رک گئے

ہیں۔ اب اُن کو نہ کوئی سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور اپنی واضح منزل کی طرف آجاؤ۔(۱)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ بت تھرتھرا کے گر پڑا

بت نے ولادتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرہہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا کوئی بچہ پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا۔ ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا اور تھوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب اُس کا انتقال ہوا تو اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! اے رات میں ایک بت کے پاس تھا کہ اس بت میں سے میں نے یہ آواز سنی:

وَلَدَ النَّبِیُّ فَذَلَّتِ الْاَمْلَاکُ
وَنَایَ الضَّلَالُ وَاَدْبَرَ الْاِشْرَاکُ

---

(۱) الخصائص الکبری، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات والخصائص، الجزء الاول، الصفحہ ۸۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
(حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السادس فی بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغیرھا من البشارۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفحہ ۱۲۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نبی پاک ﷺ پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل ورسوا ہو گئے، گمراہی وضلالت دور ہوئی اور شرک بھاگ گیا۔

پھر وہ بت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت ورقہ فرماتے ہیں کہ زید جو میرے ساتھی تھے اُنہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس رات کو جبل ابوقبیس پر آیا اور میں نے اس پہاڑ پر ایک آدمی کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا جس کے دو ہزار بازو تھے۔ وہ جبل ابوقبیس پر اترا اور مکہ مکرمہ کی طرف اُس نے جھانک کر کہا:

ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتِ الْاَوْثَانُ وَوُلِدَ الْاَمِيْنُ

شیطان ذلیل ہو گیا، بت ٹوٹ گئے اور حضرت امین (نبی پاک ﷺ) تشریف لے آئے ہیں۔(۱)

تیری آمد تھی کہ اصنام حرم ٹوٹ گئے

ناجر بت نے بشارت دی

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قریۂ عمان میں رہتا تھا اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا وہاں ایک بہت بڑا بت تھا جس کو ناجر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بت کو سجدہ کیا تو اُس سے میں نے یہ بشارت سنی:

یا مازن اسمع تسر ظهر خير وبطن شر بعث نبی من مضر بدين الله الكبر فدع نحيتا من حجر تسلم من حر سقر

اے مازن بشارت سن اور خوش ہو خیر البشر کا ظہور ہونے والا ہے۔ قبیلہ مضر سے ایک نبی ظاہر ہوں گے دین حق لے کر آئیں گے یہ پتھر کھدے ہوئے بت ہیں انہیں

(۱) الخصائص الکبری، باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ ﷺ من المعجزات والخصائص، الجزء الاول، الصفحہ ۸۹، دار الکتب العلمیہ بیروت)
(حجۃ اللہ علی العالمین، الباب السابع فی بعض بشارات متفرقۃ بنبوتہ ﷺ الصفحہ ۱۵۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

چھوڑتا کہ سقر سے نجات حاصل ہو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ پھر دوسری آواز آئی

اقبل إلى أقبل تسمع ما لا يجهل هذا نبی مرسل جاء بحق منزل فآمن به كی تعدل

ادھر دیکھ ادھر دیکھ سن اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حقہ لے کر نازل ہوئے ہیں پس اُن پر ایمان لا۔

یہ آواز سن کر میں .نے خیال کیا کہ حجاز مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا ہے جو دین حق کی طرف بلاتا ہے پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آ کر اس قافلہ والوں کے پاس گیا اُن سے حجاز مقدس کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے جن کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور دین حق پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آ گیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سنی ہے پھر میں نے جلدی جلدی سامانِ سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

اختیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا:

(۱) مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔

(۲) ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔

(۳) میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریا، رازدار رب العلا ﷺ نے میرے لئے دُعا فرمائی:

اللھم أبدله بالطرب قراء ■ القرآن وبالحرام الحلال وبالخمر ريا لا اثم فيه وبالعهر أى الزنا العفة وأته بالحياء وهب له ولداً

اے اللہ! اسے نغمہ وطرب کی جگہ قرأت قرآن میں لذت عطا فرما، حرام کے بجائے حلال روزی دے اور شراب کی بدولت پاکیزہ سیرابی عطا کر اور بدکاری کے بدلے عفت اور پاکدامنی عنایت فرما، اسے حیاء اور اولاد سے نواز۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کی دعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے ہمارا ملک سرسبز وشاداب ہوگیا، قحط سالی جاتی رہی، چار عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔(۱)

نورِ محمدی ﷺ سے بتوں کی تباہی

تاریخ الخمیس میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کبھی لات اور عزیٰ بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بت پکار اُٹھتے کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور جلوہ گر ہے ہم سے دور ہو جا۔ اس لئے کہ اس نور مبارک کے ہاتھوں ہماری اور دُنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہوگی۔(۲)

---

(۱) دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع أبواب المبعث، باب سبب اسلام مازن الطائی، الجزء الثانی، الصفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷، دار الریان للتراث القاهرة)
(حجة الله على العالمين، الباب السادس فى بعض ما سمع من أجواف الأصنام وغيرها من المبشارة به ﷺ، الصفحہ ۱۲۵، دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) (تاریخ الخمیس فی أحوال انفس نفیس، ذکر ولادة عبدالله، الجزء الاول، الصفحہ ۱۸۲، مؤسسة شعبان بیروت)

کعبہ معظمہ نے سجدہ کیا

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ شب ولادت کو میں کعبہ میں تھا سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقام ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور تکبیر کہی اور تمام بت جو کعبہ اور اس کے اردگرد نصب کیے ہوئے تھے اوندھے گر گئے۔ جب ہبل نامی سب سے بڑا بت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔(۱)

لات اور عزیٰ کا بشارت دینا

نبی آخر الزماں، سیاح لامکاں، سید عالم، جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب اس ظلمت کدہ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقعہ نور بنایا تو

نكست الأصنام كلها وأما اللات والعزى فإنهما خرجا من خزانتهما وهما يقولان ويح قريش جاء هم الأمين جاء هم الصديق (۲)

تمام بت اوندھے ہو گئے لات اور عزیٰ اپنے اپنے مقام سے نکل کر کہہ رہے تھے قریش کے لئے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔

عاشق رسول جن اور گستاخ جن کی کہانی

مکہ مکرمہ میں ولید نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا۔ ایک روز اس بت نے بولنا شروع کر دیا اور کہنے لگا لوگو! محمد

(۱) شواهد النبوة، رکن ثانی وبیان در بیان آنچہ از مولود تا مبعث ظاہر شد، الصفحۃ ۲۲، در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ)

(۲) الخصائص الکبریٰ، باب ماظهر فی لیلۃ مولدہ ﷺ من المعجزات والخصائص، الجزء الاول، الصفحۃ ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر ولید بہت خوش ہوا اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے اور اُنہوں نے بت کو یہ جملے دہراتے سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز اُنہوں نے ایک جلسہٴ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بت سے وہی جملے سننے کے لئے بہت سے کفار جمع ہو گئے تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دی تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بت سے وہی الفاظ سن جائیں چنانچہ اُن کی دعوت پر امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی تو بت بول اُٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جان لو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اُن کا ہر فرمان سچا ہے، ان کا دین برحق ہے، تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے لہٰذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑ سوار ملا اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند، جبل طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مہین بن العبہر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لئے باہر گیا ہوا تھا جب آج میں واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو اُنہوں نے بتایا کہ مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آ کر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز

کلمات کہہ گیا ہے۔ آج وہ پھر گیا ہے کہ پھر بت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ ﷺ کی شانِ اقدس میں بکواس کرے یا رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مجھے سخت غصہ آیا اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے بت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمتِ کائنات ﷺ نے یہ قصہ سن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔ (۱)

جن کی گواہی

خلیفۂ دوم امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس ایک شخص سواد بن قارب گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثتِ رسول ﷺ سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس لایا اور اسے کہا کیا تم کاہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم ﷺ کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا اے سواد بن قارب اُٹھو اور باہوش ہو کر میری چند ضروری باتیں سن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح جاؤں گا۔ دوسرے روز مدینہ کو روانہ ہوا وہاں رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض

---

(۱) جامع المعجزات فی سیر خیر البریات، الصفحہ ۷۸، طبع مصر۔

کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے مجھے وہی اشعار سنائے جو میں نے خواب میں سن چکا تھا۔(۱)

شیطان کا پوتا غلام رسول ﷺ

علامہ یوسف نبہانی اور علامہ کمال الدین دمیری علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے باہر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں مَیں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا لیے ہوئے ہماری طرف آرہا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آکر سلام کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی آواز جنوں کی ہے تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابلیس ہوں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا تب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ملامت ہے معاف فرمائیے میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان آیا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی، حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اُن پر ایمان لایا،

(۱) دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع أبواب المبعث، حدیث سواد بن قارب وشبہ أن یکون ھذا ھو الکاھن الذی لم یذکر اسمہ فی الحدیث الصحیح، السفر الثانی، الصفحہ [illegible]، دار الریان للتراث القاھرۃ)

(حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الخامس فی بعض ماورد علی السنۃ الجن من البشارۃ ﷺ الخ، الصفحہ ۱۳۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(شواھد النبوۃ، قسم ثانی از رکن رابع در بیان شواہد و دلائل، الصفحہ ۱۱۰، در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا:

فَقَالَ لِی اِنْ لَقِیْتَ مُحَمَّدًا فَاقْرَأْ عَلَیْهِ السَّلَام

پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَیْهِ وَعَلَیْکَ یَا هَامَةُ مَا حَاجَتُکَ

اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام۔ تجھے کیا حاجت ہے؟

تو اُس نے عرض کیا:

اِنَّ مُوْسٰی عَلَّمَنِیَ التَّوْرَاةَ وَاِنَّ عِیْسٰی عَلَّمَنِیَ الْاِنْجِیْلَ فَعَلِّمْنِیَ الْقُرْآنَ

بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سکھائی' مجھے قرآن پاک سکھا دیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔(۱)

جن نے اعلان کیا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی اُس پر ایک جن عاشق تھا ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الخامس فی بعض ما ورد علی السنۃ الجن من البشائر صلی اللہ علیہ وسلم لخ، الصفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

(حیاۃ الحیوان، باب الجیم، ذکر الجن، الجزء الاول، الصفحہ ۶۷۹، دار البشائر دمشق)

شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔

اِنَّهٗ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ مَنَعَ الْقَرَارَ وَحَرَّمَ عَلَيْنَا الزِّنَا

کیونکہ بیشک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک ﷺ مبعوث ہوئے ہیں جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے تو اُس عورت نے نبی پاک ﷺ کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔(۱)

تمیم داری رضی اللہ عنہ اور جن

امامِ اجل علامہ ابو یوسف نبہانی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی کرنے والے نے یہ مجھے ندا دی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا:

قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ بِالْحَجُوْنِ وَاَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجِنِّ وَرُمِيَتْ بِالشُّهُبِ فَانْطَلِقْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَاَسْلِمْ

بیشک رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اور ہم نے ان کے پیچھے مقامِ حجون پر نماز پڑھی ہے اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے اور جنات کے مکروفریب کا خاتمہ ہو گیا ہے ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر

(۱) (حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الخامس فی بعض ما ورد علی السنۃ الجن من البشارۃ ﷺ الخ، الصفحۃ ۱۳۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ہو کر اسلام قبول کر لو۔ صبح ہوئی میں دیر ایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا تو اُس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے:

نَجِدُهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ اَیْ مَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ الْحَرَمُ اَیِ الْمَدِيْنَةُ وَهُوَ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ فَلَا تَسْبِقْ عَلَيْهِ۔

ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف مکۃ المکرمہ سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی اور وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہوں گے اُن پر کسی کو فوقیت اور بزرگی نہ دینا۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔(۱)

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے کہا ہے:

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

جنات میں چرچے

علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک باد دینے کی آوازیں سنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج ہے کہ

مرَّ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ جِنُّ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبِ اِلَى

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الخامس فی بعض ما ورد علی السنۃ الجن من البشارۃ صلی اللہ علیہ وسلم الخ، صفحہ ۱۲۷، دار الکتب العلمیہ بیروت)

الْمَشْرِقِ يُبَشِّرُوْنَ بِوِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ (۱)

اس وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشخبری دی۔

احجار و اشجار کا اظہارِ غلامی

حجر و شجر کی غلامی

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمَّا أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۲)

جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو، "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه" کہتا۔

حجر و شجر کا وظیفہ یارسول اللہ

حضرت برہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب نبوت سے مرحمت فرمایا تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دور نکل جاتے

فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَخَلْفِهٖ فَلَا يَرٰى أَحَدًا ـ (۳)

---

(۱) عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ، الصفحہ ۱۷۵، مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان۔

(۲) الخصائص الکبری، باب ما وقع عند المبعث من المعجزات والخصوصیات، الجزء الاول، الصفحہ ۱۲۶، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۳) الخصائص الکبری، باب ما وقع عند المبعث من المعجزات والخصوصیات، الجزء الاول، الصفحہ ۱۲۶، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
(اعلام النبوۃ، الباب الحادی والعشرون فی مبدأ بعثتہ واستقرار نبوتہ علیہ الصلاۃ والسلام، الصفحہ ۲۰۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه" تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔(۱)

متبرک پتھر

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّی لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّی لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ۔(۲)

فائدہ

شیخ المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین

---

(۱) (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ، باب سلام الحجر والشجر علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحۃ ۲۹۸، المطبع العامرۃ الزاہرہ مصر)

(۲) (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ، حدیث ۵۸۳۳، الصفحۃ ۱۲۱۰، دار الفکر بیروت)

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب علامات النبوۃ، الفصل الاول، حدیث ۵۸۵۳، الجزء الثالث، الصفحۃ ۱۶۲۹، المکتب الاسلامی بیروت)

(انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ، باب سلام الحجر والشجر صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ، الجزء الاول، صفحہ ۲۹۸، المطبع العامرۃ الزاہرۃ مصر)

(الوفا باحوال المصطفیٰ، ابواب ذکر نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم الباب الرابع فی ذکر تسلیم الاحجار والاشجار علیہ، الصفحۃ ۱۵۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حلبی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ

بعضے گویند کہ مراد حجر اسود است واکثر بر آنند کہ آن حجر یست کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت است در طریق بیت خدیجہ یزار و ویتبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ این متوارث آمدہ از اہل مکہ خلفا عن سلف وآن کوچہ را زقاق الحجر میگویند (۱)

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفا سلف اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس کوچہ کو زقاق الحجر کہتے ہیں۔

ہر حجر و شجر اور ہر جبل کی سلامی

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا، مشکل کشا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ (۲)

میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا تو کہتا "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ"

---

(۱) انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ، باب سلام الحجر والشجر صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ الجزء الاول، الصفحہ [illegible]، المطبع العامرۃ الزاہرۃ بمصر)
(اشعۃ اللمعات، کتاب الفضائل والشمائل، باب علامات النبوۃ، الفصل الاول، جلد چہارم صفحہ ۶۸۲، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

(۲) (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۳۶۲۶، الصفحہ ۸۲۵، مکتبۃ المعارف الریاض)
(مشکاۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، حدیث ۵۹۱۸، الصفحہ ۱۶۶۴، المکتب الاسلامی بیروت)
(المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الرابع فی المعجزات والخصائص، الفصل الاول، الجزء الثانی الصفحہ ۵۳۵، المکتب الاسلامی بیروت)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

شجر بھاگ کر آیا

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند فرمائی:

فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰی غَشِیَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ هِیَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا عز وجل اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا۔ (۱)

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اجازت مرحمت فرمائی۔

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں
معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

راہب کا اعتراف

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ ہو گئے۔ جب بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو اُنہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا حالانکہ وہ اس سے پہلے جبکہ وہ گزرا کرتے تھے ان

(۱) (مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، حدیث ۵۹۲۲، صفحہ ۱۶۶۵، المکتب الاسلامی بیروت)

کے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔اب جب اُنہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا تو وہ راہب ان کے پاس آیا:

فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ

پس اُس نے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں' یہ رب العالمین کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔قریش کے بوڑھوں نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کیا ہے تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا کہ جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا۔جب کھانا لے کر آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹ چرا رہے تھے۔راہب نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ آپ تشریف لائے:

وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ

تو آپ پر بادل سایہ کر رہا تھا۔

جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں آپ بھی بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا تو راہب نے اُن سے کہا:

انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے؟ قریش نے کہا ابوطالب، راہب نے قسمیں کھا کر ابوطالب کو کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو واپس بھیج دو۔(۱)

علامہ شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے:

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

درخت بارگاہِ رسول میں

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ میں ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرورِ عالم ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ

اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ ﷺ بلاتے ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اُڑاتا ہوا آگے بڑھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض کی "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" اعرابی نے کہا اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے تو حضور اکرم ﷺ کے فرمان پر درخت واپس اُس جگہ پر چلا گیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا:

---

(۱) (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی بدء نبوۃ النبی ﷺ حدیث ۳۶۲۰، الصفحہ ۸۲۴، مکتبۃ المعارف الریاض)

(مشکاۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، حدیث ۵۹۱۸، الصفحہ ۱۶۶۳، المکتب الاسلامی بیروت)

اِئْذَنْ لِیْ اَسْجُدْ لَکَ

مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلاشک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ بعدازیں اس نے عرض کی:

فَاْذَنْ لِیْ اَنْ اُقَبِّلَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ فَاَذِنَ لَهٗ۔

مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔(۱)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں یمن سے ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کیا:

"ابیت اللعن"

آپ لعنت سے دور رہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں میں بادشاہ تو نہیں ہوں میں تو محمد بن عبداللہ ہوں تو اُنہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں اور اُن کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مٹھی مبارک میں کنکریاں اُٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

---

(۱) (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الرابع فیما اظہرہ اللہ تعالیٰ علی یدیہ من المعجزات وشرفہ بہ من الخصائص والکرامات، فصل فی کلام الشجر وشہادتہا لہ، الجزء الاول، الصفحہ ۱۸۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)

فَسَبَّحْنَ فِیْ یَدِهٖ وَقُلْنَ نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔(۱)

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے:

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

کیکر کی گواہی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا۔ جب قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کی کون گواہی دیتا ہے۔

قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کیکر گواہی دیتا ہے:

فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ

---

(۱) (جواہر البحار فی فضل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم کا امر فی تفسیر قولہ تعالیٰ "قل ان کنتم تحبون" الخ، الجزء الاول، الصفحہ ۶۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا۔ (۱)

تو آپ ﷺ نے اس درخت کیکر کو بلایا حالانکہ آپ وادی کے کنارے پر تھے پس ■ زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

ٹہنی کی سرگوشی

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا:

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا مِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک ﷺ کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّى عَلَيَّ غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتّٰى صَارَ عَلٰى رَأْسِيْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَقُوْلُ مَا هٰذَا؟ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هٰذَا النَّبِيُّ يَخْرُجُ فِيْ وَقْتِ كَذَا وَكَذَا فَكُنْ أَنْتَ مِنْ أَسْعَدِ النَّاسِ بِهٖ (۲)

---

(۱) (سنن الدارمی، باب ما اکرم اللہ بہ نبیہ من ایمان الشجر بہ والبہائم والجن، حدیث ۱۶ الجزء الاول، الصفحہ ۲۲، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

(مشکاۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، حدیث ۵۹۲۵، الجزء الثالث الصفحہ ۱۶۶۲، المکتب الاسلامی بیروت)

(۲) (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروف بالسیرۃ الحلبیہ، باب سلام الحجر والشجر ﷺ قبل مبعثہ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷، المطبع العامرۃ القاہرۃ مصر)

(شواہد النبوۃ ■، رکن السادس در بیان شواہد و دلائل، صفحہ ۱۲۸ و ۱۲۹، مطبع نولکشور لکھنؤ)

ٹیں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد أني رسول الله فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الأعرابي۔(۱)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا پھر آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

درختوں کا حکم کی تعمیل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیر کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس وادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان میں سے ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی شاخ کو پکڑ کر

(۱) (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، حدیث ۵۹۲۶، الجزء الثالث، الصفحہ ۱۶۶۶، المکتب الاسلامی بیروت)

یوں ارشاد فرمایا اللہ کے اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر مل جاؤ پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تنے پر قائم ہے۔(۱)

درودیوار کا آمین کہنا

حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ اُنہوں نے آپ کا انتظار کیا یہاں تک کہ چاشت کے بعد آپ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا "السَّلامُ عَلَیْکُمْ" اُنہوں نے جواب دیا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی تو انہوں نے عرض کیا بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا اور یوں دعا فرمائی:

"اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں اور

(۱) (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر حدیث ۳۰۱۲، ۷۴، الصفحہ ۱۴۲۱، دارالفکر بیروت)
(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی المعجزات، حدیث ۵۸۸۵ الجزء الثالث، الصفحہ ۱۶۴۸، المکتب الاسلامی بیروت)

میری اہل بیت ہیں تو ان کو دوزخ کی سے یوں چھپا لینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے" اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔(۱)

غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ الربانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے روایت درج فرمائی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرورِ عالم ﷺ کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کردیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے پھر غارِ حرا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔(۲)

بحیرا راہب

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ

---

(۱) (دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب غزوۃ تبوک، باب ما جاء فی تامین أسکفۃ الباب وحوائط البیت علی دعاء ہ ﷺ، السفر السادس، الصفحہ ۷۱، دار الریان للتراث القاہرۃ)
(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یقال لہ: کیف اصبحت، حدیث ۳۷۱۱، الجزء الخامس، الصفحہ ۲۸۳، دار الجیل بیروت)
(دلائل النبوۃ لابی نعیم اصبہانی، ... تامین أسکفۃ الباب وجدار البیت، حدیث ۴۳۰، الجزء الثانی، الصفحہ ۴۳۳، دار النفائس بیروت)
المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، الفصل الاول فی معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، الجزء الثانی، الصفحہ ۵۳۵، المکتب الاسلامی بیروت)
(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، الجزء السادس، المقصد الرابع، تسبیح الطعام والحصی فی کفہ الشریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، الصفحہ ۵۰۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) (المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، الہجرۃ الی المدینۃ، الجزء الاول، الصفحہ ۲۹۲، المکتب الاسلامی بیروت)
مدارج النبوت، باب پنجم در ذکر فضائل آنحضرت ﷺ، جلد اول، صفحہ ۲۳۷، در مطبع نیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دورانِ سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔

"فقعد فی ظلها" آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بحیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب ہیں۔ بحیرا نے کہا:

هذا واللّٰه نبی، ما استظل تحتها بعد عیسی علیه السّلام إلا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا۔

اُس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہوگئی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔(۱)

(۱) (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیه، ذکر وفاة امه وما یتعلق بابویه، الجزء الاول الصفحه ۳۶۹، دار الکتب العلمیه بیروت)

قصائد مبارکہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فَصَلَّى الْمَلِيْكُ وَلِيُّ الْعِبَادِ ...... وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلٰى اَحْمَدٖ

رحمت وسلام بھیجا مالک الملک بندوں کے والی اور پروردگار نے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

فَاَمْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُهٗ ○ وَاَمْسٰى عَدَاهُ مِنْ قَتِيْلٍ وَّشَارِدٖ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غالب کیا اور ان کے دشمن قتل ہوئے اور شکست کھا کر بھاگے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

وَحَقَّ الْبُكَاءُ عَلَى السَّيِّدِ ...... فَيَا عَيْنِيْ ابْكِيْ وَلَا تَسْأَمِيْ

اپنے سردار پر رونے کا حق ادا کر اے میری آنکھ تو خوب رو اور تھکن محسوس نہ کر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

وَكَانَ لَنَا كَالْحِصْنِ مِنْ دُوْنِ اَهْلِهٖ ...... لَهٗ مَعْقِلٌ حِرْزٌ حَرِيْزٌ مِنَ الرَّدٰى

ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مضبوط قلعہ تھے دشمن سے پناہ اور ہر تحفظ آپ سے حاصل تھا۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ

وَاَحْمَدُ مُصْطَفیٰ فِینَا مُطَاعًا ...... فَلَا تَغْشُوْہُ بِالْقَوْلِ الْعَنِیْفِ

ہمارے درمیان احمد وہ برگزیدہ ہستی ہیں جن کی اطاعت واجب ہے اُن کے سامنے نازیبا الفاظ منہ پر نہ لاؤ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ ...... وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ

اور جب آپ پیدا ہوئے تو تو زمین چمک اُٹھی اور آسمان کے کنارے (افق) آپ کے نور سے منور ہو گئے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ صِنْوَۃً ...... صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

اے خاتم الرسل آپ برکت وسعادت کے چشموں کا منبع ہیں قرآن نازل فرمانے والے نے آپ پر درود وسلام بھیجا ہے

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مَتٰی یَبْدُ فِی الدَّاجِی الْبَہِیْمِ جَبِیْنُہٗ... یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

آپ کی پیشانی اندھیری رات میں نظر آتی ہے اس طرح چمکتی ہے جیسا کہ روشن چراغ۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ اِلٰى اسْمِهٖ ... اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے جب مؤذن پانچ وقت اذان میں اشھد کہتا ہے۔

حضرت عمر (جن) رضی اللہ عنہ

فَصَلٰوةُ اِلٰهِ الْخَلْقِ عَلَيْكَ...... وَجَادَ فَمَلْكَتِ السَّكْبُ

خداوند دو عالم کا آپ پر درود و سلام ہو اور آپ کے روضۂ انور پر رحمت کی موسلا دھار بارش ہو۔

امام زین العابدین، علی السجاد بن الحسین رضی اللہ عنہ

اِنْ نِلْتَ يَا رُوْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِيْ رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

سرزمین حرم تک اے باد صبا اگر تیرا گزر ہو میرا اسلام روضۂ انور پر پیش کر جس میں نبی محترم رونق افروز ہیں۔

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْكَرَمْ

اے رحمت للعالمین آپ شفیع مجرماں ہیں، مشرف فرمائے ہم کو قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے۔

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ ... لِاَبِیْ حَنِيْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاكَ

میں آپ کی طرف سے جود و کرم کا خواہاں ہوں ابو حنیفہ کے لئے اس جہان میں آپ کے سوا کوئی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

فقیر اپنی کتاب "آدم تا ایندم" حصہ اول کو یہاں ختم کرتا ہے۔ بہت جلد آپ دوسرے حصہ کا مطالعہ کر سکیں گے۔ قارئین کرام التماس ہے کہ دعا کریں:

زباں تا بود در دہاں جائے گیر

ثنائے محمد بود دلپذیر

یعنی جب تک منہ میں زبان رہے دل و جان سے ثناء مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان رہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

فقط

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پنجاب، پاکستان

میلاد کی بہاریں
سیرت رسول عربی
جنتی زیور
عجائب القرآن
مع
غرائب القرآن
اسلامی تعلیم
قانون شریعت
0313-8222336
0313-6888354
کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور